

P-7

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU



P-8

Monday 16 November 2026 | Pages - 8 | Rs. 5/- | Vol - 2 | Issue - 427 | RNI No.: KNURD/25/A2296 | dailyjunubisahaara@gmail.com | www.junubisahaara.com | سوموار، ۵/جمادی الثانی 1448

ایرانی پاسداران انقلاب کا دعویٰ، 20 لاکھ بیرل سے زائد تیل لے جانے والا سپر ٹینکر

آبنائے ہرمز میں سمندری بارودی سرنگ سے ٹکرا کر غرقاب

تہران، 15 نومبر: (ایجنسی) ایران کی پاسدارانِ انقلاب (آئی آر جی سی) نے اتوار کو دعویٰ کیا ہے کہ 20 لاکھ بیرل سے زائد تیل لے جانے والا ایک سپر ٹینکر آبنائے ہرمز میں سمندری بارودی سرنگ سے ٹکرانے کے بعد آگ لگنے کے نتیجے میں ڈوب گیا۔ ایرانی

دو آئل ٹینکروں میں دھماکے اور آتشزدگی، ایک جہاز سمندر میں ڈوب گیا

سرکاری میڈیا کے مطابق، اس سے قبل پاسدارانِ انقلاب کی بحریہ نے اطلاع دی تھی کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے دو آئل ٹینکرز سمندری بارودی سرنگوں سے ٹکرا گئے، جس کے بعد دونوں جہازوں میں زوردار دھماکے ہوئے اور آگ بھڑک اٹھی۔ پاسدارانِ انقلاب کے مطابق، غرقاب ہونے والا سپر ٹینکر ان دو جہازوں میں سے ایک تھا جو اس اہم سمندری راستے سے گزرتے ہوئے بارودی سرنگوں کی زد میں آئے۔ تاہم، ان واقعات کی تاحال کسی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ واضح رہے کہ فروری کے اواخر میں مغربی ایشیا میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے ایران نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والی بحری ٹریفک پر اپنا کنٹرول مزید سخت کر دیا ہے اور جہازوں کو ایران کے منظور شدہ سمندری راستوں سے گزرنے کی ہدایت دی جارہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق، بغیر اجازت اس راستے سے گزرنے کی کوشش کرنے والے جہازوں کو حملوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ دوسری جانب امریکہ نے ایرانی بندرگاہوں پر بحری ناکہ بندی عائد کردی ہے اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تیل بردار جہازوں کی مدد بھی کی ہے۔ آبنائے ہرمز عالمی تجارت کے اعتبار سے انتہائی اہمیت رکھتی ہے، جہاں سے دنیا کی مجموعی تیل کی ترسیل کا تقریباً پانچواں حصہ گزرتا ہے۔ علاقے میں جاری کشیدگی کے درمیان آئل ٹینکروں پر ہونے والے یہ مبینہ حملے عالمی تیل کی سپلائی اور بین الاقوامی بحری تجارت کے لیے تشویش کا باعث بن سکتے ہیں۔

بنگلورو کی ثقافتی شناخت، تاریخی ورثے اور تھذیبی روایات کو فروغ دینے کے لیے

دسمبر میں ایک ہفتہ طویل 'بنگلورو ہبّا' منایا جائے گا: وزیر اعلیٰ



بنگلورو، 15 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ موسیقی، فن اور ثقافت کی کوئی ذات، مذہب یا سرحد نہیں ہوتی بلکہ یہ پوری انسانیت کا مشترکہ اثاثہ ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنی قدیم تہذیبی روایات، فنون اور موسیقی کے ورثے کو محفوظ رکھتے ہوئے آنے والی نسلوں تک منتقل کریں۔ وہ بنگلورو میں منعقدہ معروف موسیقی کے ثقافتی پروگرام سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر پدم بھوشن ایوارڈ یافتہ معروف وائلن نواز ایل سبرامنیم، رادھا کرشنا، پدم نابھ سمیت دیگر اہم شخصیات اور موسیقی کے شائقین موجود تھے۔ شیوکمار نے کہا کہ کرناٹک میں موسیقی کی ایک عظیم تاریخی روایت رہی ہے۔ وائلن چوہڈیا کے نام سے موسیقی کا جشن منانا قابل ستائش اقدام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اپنی جڑوں کو بھول جائیں گے تو اپنی ثقافتی میراث کے ثمرات سے بھی محروم ہوجائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ موسیقی ایک ایسی عظیم دولت ہے جسے نہ آگ جلاسکتی ہے اور نہ پانی نقصان پہنچاسکتا ہے۔ ہر شخص کے اندر کوئی نہ کوئی صلاحیت موجود ہوتی ہے اور بچوں و نوجوانوں کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے انہیں مناسب مواقع فراہم کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسی مقصد کے تحت ہر گرام پنچایت میں تقریباً 200 نوجوانوں کو شامل کرتے ہوئے 'بھارت جوڑو یواسنگھ' قائم کرنے کی پہل کی گئی ہے اور ہر گرام پنچایت کو 10 لاکھ روپے فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے، تاکہ کھیل، ثقافت اور دیگر تخلیقی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکے۔ ڈی کے شیوکمار نے بتایا کہ بنگلورو کی ثقافتی شناخت، تاریخی ورثے اور تہذیبی روایات کو فروغ دینے کے لیے دسمبر میں ایک ہفتہ طویل 'بنگلورو ہبّا' (بنگلورو فیسٹیول) منانے کی تیاری کی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں متعلقہ افراد کو ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہر کی تہذیب، ثقافت، میلوں اور تہواروں کو فروغ دینے سے مختلف طبقات کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملے گا۔ ایسے پروگرام سماجی اتحاد، بھائی چارے اور ہم آہنگی کو مضبوط بناتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے منتظمین اور موسیقی کے شائقین کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ حکومت فنون لطیفہ، موسیقی اور ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے فنکاروں اور ثقافتی اداروں کے ساتھ ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ریاست کے ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے اور نئی نسلوں میں فن و موسیقی کا ذوق پیدا کرنے کے لیے حکومت ہر ممکن تعاون فراہم کرے گی۔

ہریانہ کی تمام 20 جیلوں میں بورڈ آف وزیٹرس تشکیل، قیدیوں کے حقوق کی نگرانی ہوگی



چنڈی گڑھ: 15 نومبر (ایجنسی) ہریانہ حکومت نے سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے ریاست کی تمام 20 جیلوں کے لیے ضلعی سطح پر 'بورڈ آف وزیٹرس' تشکیل دیے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد جیلوں میں قیدیوں کے انسانی حقوق کا تحفظ، ذات پات کی بنیاد پر امتیازی سلوک کا خاتمہ اور انتظامی شفافیت کو یقینی بنانا ہے۔ ان بورڈز میں ہریانہ انسانی حقوق کمیشن (ایچ ایچ آر سی) کی بھی نمائندگی ہوگی۔ کمیشن کے چیئرپرسن کی جانب سے نامزد نمائندے کے طور پر ڈاکٹر پونیت اروڑہ، اسسٹنٹ رجسٹرار، ہریانہ انسانی حقوق کمیشن کو بورڈ کا باضابطہ رکن مقرر کیا گیا ہے۔ کمیشن کے رجسٹرار دفتر نے 5 نومبر کو اس سلسلے میں محکمہ جیل کو سرکاری اطلاع بھیج دی تھی۔ ہریانہ حکومت کے محکمہ جیل کی جانب سے 30 اکتوبر 2026 کو جاری گزٹ نوٹیفکیشن کے مطابق ہر ضلع میں قائم بورڈ کی صدارت متعلقہ پرنسپل ڈسٹرکٹ جج کریں گے۔ اس میں ضلع مجسٹریٹ، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، چیف میڈیکل آفیسر، ضلع سماجی بہبود اور روزگار افسران سمیت مختلف محکموں کے نمائندے شامل ہوں گے۔

دسمبر کے پہلے ہفتے میں شروع ہوسکتا ہے پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس



نئی دہلی: 15 نومبر (ایجنسی) پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس دسمبر کے پہلے ہفتے میں شروع ہونے کا امکان ہے۔ تاہم مرکزی حکومت ایک نئے باقاعدہ اجلاس کے بجائے مانسون اجلاس کو ہی دوبارہ شروع کرنے یا اس کی مدت میں توسیع کرنے کے متبادل پر بھی غور کر رہی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق حکومت اس سلسلے میں مختلف امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔ امکان ہے کہ حکومت اس اجلاس میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کو حد بندی (ڈی لیمیٹیشن) سے جوڑنے والے آئینی ترمیمی بل کو آگے بڑھائے گی۔ مجوزہ قانون کے تحت لوک سبھا کی مجموعی نشستوں میں اضافہ کرنے کی تجویز ہے، تاکہ خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن نافذ کرنے کی خاطر اضافی نشستیں فراہم کی جاسکیں۔ پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس 13 اگست کو غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا تھا، تاہم اسے اب تک باضابطہ طور پر ختم نہیں کیا گیا ہے۔ اس طرح 90 دن سے زیادہ گزرنے کے باوجود اجلاس کی قانونی حیثیت برقرار ہے۔ اس صورت حال میں حکومت کے پاس یہ اختیار موجود ہے کہ وہ کم مدت کے نوٹس پر اسی اجلاس کو دوبارہ طلب کرلے یا خصوصی اجلاس بلائے۔ موجودہ اجلاس کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے کم از کم دو دن کا نوٹس درکار ہوتا ہے، جب کہ نیا اجلاس بلانے کی صورت میں کم از کم 14 دن پہلے نوٹس دینا ضروری ہے۔

اڑان بھرنے کے بعد انڈیگو طیارہ کے لینڈنگ گیئر میں آئی خرابی



نئی دہلی: 15 نومبر (ایجنسی) انڈیگو کی ایک پرواز میں تکنیکی خرابی آنے کے بعد پونے ایئرپورٹ پر اس کی بحفاظت لینڈنگ کرائی گئی۔ طیارے میں سوار تمام مسافر محفوظ ہیں۔ افسران نے بتایا کہ اتوار (15 نومبر) کو پونے سے گوہاٹی جارہی انڈیگو کی پرواز 6ای0623 میں مسافروں اور عملے کے ارکان سمیت مجموعی طور پر 192 افراد سوار تھے۔ اڑان بھرنے کے کچھ ہی دیر بعد طیارہ میں تکنیکی خرابی پیدا ہوگئی۔ پائلٹ نے ایئر ٹریفک کنٹرول (اے ٹی سی) کو اطلاع دی کہ ٹیک آف کے بعد طیارے کا لینڈنگ گیئر (انڈر کیریج) اندر نہیں جاسکا اور باہر ہی رہ گیا۔ پرواز میں تکنیکی خرابی کی اطلاع ملتے ہی پونے ایئرپورٹ انتظامیہ نے اے ٹی سی، انڈیگو اور دیگر متعلقہ ایجنسیوں کے ساتھ رابطہ قائم کیا۔ ہندوستانی فضائیہ (آئی اے ایف) نے 'فل ایمرجنسی' کا اعلان کردیا، جس کے بعد تمام مقررہ ہنگامی کارروائیاں فوری طور پر شروع کردی گئیں۔ مسافروں اور عملے کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے فائر سروس، ایمبولنس اور دیگر ہنگامی ٹیموں کو ہائی الرٹ پر رکھا گیا۔ احتیاط کے طور پر طیارہ نے رن وے کے اوپر سے ایک 'لو پاس' (کم بلندی پر پرواز) کی، تاکہ باہر سے لینڈنگ گیئر کی حالت کا جائزہ لیا جاسکے۔ اس کے بعد طیارہ صبح 09:04 بجے پونے ایئرپورٹ پر بحفاظت اتر گیا۔ لینڈنگ کے بعد مقررہ ہنگامی طریقۂ کار کے تحت 3 فائر بریگیڈ گاڑیوں اور 2 ایمبولنس کی مدد سے طیارہ کو 'بے نمبر 7' تک لے جایا گیا۔ طیارہ کے مکمل طور پر محفوظ اور معمول کی حالت میں ہونے کی تصدیق کے بعد اے ٹی سی نے صبح 10:09 بجے 'فل ایمرجنسی' ختم کردی۔ اس کے بعد طیارہ کے ساتھ ایرو برج جوڑا گیا اور تمام مسافروں کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا۔ طیارہ میں سوار تمام 192 افراد (مسافر اور عملے کے ارکان) محفوظ ہیں اور کسی کے زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔







نوجوان ملازمتوں کے انتظار کے بجائے صنعت کار بنیں اور دوسروں کو بھی روزگار فراہم کریں

ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا این ایس انڈسٹریز کا افتتاح، نوجوان صنعت کاروں وشال اور ساگر کو مبارکباد



رنگاریڈی 15 نومبر (اسٹاف رپورٹر): ریاستی ڈپٹی چیف منسٹر ملوبھٹی وکرامارکا نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ ملازمتوں کے انتظار میں وقت ضائع کرنے کے بجائے خود روزگار کے مواقع اختیار کریں، صنعت کار بنیں اور دوسروں کو بھی روزگار فراہم کریں۔ اتوار کے روز رنگاریڈی ضلع کے مہیشورم منڈل کے منکھال میں قائم این ایس انڈسٹریز کا انہوں نے افتتاح انجام دیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی چیف منسٹر نے این ایس انڈسٹریز قائم کر کے صنعتی میدان میں قدم رکھنے والے نوجوان وشال اور ساگر کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دوسروں پر انحصار کرنے کے بجائے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے اور صنعت قائم کرنے کا فیصلہ قابلِ ستائش ہے۔ نوجوانوں کا خود صنعت کار بننے کے ساتھ دوسروں کے لیے بھی روزگار کے مواقع پیدا کرنے کا جذبہ قابلِ تقلید ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نوجوان صنعت کاروں کی حوصلہ افزائی اور نئی صنعتوں کے قیام کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وشال اور ساگر مستقبل میں مزید ترقی کرتے ہوئے ریاست کے نوجوانوں کے لیے بھی مثال بنیں گے۔ نوجوانوں کی صلاحیتوں، تخلیقی سوچ اور جدت کو سماج کی ترقی کے لیے استعمال کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اس پروگرام میں ایم ایل سی تکلا پلی رویندر راؤ، سی پی او سومیا، جی ایم انڈسٹریز شری لکشمی، مختلف صنعت کاروں اور عہدیداروں نے شرکت کی۔

عوامی حکومت کا مقصد فلاحی اسکیموں کا ثمر ہر اس شخص کو فراہم کرنا ہے جو اہل ہے ریاستی وزیر ادلوری لکشمن کمار



جگتیال 15 نومبر: (شیخ جمیل احمد) ریاستی وزیر بہبود ادلوری لکشمن کمار نے کہا کہ چیف منسٹر اے رینونت ریڈی کی قیادت والی ریاستی حکومت عوامی حکومت میں ہر اس شخص کو سماجی تحفظ فراہم کرنے کے مقصد سے فلاحی اسکیمیں نافذ کر رہی ہے۔ اس کے ایک حصے کے طور پر، انہوں نے کہا کہ جگتیال ضلع میں مختلف زمروں سے تعلق رکھنے والے 913,13 مستفیدین کو نئے وظائف کی منظوری دی گئی آج ضلع کلکٹریٹ میں نئے پنشن منظوری کے احکامات کی تقسیم کے پروگرام میں جگتیال کے ایم ایل اے ڈاکٹر سنجے کمار نے ضلع کلکٹر بی ستیہ پرساد کے ساتھ مستفیدین کو پنشن منظوری کے دستاویزات حوالے کئے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر ادلوری لکشمن کمار نے کہا کہ عوامی حکومت ریاست تلنگانہ کے عوام سے کئے گئے وعدوں کو ایک ایک کر کے عمل میں لاتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے۔ ریاست کی معاشی صورتحال میں اتار چڑھاؤ کے باوجود، وہ مستحق غریبوں کو راشن کارڈ، چاول کی تقسیم، 200 یونٹ مفت بجلی، اور اندرا مہا گھر جیسی اسکیموں کو نافذ کر رہے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ 500,3 اندرا مہا گھروں کی منظوری دی گئی ہے اور ہر حلقے میں تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے، اور روپے کی مالی امداد دی گئی ہے۔ ہر گھر کو 5 لاکھ روپے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اہل افراد کو مزید 2000 مکانات کی منظوری کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ یہ بات سامنے آئی کہ ضلع میں نئی پنشن کے لیے تقریباً 955,18 درخواستیں موصول ہوئیں اور 913,13 افراد اہل پائے گئے اور سرکاری قواعد کے مطابق جانچ پڑتال کے بعد انہیں پنشن دی گئی۔ جو لوگ اب بھی اہل ہیں لیکن انہیں پنشن نہیں ملی ہے انہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، انہوں نے یقین دلایا کہ ان کی درخواستیں خصوصی کاؤنٹرز کے ذریعہ وصول کی جائیں گی اور فیلڈ سطح پر عہدیداروں کے ذریعہ ان کی جانچ کی جائے گی اور اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے کہ جو بھی اہل ہے اسے پنشن ملے۔ یہ واضح کیا گیا کہ حکومت آنے والے دنوں میں بھی اہل افراد کو فلاحی اسکیموں کے فوائد فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ اس موقع پر جگتیال کے ایم ایل اے ڈاکٹر سنجے کمار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چیف منسٹر اے رینونت ریڈی کی قیادت والی ریاستی حکومت نے کہا کہ یہ قابل ستائش ہے کہ ریاستی حکومت سماجی تحفظ کو ترجیح دے رہی ہے اور نئی پنشن دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پنشن اکیلی خواتین، اپنے شوہروں سے محروم ہونے والی خواتین، معذور، گیتھا ورکرز اور ہینڈلوم ورکرز کے لیے مالی ضمانت ہوگی۔ انہوں نے ضلع میں نئے پنشن حاصل کرنے والے 913,13 مستحقین کو مبارکباد دی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ جب کہ مرکزی حکومت کی طرف سے فراہم کردہ حصہ محدود ہے، ریاستی حکومت اکیلی خواتین، گیتھا ورکرز، ہینڈلوم ورکرز اور دیگر زمروں کے لیے پوری پنشن برداشت کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ریتھو بھروسہ، اندرما منانو، سنا بیام تقسیم اور مفت بجلی جیسی اسکیموں کے ساتھ عوام کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ جو لوگ اہل ہیں لیکن ابھی تک پنشن نہیں ملے انہیں بھی آنے والے دنوں میں پنشن مل جائے گی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ضلع کلکٹر بی ستیہ پرساد نے کہا کہ فی الحال جگتیال ضلع میں مختلف زمروں کے تقریباً 13.2 لاکھ استفادہ کنندگان کو ہر ماہ سماجی تحفظ کی پنشن فراہم کی جا رہی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ حکومت کو ان لوگوں سے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں جو کچھ عرصے سے نئی پنشن کا انتظار کر رہے ہیں اور منڈل سطح اور ضلع سطح کے عہدیداروں کے ذریعے ان کی اچھی طرح جانچ کر کے اہل افراد کی نشاندہی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اکیلی خواتین - 714,1 افراد (016,2 روپے ماہانہ)، بیوائیں - 434,6 افراد (016,2 روپے ماہانہ)، معذور افراد - 710,2 افراد (016,4 روپے ماہانہ)، ٹڈی ٹپرز - 873,1 افراد (فی ماہانہ 016,2 روپے)، ہم لوگ 160 روپے ماہانہ۔ (016,2 روپے ماہانہ)، فائلریا کے متاثرین - 082,1 افراد (016,2 روپے ماہانہ) کل 913,13 مستفیدین کو ضلع کے 20 منڈلوں اور 5 میونسپلٹیوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ وہ لوگ جو ابھی تک اہل ہیں لیکن درخواست دینے کے قابل نہیں ہیں، اور جنہوں نے درخواستیں جمع کرائی ہیں لیکن ابھی زیر غور ہیں، وہ اپنی تفصیلات خصوصی کاؤنٹرز پر جمع کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ موصول ہونے والی درخواستوں کا دوبارہ جائزہ لیا جائے گا اور ایک ہفتے سے دو ہفتے کے اندر اہلیت کی جانچ کر کے مزید کارروائی کی جائے گی۔ اس پروگرام میں مقامی عوامی نمائندوں، میونسپل چیر پرسن، ڈی آر ڈی اے کے عہدیداروں، مختلف محکموں کے عہدیداروں، سرپنچوں، کونسلروں، نئے پنشن کے استفادہ کنندگان اور دیگر نے شرکت کی۔

سنگاریڈی محبوبیہ مسجد میں بچوں میں دینی ماحول پیدا کرنے

اللہ سے قرب حاصل کرنے کیلئے 16 واں '100 روزہ اسلامک فاؤنڈیشن پروگرام





سنگاریڈی 15 / نومبر (حافظ شیخ عارف) محبوبیہ مسجد شانتی نگر سنگاریڈی میں محمد جاوید علی قادری کی قیادت میں سنگاریڈی کے بچوں میں دینی تعلیم کا شعور پیدا کرنے اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرتے ہوئے اللہ سے جڑے رہنے اور بچوں میں دینی ماحول بنانے کیلئے مسجد محبوبیہ کے زیر اہتمام اور زیر سرپرستی پروفیسر محمد مصطفیٰ شریف صاحب 16 واں '100 روزہ اسلامک فاؤنڈیشن پروگرام' (IFP) الحمدللہ، مسجد محبوبیہ میں '100 روزہ پروگرام' کا 19 / اگست 2026 سے آغاز ہوا۔ ان شاء اللہ تعالی اختتامی تاریخ 30 نومبر 2026 مقرر کی گئی ہے۔ اور 6 / ڈسمبر کو اختتامی پروگرام منعقد ہوگا۔ مسلسل 100 دنوں تک نماز فجر میں پابندئی وقت کی ادائیگی اور اس کے بعد ایک گھنٹے کی کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کو انعام کے طور پر 'سائیکل' دی جائے گی۔ فجر کے بعد ایک گھنٹہ کلاس میں 6 اساتذہ اکرام خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور ابتداء میں تقریباً 150 طلباء نے شرکت کی اور اب 100 سے زائد طلباء نے شرکت کرتے ہو قرآن مجید ناظرہ معہ تجوید کے ساتھ 40 احادیث 20 سورتیں اور ازکار نماز کے علاوہ مخصوص دعائیں حاصل کر رہے ہیں۔ آج اس پروگرام میں اہل سنت ویلفیر سوسائٹی حیدرآباد کے محمد شاہنواز اشرف محمد جعفر علی خان محمد رفیق پٹیل محمد شفیع اللہ سید معین الدین کے وعلاوہ دیگر نے شرکت کرتے ہو دینی تعلیم کا معائنہ کرتے ہو خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مسجد ہذا کے کمیٹی ممبران محمد حسین محمد عبدالغنی اور ممتحن صاحبان میں حافظ محمد قطب الرحمن افتخار یحافظ محمد سرتاج عالم حافظ محمد عبداللہ حسینی اور مولانا انجم رفیقی نے شرکت کی۔

صحافیوں کو تاحیات پنشن، ہیلتھ انشورنس فراہم کرنے کا مطالبہ

محبوب نگر 15 / نومبر پالامورو یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر کمار سوامی نے کہا کہ جمہوریت کے تحفظ اور عوامی مسائل کو ارباب اقتدار تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرنے والے صحافیوں کو مالی تحفظ، ملازمت کا تحفظ اور بڑھاپے میں معاشی سہارا فراہم کرنا حکومتوں اور میڈیا اداروں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ 60 سال کی عمر مکمل کرنے والے اہل صحافیوں کے لیے تاحیات پنشن کی سہولت یقینی بنائی جائے۔ اس کے علاوہ انہیں ہیلتھ انشورنس اور ایکسیڈنٹ انشورنس کی سہولتیں بھی فراہم کی جائیں تاکہ صحافی اور ان کے افراد خاندان بیماری یا حادثات کی صورت میں مالی پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں۔ ڈاکٹر کمار سوامی نے زور دیا کہ صحافیوں کی فلاح و بہبود اور سماجی تحفظ کے لیے حکومتوں، میڈیا مالکان اور صحافتی برادری کو باہمی اشتراک کے ساتھ ایک مؤثر نظام تشکیل دینا چاہیے۔



خاتون ڈلیوری کے بعد دوران علاج دم توڑ گئی

کیا دوا فیل ہوگئی؟ یا قسمت نے دھوکہ دیا؟

پداپلی۔ 15 / نومبر: (امتیاز علی نصرت)۔ پداپلی ضلع کے سرکاری زچہ و بچہ اسپتال میں ڈیلیوری کے لیے آئی ایک خاتون کی موت نے دل کو گہرے دکھ سے بھر دیا ہے۔ پداپلی ضلع کے منتھنی علاقے کی رہنے والی روحینہ کو 10 نومبر بروز منگل اپنی تیسری ڈیلیوری کے لیے پداپلی کے سرکاری زچہ و بچہ اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ بدھ کی رات ماہر امراض نسواں (Gynaecologist) ڈاکٹر کمکی اور ان کے عملے نے سرجری کی اور اس نے ایک بچے کو جنم دیا۔ متوفی کے لواحقین کے مطابق آپریشن کے دوران اسے بچہ دانی میں شدید چوٹ آئی اور اس سے شدید خون بہہ گیا اور حالت بگڑنے پر اسے کریم نگر اسپتال منتقل کیا گیا۔ وہاں ایک اور خون کی منتقلی اور سرجری کے باوجود پیشاب آنا بند ہوگیا، اس لیے ڈاکٹروں نے اسے پرائیویٹ اسپتال یا حیدرآباد لے جانے کا مشورہ دیا۔ لواحقین نے روتے ہوئے کہا کہ روحینہ کی علاج کے دوران موت ہوگئی۔ ہسپتال کے سامنے احتجاج۔ کلکٹر کا وعدہ..! ڈاکٹروں کی لاپرواہی سے روحینہ کی موت پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے لواحقین نے لاش کے ساتھ پداپلی ماتا شیشو اسپتال کے سامنے احتجاج کیا۔ متوفی کے شوہر شیخ اسلم نے کہا کہ ضلع کلکٹر نے یقین دہانی کرائی ہے کہ واقعہ کی مکمل تحقیقات کرائی جائے گی اور انصاف فراہم کیا جائے گا۔ سپرنٹنڈنٹ کی وضاحت... ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر کے سریدھر نے اس واقعہ پر جواب دیا اور وضاحت دی کہ یہ متاثرہ کی تیسری ڈیلیوری تھی اور وہ شدید ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ایمرجنسی میں ہسپتال آئی تھی۔ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹروں نے فوری طور پر سرجری کی۔ تاہم اس کے بعد اس کا بلڈ پریشر اچانک گر گیا اس کا یورین آنا بند ہوگیا اور اس کے گردے فیل ہوگئے اور اسے بہتر علاج کے لیے کریم نگر منتقل کیا گیا۔ حالت بگڑنے پر اسے ایک بار پھر خون دیا گیا اور کریم نگر اسپتال میں اس کا آپریشن کیا گیا لیکن اس کا یورین آنا بند ہوگیا۔ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق آخر کار اسے ورنگل ایم جی ایم اسپتال منتقل کیا گیا جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ضلع کلکٹر اور کمشنر کو واقعہ کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کر دی گئی ہیں اور اگر کلکٹر کے تحت تحقیقات کے دوران کوئی ذمہ دار پایا گیا تو قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی۔ پولیس نے متوفی کے شوہر شیخ اسلم کی شکایت کی بنیاد پر پداپلی ٹاؤن پولیس اسٹیشن میں کیس درج کیا اور تفتیش جاری ہے۔

من مانی ایم آر پی سے صارفین کے ساتھ دھوکہ دہی: ڈاکٹر پی دامودر

قیمتوں پر کنٹرول کیلئے مرکزی و ریاستی حکومتوں سے مؤثر اقدامات کا مطالبہ



ورنگل۔/ 15 نومبر (محمد عبدالعلیم) کنزیومر کنفیڈریشن آف انڈیا (سی سی آئی) کے قومی نائب صدر ڈاکٹر پلے پاڑو دامودر نے کہا کہ اشیائے ضروریہ اور ادویات پر من مانی ایم آر پی درج کر کے صارفین کو بڑے پیمانے پر دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ ایم آر پی کی بے ضابطگیوں پر قابو پاتے ہوئے صارفین کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ ورنگل کے چوراہا میں واقع صارفین کے دفتر میں قومی جنرل سکریٹری سامبا راجو چکر پانی کی صدارت میں صارفین کے نمائندوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈاکٹر پلے پاڑو دامودر، قومی سکریٹری مویگلی چرلہ سدرشن، سینئر وکلاء آر۔ آنند راؤ، بندی انیل کمار، گٹلا نیلیما، میڈی پلی ساوتری، راولا رنجیت کمار، نلا راجندر، دامیرہ شیام اور ایم ڈی فضل سمیت دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں سامبا راجو چکر پانی نے کہا کہ چاول کی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے منڈل، ضلع اور ریاستی سطح پر قیمتوں کو کنٹرول کرنے والی کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ انہوں نے 25 کلو چاول کی بوریوں پر من مانی ایم آر پی درج کرنے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ قومی سکریٹری مویگلی چرلہ سدرشن نے کہا کہ زیادہ ایم آر پی درج کر کے ڈسکاؤنٹ کے نام پر صارفین کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی کنزیومر افیئرز اتھارٹی سے شکایت کی جائے گی۔ سینئر وکیل آر۔ آنند راؤ اور قانونی مشیر بندی انیل کمار نے کہا کہ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 2019 سمیت مختلف قوانین کے تحت ایم آر پی کی بے ضابطگیوں کے خلاف قانونی کارروائی ممکن ہے۔ اجلاس کے اختتام پر 9 قومی اور ریاستی نمائندوں پر مشتمل ایم آر پی کنٹرولنگ ایکشن کمیٹی تشکیل دی گئی، جو صارفین میں بیداری پیدا کرنے اور ایم آر پی کی بے ضابطگیوں کے خلاف قانونی جدوجہد کرے گی۔

قونصل خانہ ہند جدہ میں یوم قومی تعلیم کا اہتمام



حیدرآباد۔ 15 نومبر (راست) قونصلیٹ جنرل آف انڈیا، جدہ، اردو اکیڈمی جدہ کے اشتراک سے، آپ 26 ویں ہندوستانی قومی یوم تعلیم جدہ میں شایان شان طریقہ سے منائی گئی۔ مذکورہ پروگرم 13 نومبر بروز جمعہ کو منعقد ہوا۔ مہمانِ خصوصی: جناب فہد احمد خان سوری شریک تھے۔ محمد عبدالقدیر حسن صدیقی مہمان اعزازی کی حیثیت سے شریک ہوئے

کریم نگر میں صُفّہ ہائی اسکول کے زیر اہتمام مفت طبی کیمپ

کریم نگر (ایجنسیز) کریم نگر شہر میں صُفّہ ہائی اسکول کے چیئرمین ابوذر معین الدین کی نگرانی میں سن رائز ہاسپٹلس کے تعاون سے مفت طبی کیمپ منعقد کیا گیا۔ زبانیں سیکھیں اس موقع پر پروٹیکشن آف لیگل اینڈ ہیومن رائٹس ایسوسی ایشن کے بانی وسی ای او سید عبدالکریم اور نیشنل اسسٹنٹ ڈائریکٹر محمد نذیر الدین نے مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ پروگرام میں محمد رفیع، ستیہ، اسکول کے اساتذہ اور طلبہ بھی موجود تھے۔ اس کیمپ کا مقصد عوام کو مفت طبی سہولیات فراہم کرنے کے ساتھ صحت کے تعلق سے شعور بیدار کرنا تھا۔

تلنگانہ میں ٹیچر اہلیت ٹیسٹ ٹیٹ کا نوٹفکیشن جاری

حیدرآباد۔ 15 نومبر (ایجنسیز) تلنگانہ میں ٹیچر اہلیت ٹیسٹ ٹیٹ کے انعقاد سے متعلق سرکاری نوٹیفکیشن ڈائرکٹر محکمہ تعلیمات ڈاکٹر نوین نکولس نے جاری کر دیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ریاست بھر کے اہل امیدواروں سے آن لائن درخواستیں طلب کی جا رہی ہیں۔ یہ امتحان مکمل طور پر آن لائن کمپیوٹر بیسڈ ٹیسٹ کے طریقہ کار کے تحت منعقد ہوگا۔ درخواستیں 16 نومبر سے 10 ڈسمبر تک آن لائن داخل کی جا سکتی ہیں۔ امیدوار 28 ڈسمبر سے ہال ٹکٹ ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ امتحانات 3 جنوری سے 15 جنوری 2027 تک آن لائن منعقد ہوں گے۔ سافٹ کور فلٹر کریں۔ امتحانات کے اوقات صبح 9 بجے سے 30:11 بجے تک اور دوپہر 2 بجے سے شام 30:4 بجے تک مقرر کیے گئے ہیں۔ ہر امتحان کا دورانیہ ڈھائی گھنٹے ہوگا۔ نتائج فروری کے دوسرے ہفتے میں جاری کیے جائیں گے۔

جگتیال ضلع لائبریری ایسوسی ایشن نے جگتیال میں طلباء کیلئے کتابوں کی نمائش اور میموری ٹیسٹ کا انعقاد کیا



جگتیال 15 نومبر (شیخ جمیل احمد) جگتیال ضلع لائبریری ایسوسی ایشن نے آج جگتیال میں طلباء کے لیے کتابوں کی نمائش کا پروگرام اور میموری ٹیسٹ (میموری ٹیسٹ) کے مقابلوں کا شاندار انعقاد عمل میں لایا ضلع لائبریری اسوسی ایشن کے چیئرمین سنگنا بٹلا دنیش نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور چراغ جلا کر رسمی طور پر آغاز کیا اور ربن کاٹ کر کتابی نمائش کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر چیرمین سنگنا بٹلا دنیش نے طلباء سے خطاب کیا اور کتابوں کے پڑھنے کی اہمیت کے بارے میں ایک شاندار تقریر کی۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ سکول کی نصابی کتب کے ساتھ لائبریری کی مختلف کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ کتابیں پڑھنے سے لوگوں کے سوچنے کا انداز بدل جاتا ہے اور لائبریریاں طلباء میں تخلیقی صلاحیتوں اور یادداشت کو بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ طلبہ کو بچپن سے ہی کتابوں کو اپنا دوست بنانا چاہیے۔ لائبریرین سری کتکم سنجیوا ریڈی، لائبریرین جے وسنت، کے ملائیہ، سگو کرشنا، آر سوامی، ڈی راجو، اساتذہ، اس پروگرام میں انیتا، جمنا رانی، چندنا، ترنگینی نے حصہ لیا۔ اس کتاب کی نمائش اور میموری ٹیسٹ پروگرام میں قارئین اور طلباء کی بڑی تعداد نے جوش و خروش سے شرکت کی اور پروگرام کو کامیاب بنایا۔

خواتین کو معاشی طور پر خودمختار بنانے پر زور

سنٹرل زون ڈی سی پی دھارا کویتا

ورنگل۔/ 15 نومبر (محمد عبدالعلیم) ورنگل سینٹرل زون کی ڈپٹی کمشنر آف پولیس دھارا کویتا نے کہا کہ خواتین کو روزگار سے متعلق تربیت فراہم کر کے انہیں کاروباری شخصیت بنایا جا سکتا ہے جس سے خواتین کو معاشی طور پر خودمختار بنانے اور بااختیار بنانے میں مدد ملے گی۔ ورنگل کے منڈی بازار میں ایف ایم سماجی خدماتی ادارے کے تعاون سے ڈاکٹر پرلی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مگنم اور ٹیلرنگ کی تربیت مکمل کرنے والی 90 خواتین میں اسناد تقسیم کی گئیں، جبکہ مزید 30 خواتین کے لیے ٹیلرنگ تربیتی پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت سسٹر سہایانے کی۔ مہمان خصوصی ڈی سی پی دھارا کویتا نے خطاب کرتے ہوئے کہا



کہ خواتین کے لیے روزگار کے مناسب مواقع ابھی بھی پوری طرح دستیاب نہیں ہیں۔ حکومتیں اس سلسلے میں مختلف اقدامات کر رہی ہیں، تاہم تمام خواتین تک مواقع نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔ ایسی صورتحال میں پیشہ ورانہ تربیت حاصل کر کے خواتین اپنا کاروبار شروع کرنے کے ساتھ سماج کی ترقی اور خواتین کو بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین کے خلاف تشدد اور جرائم کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ خواتین معاشی اور ذہنی طور پر مضبوط بنیں۔ اس موقع پر سماجی خدماتی ادارے کی پروجیکٹ ڈائریکٹر سہایا، اینٹی ہیومن ٹریفکنگ یونٹ کے انسپکٹر او۔ رمیش، ڈاکٹر پرلی فاؤنڈیشن کے منتظم جنوآہرون، مائی چوائسز فاؤنڈیشن کے ریاستی کوآرڈینیٹر جانو کرانتی، ایف ایم ایم کے پروجیکٹ کوآرڈینیٹرس یرا سرینواس، بھولا کرونا، ایم اجے کمار سمیت تقریباً 120 خواتین نے شرکت کی۔



مریال گوڑہ۔ ۱۵ نومبر: ایم۔ دشرتھ نائک تحریک مریال گوڑہ ضلع نے کہا مریال گوڑہ ضلع کیلئے تحریک منظم کرنے ہر ایک سیاسی جماعت آگے آنے کا مشورہ دیا۔ مقامی این ایس پی گیسٹ ہاوز منعقدہ آل پارٹی، غیر سیاسی تنظیموں کے اجلاس میں اُنہوں نے کہا کہ ریاست نئے اضلاع قیام کے موقع پر مریال گوڑہ ناانصافی ہوئی ہے۔ ہر ایک طریقہ سے مریال گوڑہ اسمبلی حلقہ ضلع کیلئے ہر ایک مواقع ہیں ناگارجنا ساگر پراجکٹ آیکٹ، سیمنٹ، چاول، کیمیکل فیاٹریس موجود تھے۔ ترقی پر جا رہے مریال گوڑہ کو ضلع بنانا ضروری بتایا۔ عنقریب احتجاج کی شروعات کرنے کا واعدہ کیا۔ اجلاس میں محمد شعیب، اشوک، دینیش دیگر موجود تھے



مریال گوڑہ۔ ۱۵ نومبر: بی۔ لکشما ریڈی ایم ایل اے مریال گوڑہ نے چے یوتہ اسکیم کے تحت معذور، بیوہ، ضعیف، تنہا خاتون اسکیم کے مستحقین کو پینشن پیپرس حوالے کیا۔ اس موقع پر ایم ایل اے نے کہا کہ ریاستی حکومت ریاست میں غربہ امداد کرنے کیلئے کام کر رہی ہی۔ باریک چاول، ۲۰۰ یونٹ بجلی مفت، کسانوں کو قرضہ جات معافی، رعیتو بھیما، خواتین مفت بس دیگر فلاحی بہبودی کام کر رہی ہے کر یگی۔ فلاحی کام کرنے والی حکومت کو آشیرواد دینے کا مشورہ دیا۔ پروگرام آر ڈی او رمنا ریڈی، بلدیہ چیرمین سودھا بالا کرشنا، وائس چیرمین شریشا نوین، کمیشنر شریجا ریڈی دیگر موجود تھے۔

صرف 24 گھنٹوں میں طلائی چین کی چوری کا معمہ حل، خاتون گرفتار

ڈھائی تولہ سونے کا منگل سوتر برآمد، شادنگر پولیس کی کارروائی



شادنگر 15 نومبر (محمد معز الدین): رنگاریڈی ضلع شادنگر پولیس نے جیولری شاپ میں چالاکی سے سونے کا منگل سوتر چوری کرنے والی خاتون کو محض 24 گھنٹوں میں گرفتار کرتے ہوئے اس کے قبضے سے چوری شدہ ڈھائی تولہ سونے کا منگل سوتر مکمل طور پر برآمد کر لیا۔ شادنگر سرکل انسپکٹر کے سیتا رام نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ 12 نومبر کو دوپہر تقریباً 30:2 بجے ایک نامعلوم خاتون ریلوے اسٹیشن روڈ پر واقع سری کرشنا جیولرس پہنچی اور سونے کی بالیاں دکھانے کے لیے کہا۔ اس دوران سیلز گرلز گایتری اور پرنیتا کی توجہ ہٹاتے ہوئے ٹرے میں رکھا ڈھائی تولہ سونے کا منگل سوتر چوری کر کے فرار ہوگئی۔ دکان کے مالک رگھویر گپتا کی شکایت پر 13 نومبر کی رات پولیس نے مقدمہ درج کر کے سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے تحقیقات شروع کیں۔ پولیس تحقیقات میں ملزمہ کی شناخت محبوب نگر ضلع کے ہنوڈہ منڈل، پُلپونی پلی گاؤں کی رہنے والی کماری راجمنی (45) کی حیثیت سے ہوئی۔ پولیس کے مطابق ملزمہ نے عیش و عشرت کی زندگی گزارنے اور آسانی سے رقم حاصل کرنے کی غرض سے چوری کا اعتراف کیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کرتے ہوئے چوری شدہ سونے کا منگل سوتر مکمل طور پر برآمد کر لیا۔ یہ کارروائی پولیس کمشنر فیو چرسٹی ڈاکٹر ترون جوشی، ڈی سی پی سی ایچ شریشا راگھویندر اور اے سی پی ایس گنشی نارائنا کی نگرانی میں انسپکٹر کے سیتا رام کی قیادت میں انجام دی گئی۔

بیوی بچوں سے ملاقات کی خواہش ادھوری رہ گئی

سڑک حادثہ میں آٹو ڈرائیور ہلاک

بانسواڑہ، 15 نومبر (سید کوثر علی) حیدرآباد میں آٹو چلاتے ہوئے ریپڈو خدمات کے ذریعہ اپنے خاندان کی کفالت کرنے والے بانسواڑہ کے رہنے والے 32 سالہ حسینی کے لیے اتوار کی چھٹی زندگی کی آخری چھٹی ثابت ہوئی۔ بیوی اور بچوں سے ملاقات اور ان کے ساتھ خوشگوار وقت گزارنے کی خواہش لیے وہ حیدرآباد سے بانسواڑہ کے لیے روانہ ہوئے تھے، لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ گھر پہنچنے سے پہلے ہی ایک سڑک حادثہ میں ان کی موت واقع ہوگئی۔ تفصیلات کے مطابق کامارڈی ضلع کے محمد نگر منڈل کے گالی پور گیٹ کے قریب اتوار کو پیش آئے ایک خوفناک سڑک حادثہ میں نظام ساگر کی جانب جانے والی طوفان گاڑی نے حیدرآباد سے بانسواڑہ آنے والے آٹو کو ٹکر دے دی۔ اس حادثہ میں آٹو ڈرائیور حسینی موقع پر ہی دم توڑ گئے، جبکہ آٹو میں سوار ان کے بھائی ابو شدید زخمی ہوگئے۔ زخمی کو فوری طور پر بانسواڑہ کے اسپتال منتقل کرتے ہوئے علاج فراہم کیا جا رہا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ حسینی اپنے خاندان کے واحد کفیل تھے اور بیوی بچوں کی بہتر زندگی کے لیے حیدرآباد میں دن رات محنت کرتے تھے۔ اتوار کی چھٹی کے موقع پر وہ اپنے بھائی ابو کے ساتھ خوشی خوشی گھر کے لیے روانہ ہوئے تھے تاکہ بیوی بچوں کے ساتھ وقت گزار سکیں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا سکیں، لیکن ان کی یہ خواہش ادھوری رہ گئی۔ بیوی بچوں سے ملاقات کے لیے آنے والے حسینی کی اچانک موت کی خبر سے بانسواڑہ میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ ایک خاندان کا واحد سہارا چھن جانے سے اہل خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

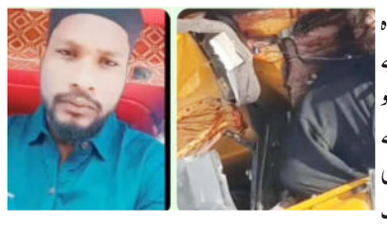

شریمتی سونیا گاندھی کی سوانح حیات پر ایک دستاویزی فلم بناؤں گا

ریاست تلنگانہ کے عوام کو دکھایا جائیگا: مسٹر جگاریڈی ورکنگ صدر تلنگانہ پردیش کانگریس



حیدرآباد 15 نومبر (نیوز فیئر سروسیس) مسٹر ٹی۔ جگاریڈی سابق ایم ایل اے وورکنگ صدر تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی نے جمعرات کو گاندھی بھون میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ سونیا گاندھی کی خودنوشت سوانح حیات پر فلم بنائینگے۔ سنگاریڈی اسمبلی حلقہ کے کانگریس قائدین اور کارکنان ہی فلم کے پروڈیوسر ہوں گے۔سونیا گاندھی کی تحریر کردہ کتاب 'A Journey of Love:Belonging' پر جگاریڈی نے ایک اہم اعلان کیا۔فلم کی تیاری کے لیے 50 افراد پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی اور پی سی سی صدر مہیش کمار گوڑ کے ہاتھوں فلم کی شوٹنگ کا آغاز کروائینگے۔ سمندر کی طرح گہری کانگریس پارٹی کی سیاسی تاریخ کا سونیا گاندھی نے گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔راہول گاندھی اور پرینکا گاندھی کو ملک کی خدمت کے لیے آگے بڑھانے کا سہرا بھی سونیا گاندھی کے سر جاتا ہے۔تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (ٹی پی سی سی) کے ورکنگ صدر جگاریڈی نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس کی سینئر قائد سونیا گاندھی کی جانب سے خود تحریر کردہ کتاب 'A Journey of Love:Belonging' کی بنیاد پر ان کی زندگی پر تلگو زبان میں فلم تیار کی جائے گی۔انہوں نے سنگاریڈی میں کانگریس کارکنوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس فلم کے لیے سنگاریڈی اسمبلی حلقہ کے کانگریس قائدین اور کارکنان ہی پروڈیوسر کی ذمہ داری نبھائیں۔اس موقع پر اسمبلی حلقہ کانگریس کنوینر جلا کنٹی آنجنیلو نے فلم کی تیاری کے لیے 2 کروڑ روپے دینے کا اعلان کیا۔50 افراد پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے گی جگاریڈی نے فلم کی تیاری کا عمل شروع کرنے کے لیے 50 افراد پر مشتمل کمیٹی تشکیل دینے کی تجویز پیش کی۔انہوں نے بتایا کہ اس کمیٹی کی نگرانی گاندھی بھون کے پی آر اوہری پرساد کریں گے۔ انہوں نے قائدین سے اپیل کی کہ وہ فلم کے لیے مالی وسائل تیار رکھیں۔انہوں نے کہا کہ ''آپ لوگ انتخابات پر بھی رقم خرچ کرتے ہیں، اس فلم کے اخراجات کو بھی اسی طرح سمجھیں۔ بجٹ جمع کر کے ایک اچھے ڈائریکٹر کا انتخاب کریں گے۔'' جگاریڈی نے بتایا کہ تمام انتظامات مکمل ہونے کے بعد چیف منسٹر ریونت ریڈی اور ٹی پی سی سی صدر مہیش کمار گوڑ کو مدعو کیا جائے گا اور ان کے ہاتھوں فلم کی شوٹنگ کا آغاز کروایا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سونیا گاندھی کی زندگی سے کانگریس کارکنوں کو قریب سے واقف کروانے کے لیے ان کی کتاب کی کاپیاں منگوا کر تقسیم کی جائیں گی۔خاندانی زندگی سے سیاسی سفر تک جگاریڈی نے کہا کہ فلم میں سونیا گاندھی کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا جائے گا، جن میں اندرا گاندھی کی بہو، راجیو گاندھی کی اہلیہ اور راہول گاندھی و پرینکا گاندھی کی والدہ کی حیثیت سے ان کی زندگی شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کے قتل کے بعد خاندان کو جن المناک حالات کا سامنا کرنا پڑا، اس کے بعد سونیا گاندھی نے جن مشکلات کا مقابلہ کیا، راہول اور پرینکا کی پرورش کس طرح کی اور ان کا سیاسی سفر کس طرح آگے بڑھا، ان تمام واقعات کو فلم کے ذریعے عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ جگاریڈی نے کہا کہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں مختلف مذاہب، ذاتوں اور زبانوں کے لوگ آباد ہیں، سونیا گاندھی نے اپنی ایک منفرد شناخت قائم کی ہے۔انہوں نے کہا کہ ''جس طرح سمندر کی گہرائی ہوتی ہے، اسی طرح کانگریس کا سیاسی نظام بھی انتہائی گہرا ہے۔سونیا گاندھی نے اس سیاسی نظام کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔'' انہوں نے سونیا گاندھی کے سیاسی سفر کو ایک کامیاب سیاسی زندگی قرار دیا۔وزارتِ عظمیٰ کا عہدہ قبول نہ کرنا تاریخ ساز فیصلہ جگاریڈی نے کہا کہ سونیا گاندھی کو وزارتِ عظمیٰ کے عہدے کا کوئی لالچ نہیں تھا۔انہوں نے راجیو گاندھی کے انتقال کے بعد پی وی نرسمہا راؤ کے وزیر اعظم بننے کے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت بھی سونیا گاندھی نے وزارتِ عظمیٰ کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی۔انہوں نے کہا کہ یو پی اے حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد کانگریس قائدین نے سونیا گاندھی کو تین مرتبہ وزارت عظمیٰ کا پیشکش کیا تھا۔لیکن انھوں نے اسکو ٹھکرا دیا اور عہدے کے بغیر خدمت کرنیکا فیصلہ کیا۔

ایک اور طوفان تلنگانہ میں بارش کی پیش قیاسی۔ان اضلاع میں ہوگا زیادہ اثر

حیدرآباد: محکمہ موسمیات نے انتباہ دیا ہے کہ خلیج بنگال میں بننے والے آکوان طوفان کے اثر سے تلنگانہ میں بارش کا امکان ہے۔ طوفان کے ساحل سے ٹکرانے کے دوران جاریہ ماہ 20 سے 22 تاریخ تک تلنگانہ کے مشرقی اور جنوبی اضلاع میں بارش کی شدت زیادہ رہنے کا امکان ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق خاص طور پر کھمم، بھدرادری کتہ گوڑم، محبوب آباد، سوریہ پیٹ، نلگنڈہ اور ناگرکرنول اضلاع میں اوسط سے شدید بارش ہوسکتی ہے۔ان اضلاع کے عوام اور متعلقہ عہدیداروں کو چوکس رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ریاست کے کئی دیگر اضلاع میں بھی آسمان ابر آلود رہنے اور بعض مقامات پر درمیانی بارش ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔فی الحال ریاست میں سردی کی شدت زیادہ ہے تاہم طوفان کی آمد کے ساتھ ہی موسم میں اچانک تبدیلی آئے گی۔

آل انڈیا یونانی طبی کانگریس تلنگانہ وآل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے زیر اہتمام 14 نومبر

کواُردو گھر مغلپورہ میں عالمی یوم اُردُو، ویوم قومی تعلیم ویوم اطفال کا انعقاد عمل میں آیا



حیدرآباد 15 نومبر (سید مقبول) آل انڈیا یونانی طبی کانگریس تلنگانہ اسٹیٹ کے ریاستی صدر ڈاکٹر اے اے خان، جنرل سیکریٹری حکیم محمد حسام الدین طلعت کی اطلاع کے بموجب متذکرہ تنظیموں کی جانب سے اُردو گھر مغلپورہ میں عظیم الشان پیمانے پر عالمی یوم اُردُو بہ ضمن یوم پیدائش شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رح و یوم قومی تعلیم بہ ضمن یوم پیدائش مولانا ابوالکلام آزاد رح یوم اطفال بہ ضمن یوم پیدائش شری پنڈت جواہر لال نہرو منعقد ہوا جس کی سرپرستی ڈاکٹر مشتاق احمد، مرکزی صدر آل انڈیا طبی کانگریس نئی دہلی نے کی جبکہ صدارت ڈاکٹر اے اے خان صدر آل انڈیا یونانی طبی کانگریس تلنگانہ اسٹیٹ کی، ڈاکٹر سید احمد خان مرکزی جنرل سیکرٹری آل انڈیا یونانی طبی کانگریس نئی دہلی کے زیر مشاورت پروگرام منعقد کیا گیا۔ مہمان خصوصی کے طور پر پروفیسر ڈاکٹر جاوید کمال سابقہ شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر احسن فاروقی، جناب سلیم فاروقی صدر اردو اکیڈمی جدہ نے شرکت کی جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر ڈاکٹر خواجہ بہاؤالدین انصاری جنرل سیکرٹری آل انڈیا یونانی طبی کانگریس، جناب محمد عبدالرب عارف نیٹ میڈیکل ایکسپرٹ کونسلر، ایس اے غوری ریٹائرڈ لیکچرار، جناب سید شوکت جنرل سیکریٹری پردیش کانگریس پارٹی، جناب یس کے افضل الدین سابقہ ڈائریکٹر اردو اکیڈمی نے شرکت کی۔ ڈاکٹر محمد سمیع الدین متین کی قرات کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا تمام مہمان خصوصی و مہمان اعزازی نے علامہ اقبال اور مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو کی حالت زندگی کے اہم واقعات پر روشنی ڈالی۔ علامہ اقبال کے اشعار کی تعریف کی گئی جو زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کررہی ہے۔ڈاکٹر اے اے خان نے محبان اردو جن کی مادری زبان اردو ہے ان سے گذارش کی ہیکہ اردو خود سیکھیں، اپنے بچوں کو اردو سکھائیں اور دستخط اردو میں کریں تا کہ اردو زندہ رہے۔اس پروگرام کے منعقد کرنے اور کامیاب بنانے میں مرزا صفی اللہ بیگ ارسطو خازن، حکیم انور پاشاہ، حکیم عبداللہ قبیب، ڈاکٹر امت النور طیبہ، ڈاکٹر دیبہ مطین، ڈاکٹر فوزیہ شبانہ، حکیم امجد، حکیم الطاف حسین قادری، حکیم جمیل حسین، حکیم سلیم فاروقی، محمد اسد اللہ، سید منعم احمد، محمد حبیب نے حصہ لیا۔ حکیم حسام الدین طلعت کے شکریہ پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

ظلم وزیادتی کرنے والے رشتہ داروں سے بھی حسنِ سلوک کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں: مولانا مفتی ڈاکٹر حافظ محمد صابر پاشا

حیدرآباد، 15 نومبر (پریس ریلیز): اسلامی تعلیمات نے انسانی زندگی کو محبت، اخوت، ہمدردی، رواداری اور باہمی احترام کے حسین اصولوں سے آراستہ کیا ہے۔ رشتے ناتے انسانی معاشرت کا اہم سرمایہ ہیں اور ان کی حفاظت، پاس داری اور استحکام کو شریعتِ اسلامیہ میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ زندگی کے نشیب و فراز میں کبھی اختلافات، نااتفاقیاں، ناراضگیاں اور بعض اوقات ناانصافیاں بھی پیش آتی ہیں، لیکن ایک مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ ذاتی رنجشوں اور وقتی جذبات کو اپنے اخلاق و کردار پر غالب نہ آنے دے اور ہر حال میں عدل، صبر، حکمت اور حسنِ سلوک کا راستہ اختیار کرے۔ چیئرمین لینگویجز ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن مولانا مفتی ڈاکٹر حافظ محمد صابر پاشا قادری نے آج مرکزی دفتر، بنجارہ ہلز، روڈ نمبر 12، حیدرآباد میں منعقدہ ''عوامی مسائل کا حل احکامِ شریعت کی روشنی میں'' کے عنوان سے شرعی نشست کے دوران عوام کی جانب سے پیش کردہ مختلف سوالات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک، صلہ رحمی اور تعلقات کی پاس داری اسلامی معاشرت کے بنیادی تقاضوں میں شامل ہے۔ اگر کوئی رشتہ دار ہمارے ساتھ زیادتی کرے، دل آزاری کا سبب بنے یا کسی معاملے میں ناانصافی کا مرتکب ہو تو اس کے جواب میں قطع تعلقی، انتقامی رویہ اور بدزبانی اختیار کرنا مناسب نہیں، بلکہ شریعت کی ہدایات کے مطابق حکمت، صبر اور وقار کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے۔ اُلٹا نقشہ دیکھیں انہوں نے کہا کہ شادی بیاہ کے معاملات میں بھی ہمارے معاشرے میں افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔ بعض خاندان اولاد کی پسند و ناپسند کو یکسر نظر انداز کر کے اپنی مرضی کے فیصلے مسلط کرتے ہیں، جبکہ بعض نوجوان جذبات کی رو میں بہہ کر خاندانی ذمہ داریوں اور اخلاقی تقاضوں کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اسلام نے نکاح کے معاملے میں لڑکے اور لڑکی دونوں کی رضامندی کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ نکاح محض دو خاندانوں کا معاہدہ نہیں بلکہ دو انسانوں کے درمیان زندگی بھر کے رشتے کا آغاز ہے، جس کی بنیاد محبت، مودّت، رحمت اور باہمی اعتماد پر ہونی چاہیے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمایا تا ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً۔

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے پیدا کیے تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا فرما دی۔

خانہ پور تالاب کے کاموں دوران مکانات متاثر نہ ہوں، کندی سرینواس ریڈی کی یقین دہانی

40 سے 50 سال رہائش پذیر خاندانوں کو بے سہارا نہیں چھوڑا جائے گا

متاثرین کیلئے متبادل انتظامات کی فراہمی کے سلسلے میں حکومت سے نمائندگی کا تیقن



عادل آباد۔15 /نومبر (خضر یافعی/ جنوبی سہارا) عادل آباد کانگریس پارٹی کے اسمبلی حلقہ انچارج کندی سرینواس ریڈی نے یقین دہانی کرائی کہ خانہ پور تالاب کی خوبصورتی کے کاموں کے دوران تالاب کے اطراف گزشتہ کئی دہائیوں سے رہائش پذیر عوام کے مکانات متاثر نہ ہوں اور انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس کے لیے وہ اپنی جانب سے ہر ممکن کوشش کریں گے۔اتوار کی شام خانہ پور تالاب کے اطراف واقع خانہ پور، بوگل گوڑہ اور کولی پورہ کالونی کے مکینوں کے ساتھ ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا۔تالاب کی خوبصورتی کے منصوبے کے تحت خانہ پور علاقے کے بعض مکانات کو نوٹس جاری کیے جانے کے بعد متاثرہ خاندانوں کے مسائل جاننے اور انہیں حوصلہ دینے کے مقصد سے اس اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔اس موقع پر کندی سرینواس ریڈی نے اپنی اہلیہ کندی مونا سرینواس ریڈی کے ہمراہ شرکت کی۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کندی سرینواس ریڈی نے کہا کہ کانگریس پارٹی اور اس کے قائدین حلقہ اسمبلی کے غریب عوام اور اپنے مکانات میں رہائش پذیر خاندانوں کو کسی بھی قسم کی پریشانی سے بچانے کے لیے ہمیشہ تیار ہیں۔گزشتہ 40 سے 50 سال سے اپنے مکانات تعمیر کر کے رہائش پذیر عوام کو بے سہارا نہیں چھوڑا جائے گا۔ عوام کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے اور ان کے مکانات وحقوق کا تحفظ ہو، یہی ان کا مقصد ہے۔انہوں نے متاثرہ خاندانوں کو یقین دلایا کہ وہ ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کے لیے متبادل انتظامات کی فراہمی کے معاملے کو حکومت کے علم میں لائیں گے۔اس سلسلے میں انچارج وزیر، ضلع کلکٹر، ایڈیشنل کلکٹر اور میونسپل عہدیداروں سے بات چیت کرتے ہوئے مقامی عوام کے ساتھ انصاف کو یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کریں گے۔اجلاس کا انعقاد سابق میونسپل وائس چیئرمین ظہیر رمضانی کی نگرانی میں عمل میں آیا۔انہوں نے نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے ابتدائی کلمات ادا کیے اور کندی سرینواس ریڈی، ان کی اہلیہ کندی مونا سرینواس ریڈی سمیت مختلف سیاسی جماعتوں کے قائدین کا استقبال کیا۔اس موقع پر کندی مونا سرینواس ریڈی، ایم آئی ایم ٹاؤن صدر نذیر احمد، میونسپل وائس چیئرمین محمد روہت، سابق میونسپل وائس چیئرمین ظہیر رمضانی، پتی مجو، خضر پاشاہ، بنڈاری ستیش، جلیل خان، عطاء اللہ خان، ذیشان، پرویز، بابو شاہ، عنایت چشتی، کونسلرس اور مقامی عوام کی کثیر تعداد موجود تھی۔کندی سرینواس ریڈی نے ایک مرتبہ پھر واضح کیا کہ عوام کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کا تحفظ ہی کانگریس پارٹی کی اولین ترجیح ہے اور اس مسئلے کے حل کے لیے متعلقہ حکام سے مسلسل نمائندگی کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش جاری رکھی جائے گی۔

شادی کے نام پر ممبئی کی خاتون کے ساتھ حیدرآباد میں جنسی زیادتی

حیدرآباد: کاروباری لین دین کے دوران جان پہچان ہونے والی ایک خاتون کو شادی کا یقین دلا کر جنسی طور پر ہراساں کرنے کے ساتھ ساتھ نجی تصاویر منظر عام پر لانے کی دھمکی دینے کے الزام میں موصول ہونے والی شکایت پر پنجہ گٹہ پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے۔ممبئی کے ماہم پولیس اسٹیشن میں 42 سالہ خاتون کی جانب سے دی گئی شکایت کی بنیاد پر درج کی گئی زیرو ایف آئی آر کو دائرہ اختیار کی بنیاد پر حیدرآباد کے پنجہ گٹہ پولیس اسٹیشن منتقل کردیا گیا۔اس کے بعد پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کردی ہیں۔

مینیجنگ ایڈیٹر صحافی دکن ،سید نجم الدین شاکر کا اِنتقال پُرملال



حیدرآباد۔(راست) یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ دی جاتی ہے کہ شہر کی معروف شخصیت جناب سید نجم الدین المعروف شاکر صاحب، مینیجنگ ایڈیٹر روزنامہ صحافی دکن، ولد سید نظام الدین مرحوم کا مختصر سی علالت کے باعث آج رات انتقال ہوگیا ہے مرحوم کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر مسجد قوت السلام (عربوں کی مسجد) قاضی پورہ میں ادا کی جائے گی پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو دختران اور ایک فرزند شامل ہیں مرحوم چیف ایڈیٹر روز نامہ صحافی دکن ایس ڈی این صابر کے حقیقی چھوٹے بھائی ہوتے تھے۔مزید تفصیلات کے لئے فون نمبر 6309769053 پر معلوم کی جاسکتی ہے۔

یوسف آزاد صاحب کا انتقال جگتیال کیلئے ناقابل تلافی نقصان

قوم وملت کے بے لوث خادم، سابق صدر ملت اسلامیہ سابق وائس چیئرمین بلدیہ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔



جگتیال تلنگانہ 15 /نومبر (سید غوث سینئر جرنلسٹ) جگتیال کی معروف سماجی، ملی اور سیاسی شخصیت، سابق صدر ملتِ اسلامیہ جگتیال اور سابق وائس چیئرمین بلدیہ جناب یوسف آزاد صاحب کے انتقال کی خبر سے شہر جگتیال میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی۔ ان کے انتقال پر بچوں، نوجوانوں، بزرگوں سمیت ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔مرحوم ایک ایسی مخلص، فعال اور عوامی خدمت کا جذبہ رکھنے والی شخصیت تھے، جن کی خدمات کو شہر جگتیال کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔جناب یوسف آزاد صاحب نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ قوم وملت اور شہر کی فلاح وبہبود کے لیے وقف کر رکھا تھا۔آپ پانچ مرتبہ صدر ملتِ اسلامیہ جگتیال کے عہدے پر فائز رہے۔ اس کے علاوہ تین مرتبہ کونسلر، ایک مرتبہ وائس چیئرمین بلدیہ جگتیال اور ایک مرتبہ کوآپشن ممبر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔ اپنے دورِ کار میں آپ نے شہر کے بنیادی مسائل کے حل، عوامی سہولتوں کی فراہمی اور شہر کے حالات میں بہتری لانے کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔آپ کی خدمات میں ایک اہم اور قابلِ ذکر کارنامہ بس اسٹینڈ کے قریب واقع مسجدِ جلیلی کے راستے کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے کی جانے والی انتھک کوششیں ہیں۔اس معاملے میں آپ نے مسلسل جدوجہد اور سنجیدہ مساعی کے ذریعے نمازیوں کے لیے راستہ فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔یہ خدمت آپ کی ملی فکر، دینی جذبے اور عوامی مسائل کے تئیں آپ کی حساسیت کی ایک روشن مثال ہے۔یوسف آزاد صاحب کی شخصیت صرف سیاسی یا بلدیاتی عہدوں تک محدود نہیں تھی، بلکہ آپ قوم وملت کے دکھ درد میں شریک رہنے والے، عوامی مسائل کو اپنا مسئلہ سمجھنے والے اور خدمت کے جذبے سے سرشار انسان تھے۔آپ نے اپنے دور میں جس خلوص، محنت اور لگن کے ساتھ ملت اور شہر کی خدمت کی، وہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک یادگار مثال رہے گی۔جناب یوسف آزاد صاحب کی شخصیت کا ایک نہایت نمایاں وصف ان کی سادگی، خوش مزاجی اور ملنساری تھی۔ بڑے عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود آپ نے زندگی کے آخری ایام تک سادگی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔آپ کو اکثر سائیکل پر شہر کی گلیوں میں آتے جاتے دیکھا جاتا تھا۔نہ کوئی تکبر، نہ کوئی بناوٹ، بلکہ ہر ایک سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات، سلام ودعا اور ادب واحترام سے پیش آنا آپ کی فطرت کا حصہ تھا۔آپ چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آتے تھے۔آپ کی یہی سادگی، خوش اخلاقی اور عوام سے بے تکلفانہ تعلق آپ کو دوسروں سے ممتاز بناتا تھا۔یہی وہ خوبیاں ہیں جو کسی انسان کو لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں۔بلاشبہ کسی بھی شخصیت کی خدمات کا مکمل اعتراف چند الفاظ میں ممکن نہیں، تاہم ان کی زندگی کے مختلف شعبوں میں انجام دی گئی خدمات اس بات کی گواہ ہیں کہ انہوں نے اپنے حصے کا چراغ پوری تندہی سے روشن رکھا۔حافظ سید شمس الدین تبریز صدر، محمد اسلم رشیدی جنرل سکریٹری واراکین سٹی جمعیۃ علماء جگتیال کی جانب سے جناب یوسف آزاد صاحب کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جمعیت ان کی ملی، سماجی اور عوامی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے۔ اس غم کی گھڑی میں مرحوم کے تمام اہلِ خانہ، متعلقین، احباب اور چاہنے والوں کے ساتھ دلی تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔اللہ رب العزت مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کی تمام دینی، ملی اور سماجی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

طلبہ کے روشن مستقبل کیلئے علم ودانش کا خزانہ ہے لائبریری: اگنور بسویشور

سرکاری اسکول میں نئی لائبریری کا افتتاح، طلبہ میں مطالعے کا شوق پیدا کرنے پر زور



رنگاریڈی 15 نومبر (اسٹاف رپورٹر) رنگاریڈی ضلع کے شادنگر میونسپلٹی حدود میں واقع فاروق نگر ضلع پریشد ہائی اسکول میں پنڈت جواہر لعل نہرو کے یوم پیدائش اور یوم اطفال کے موقع پر طلبہ کے لیے نئی لائبریری قائم کی گئی۔اس لائبریری کا افتتاح شادنگر میونسپل چیئرمین اگنور بسویشور نے منڈل ایجوکیشن آفیسر منوہر اور کونسلروں کے ہمراہ انجام دیا۔اس موقع پر مقررین نے کہا کہ طلبہ میں کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔لائبریریاں نہ صرف علم میں اضافہ کرتی ہیں بلکہ تخلیقی صلاحیتوں، نظم وضبط اور شخصیت کی نشوونما میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ نصابی کتابوں کے علاوہ معلوماتی، تاریخی اور ادبی کتابوں کے مطالعے کی عادت بھی اپنائیں۔انہوں نے کہا کہ طلبہ کے مستقبل کو بہتر بنانے کے مقصد سے لائبریری کا قیام قابلِ ستائش ہے اور طلبہ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے بلند مقاصد حاصل کریں۔اس پروگرام میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر راج شیکھر ریڈی، کونسلرس کلیان کار دلیپ، بچلی نریش، سی۔ پینٹیا، مرلی موہن، مبارک علی خان، سرور پاشاہ، اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی۔

جگتیال ٹریفک پولیس نے غیر قانونی نمبر پلیٹ والی 95 گاڑیوں کو قبضہ میں لیا سرکل انسپکٹر کرونا کر



جگتیال 15 نومبر (شیخ جمیل احمد) جگتیال ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اشوک کمار، آئی پی ایس کی ہدایت پر اور جگتیال ڈی ایس پی پرشوتم ریڈی کی ہدایت پر جگتیال ٹاؤن سی آئی پی کرونا کر نے ٹریفک ایس آئی ملیش اور عملہ کے ساتھ جگتیال ٹاؤن میں ایک خصوصی مہم کا انعقاد کیا۔اس خصوصی مہم کے ایک حصے کے طور پر بغیر نمبر پلیٹ کے چلنے والی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ موٹر وہیکل ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والی نمبر پلیٹس والی گاڑیوں کی نشاندہی کی گئی اور مجموعی طور پر 95 گاڑیوں کو حراست میں لے کر قواعد کے مطابق جرمانے کیے گئے۔بعد ازاں گاڑیوں کے مالکان کو صحیح اور معیاری نمبر پلیٹس لگانے کی ضرورت سے آگاہ کرنے کے لیے کونسلنگ کی گئی۔پولیس کی ہدایات کے مطابق گاڑیوں کے مالکان نے رضا کارانہ طور پر قواعد کے مطابق اپنی گاڑیوں کے اگلے اور پچھلے حصے پر نئی نمبر پلیٹس لگوائیں۔اس موقع پر جگتیال ٹاؤن کے سی آئی سری پی کرونا کر نے کہا کہ ہر گاڑی پر قواعد کے مطابق معیاری نمبر پلیٹس ہونی چاہئیں اور انتباہ دیا کہ اگر بغیر نمبر پلیٹ کے یا قواعد کے خلاف گاڑیاں چلائی جائیں گی تو قانونی کارروائی کی جائے گی۔گاڑی چلانے والوں سے گزارش ہے کہ ٹریفک قوانین پر عمل کرتے ہوئے پولیس کے ساتھ تعاون کریں۔اس خصوصی پروگرام میں ٹریفک ایس آئی ملیش اور ٹریفک پولیس اہلکاروں نے حصہ لیا۔

سدّ اپور میں احتجاجی بھوک ہڑتال 42 ویں دن میں داخل

جی او 641 منسوخ ہونے تک جدوجہد جاری رہے گی: بی جے پی ریاستی رہنما پالمورو وشنو وردھن ریڈی



رنگاریڈی 15 نومبر (محمد معز الدین): رنگاریڈی ضلع شادنگر حلقے کے کتور منڈل میں موجودہ سدّ اپور میں مجوزہ ڈمپنگ یارڈ کی منسوخی کے مطالبے پر جاری مسلسل احتجاجی بھوک ہڑتال ہفتہ کے روز 42 ویں دن میں داخل ہوگئی۔اس تحریک کی بی جے پی کے ریاستی رہنما پالمورو وشنو وردھن ریڈی نے مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے احتجاجی کیمپ پہنچ کر مظاہرین سے اظہارِ یکجہتی کیا۔اس موقع پر انہوں نے رکن اسمبلی ویرلا پلی شنکر کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے سوال کیا کہ احتجاجی کیمپ کے قریب ہونے کے باوجود کیا انہیں عوام کی پریشانیاں دکھائی نہیں دے رہیں؟ انہوں نے کہا کہ عوامی مسائل کو نظر انداز کر کے صرف ترقیاتی کاموں کے سنگِ بنیاد رکھنے تک محدود رہنا مناسب نہیں ہے۔نوجوان کسی مصروفیت کے نہ ہونے کی وجہ سے دھرنے پر نہیں بیٹھے ہیں بلکہ اپنے گاؤں کے مستقبل کو محفوظ رکھنے کے لیے گزشتہ 42 دنوں سے پُرامن جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے احتجاجیوں اور گاؤں کے بزرگوں کی توہین کرنے پر بھی اعتراض کیا۔وشنو وردھن ریڈی نے مطالبہ کیا کہ سابقہ اور موجودہ حکومتوں پر الزامات لگانے کے بجائے عوام سے کیا گیا وعدہ پورا کیا جائے۔انہوں نے چیلنج کیا کہ اگر حکومت میں ہمت ہے تو زبانی دعووں کے بجائے جی او نمبر 641 منسوخ کر کے دکھائے۔انہوں نے واضح کیا کہ جی او 641 کی منسوخی کے احکامات کے ساتھ ہی سدّ اپور میں داخل ہوں، تب تک ان کی جدوجہد جاری رہے گی اور کسی بھی صورت پیچھے نہیں ہٹیں گے۔اس موقع پر بائیر کان پلی سرپنچ بی۔شیوا، سابق سرپنچ چندریا، جے اے سی کوآرڈینیٹر وڈّے بالیا، سرینواس ریڈی، سدّ اپور جے اے سی صدر راجندر ریڈی، جنرل سکریٹری جی۔سریدھر اچاری، وائی۔ایم۔تانڈہ جے اے سی صدر نا گیش نائیک، بی جے پی کتور منڈل صدر انتاپورم مہندر ریڈی، ایس ٹی صدر موہن سنگھ نائیک سمیت گاؤں کے بزرگوں، احتجاجیوں اور دیگر قائدین نے شرکت کی۔

تلنگانہ کانگریس کے نئے انچارج بی ایم سندیپ مقرر



حیدرآباد، 15 نومبر (اراست) کانگریس ہائی کمان نے تلنگانہ کے لئے بی ایم سندیپ کو نیا اے آئی سی سی انچارج مقرر کیا ہے۔ پارٹی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے ہفتہ کے روز اس سلسلہ میں باضابطہ اعلان جاری کی۔ یہ تقرری فوری اثر کے ساتھ نافذ العمل ہوگی۔ بی ایم سندیپ، کماری مینا کشی نٹراجن کی جگہ ذمہ داری سنبھالیں گے، جو اب تک تلنگانہ کے اے آئی سی سی انچارج کے طور پر خدمات انجام دے رہی تھیں۔ کانگریس پارٹی نے مینا کشی نٹراجن کی پارٹی کے لیے انجام دی گئی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔

ہاسٹل کے کمرے میں انٹر کی طالبہ عرشیہ سلطانہ کی خودکشی

حیدرآباد۔15 نومبر۔حیدرآباد کے بلکم پیٹ میں انٹرمیڈیٹ سال اول کی 16 سالہ طالبہ عرشیہ سلطانہ نے ہاسٹل کے کمرے میں پھانسی لے کر خودکشی کرلی۔اطلاعات کے مطابق کالج انتظامیہ کو معلوم ہوا تھا کہ طالبہ ایک نوجوان سے فون پر بات کرتی ہے۔

مکتھل میں پنشن اور چیف منسٹر ریلیف فنڈ (CMRF) کے چیکس کی تقسیم کل، اوٹکور منڈل کے مستحقین سے شرکت کی اپیل



اوٹکور: 15 نومبر (محمد اشفاق/ جنوبی سہار) مکتھل کے دوار کا فنکشن ہال میں بروز پیر، 16 نومبر 2026 کو تلنگانہ ریاستی وزیر

امریکہ۔۔۔امریکہ۔۔۔آخر یہ کس سمت جارہا ہے؟

طاقت، تکبر اور جمہوری احتساب کے درمیان ڈونالڈ ٹرمپ!!!



شرف الدین سید،
9342522346

دنیا کی سیاست میں بعض اوقات ایسے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں جو تاریخ کے صفحات پر محض ایک انتخابی نتیجے کے طور پر درج نہیں ہوتے بلکہ کسی بڑے سیاسی رویے کے خلاف عوامی فیصلے کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ امریکہ میں نومبر 2026 کے وسط مدتی انتخابات بھی ایسا ہی ایک واقعہ ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی قیادت میں برسر اقتدار ری پبلکن پارٹی کو ایوانِ نمائندگان اور سینیٹ، دونوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور ڈیموکریٹک پارٹی نے دونوں ایوانوں میں اکثریت حاصل کر لی۔ یہ نتیجہ محض سیاسی جماعتوں کے درمیان اقتدار کی کشمکش نہیں بلکہ ٹرمپ کے طرزِ حکمرانی کے بارے میں امریکی عوام کے بڑھتے ہوئے تحفظات کا ایک واضح اظہار ہے۔ آخر ایسا کیا ہوا کہ جس شخص نے امریکہ کو دوبارہ عظیم بنانے کا نعرہ دے کر اقتدار حاصل کیا تھا، اسی کے دورِ حکومت میں اس کی اپنی جماعت کو عوامی سطح پر اتنی بڑی سیاسی پسپائی کا سامنا کرنا پڑا؟ اس سوال کا جواب صرف ایک انتخابی مہم یا چند سیاسی غلطیوں میں تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے پیچھے ایک مخصوص طرزِ سیاست، اقتدار کے استعمال کا انداز، خارجہ پالیسی کی ترجیحات اور سب سے بڑھ کر قیادت کے تصور کا بحران موجود ہے۔

امریکہ دنیا کی ایک بڑی جمہوریت ہے۔ اس کی اصل طاقت صرف اس کی فوجی قوت، اقتصادی وسائل، سائنسی ترقی یا عالمی منڈی پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت میں نہیں بلکہ اس کے جمہوری اداروں، آئینی اقدار، شہری آزادیوں اور اظہارِ رائے کے حق میں بھی پوشیدہ ہے۔ دنیا نے امریکہ کو ہمیشہ ایک ایسے ملک کے طور پر دیکھا ہے جو آزادی، مساوات اور جمہوری اصولوں کی بات کرتا ہے۔ لیکن جب اس کے اپنے صدر کے طرزِ عمل سے ان اصولوں پر سوالات اٹھنے لگیں تو یہ محض کسی ایک شخصیت کی سیاسی ناکامی نہیں رہتی بلکہ خود امریکی نظام کی ساکھ کا معاملہ بن جاتی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی سیاست کا سب سے نمایاں پہلو ان کا یہ تصور ہے کہ امریکہ پہلے، باقی دنیا بعد میں۔ بظاہر یہ نعرہ اپنے ملک کے مفادات کے تحفظ کا اظہار معلوم ہوتا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کسی ملک کی عظمت دوسروں کو کمتر ثابت کرنے، عالمی تعلقات کو دباؤ کا ذریعہ بنانے اور اپنے مفادات کے لیے بین الاقوامی اصولوں کو نظر انداز کرنے سے قائم رہ سکتی ہے؟ دنیا اب کسی ایک ملک کے اشاروں پر چلنے والا میدان نہیں رہی۔ اقتصادیات، تجارت، ٹیکنالوجی، ماحولیات، دفاع اور سفارت کاری کے معاملات میں ممالک ایک دوسرے سے اس قدر جڑ چکے ہیں کہ کوئی طاقت اپنے آپ کو باقی دنیا سے الگ کر کے ترقی اور استحکام کا خواب پورا نہیں کر سکتی۔ ٹرمپ نے اپنے سیاسی انداز میں مذاکرات سے زیادہ دباؤ، مفاہمت سے زیادہ تصادم اور دوراندیشی سے زیادہ فوری سیاسی فائدے کو اہمیت دی۔ ان کے بیانات، سوشل میڈیا پر غیر محتاط اظہار اور مخالفین کے خلاف جارحانہ زبان نے امریکی صدارت کے اس وقار کو بھی متاثر کیا جسے ماضی کے کئی صدور نے اپنی شخصیت اور طرزِ عمل سے قائم رکھنے کی کوشش کی تھی۔ ایک قومی رہنما کی زبان محض اس کی ذاتی پسند و ناپسند کا اظہار نہیں ہوتی۔ اس کے ہر جملے میں اس کے ملک کی سفارتی حیثیت، عوامی مزاج اور عالمی تعلقات کا عکس موجود ہوتا ہے۔ صدر کی حیثیت سے کہی گئی بات دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف معنی پیدا کرتی ہے۔ ایسے میں غیر ذمہ دارانہ بیانات کو محض بے تکلفی یا جارحانہ سیاسی انداز کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

امریکہ اور ہندوستان جیسے اہم ممالک کے تعلقات بھی محض وقتی سیاسی بیانات یا تجارتی دباؤ کے تابع نہیں ہونے چاہئیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی، دفاعی، تکنیکی اور عوامی روابط کی ایک طویل بنیاد موجود ہے۔ کسی ملک کے عوام یا اس کی قومی شناخت کے بارے میں تحقیر آمیز زبان استعمال کرنا سفارت کاری نہیں بلکہ تعلقات کو نقصان پہنچانے کا راستہ ہے۔ تاہم ٹرمپ کے طرزِ سیاست کا سب سے زیادہ تشویش ناک پہلو ان کی خارجہ پالیسی میں طاقت کے استعمال کا تصور ہے۔

امریکہ دنیا کی سب سے بڑی فوجی طاقتوں میں سے ایک ہے۔ لیکن کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جب چاہے کسی دوسرے ملک کے خلاف فوجی کارروائی کر سکتا ہے؟ کیا طاقت ہی کسی اقدام کے درست یا غلط ہونے کا معیار بن سکتی ہے؟ وینزویلا کے معاملے میں امریکی مداخلت اور فوجی کارروائی کے پس منظر میں یہی سوال بین الاقوامی سطح پر اٹھا۔ کسی ملک کی حکومت سے اختلاف، اس کی پالیسیوں پر تنقید یا وہاں جمہوری حقوق کی خلاف ورزیوں کی مذمت اپنی جگہ درست ہو سکتی ہے، لیکن اس کے نام پر دوسرے ملک کی خودمختاری کو پامال کرنے کا اختیار کسی ایک طاقت کو کیسے دیا جا سکتا ہے؟

یہاں اصولوں کی یکسانیت ضروری ہے۔ اگر روس کی جانب سے یوکرین کی خودمختاری کے خلاف فوجی کارروائی قابلِ مذمت ہے، اگر غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر انسانی تباہی اور شہری ہلاکتوں پر سوال اٹھانا ضروری ہے، اور اگر تائیوان کے معاملے میں چین کی دھمکی آمیز پالیسیوں کی مخالفت کی جاتی ہے تو امریکہ کے کسی غیر قانونی یا غیر ضروری فوجی اقدام پر بھی اسی اصول کے تحت سوال اٹھنا چاہیے۔

جمہوریت کا مطلب یہ نہیں کہ طاقتور ملک کے لیے الگ قانون اور کمزور ملک کے لیے الگ معیار ہو۔ بین الاقوامی انصاف کی بنیاد ہی یہ ہے کہ اصول سب کے لیے یکساں ہوں۔

ایران کے ساتھ طویل فوجی کشیدگی اور جنگ نے بھی ٹرمپ کی سیاسی حکمت عملی کو ایک مشکل امتحان میں ڈال دیا ہے۔ امریکہ کی فوجی برتری اپنی جگہ، لیکن کسی جنگ میں فوجی طاقت کا مظاہرہ کرنا اور اس جنگ کے سیاسی و سفارتی نتائج حاصل کرنا دو مختلف چیزیں ہیں۔ ایران کے ساتھ کشیدگی نے عالمی توانائی کی منڈی، تیل کی قیمتوں، خطے کے امن اور امریکی معیشت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ جنگ کے خاتمے اور مذاکرات کی باتیں اپنی جگہ، لیکن بحری ناکہ بندی اور فوجی تناؤ برقرار رہنے سے یہ واضح ہے کہ مسئلہ ابھی مکمل طور پر حل نہیں ہوا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکی وسط مدتی انتخابات میں بھی ایران جنگ اور اس کے نتیجے میں بڑھتے ہوئے اخراجات کو ری پبلکن پارٹی کی انتخابی مشکلات کا ایک اہم سبب قرار دیا گیا۔ نائب صدر جے ڈی وینس سمیت خود ری پبلکن حلقوں میں بھی اس جنگ کے سیاسی اثرات پر سوالات اٹھے ہیں۔

یہاں ایک بنیادی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جنگ شروع کرنا شاید کسی طاقتور ملک کے لیے مشکل نہ ہو، لیکن اسے اپنے حق میں ختم کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ کئی بڑی فوجی طاقتیں میدانِ جنگ میں اپنی برتری کے باوجود سیاسی اور اخلاقی سطح پر شکست سے دوچار ہوئی ہیں۔

ٹرمپ کی سیاست میں ایک تضاد یہ بھی دکھائی دیتا ہے کہ وہ اپنے ملک کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت کے طور پر پیش کرتے ہیں، لیکن اس طاقت کو عالمی اعتماد میں تبدیل کرنے کے بجائے اکثر اسے دباؤ اور دھمکی کے وسیلے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں قیادت اور حکمرانی کے درمیان فرق نمایاں ہونے لگتا ہے۔ چین اس صورتِ حال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ عالمی تجارت، ٹیکنالوجی، سفارت کاری اور اقتصادی تعلقات میں اس کا اثر مسلسل بڑھ رہا ہے۔ امریکہ کے اتحادیوں میں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا واشنگٹن پر پہلے جیسا اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ ایک طرف امریکہ اپنے اتحادیوں سے وفاداری اور تعاون کا مطالبہ کرتا ہے، دوسری طرف تجارتی محصولات، سیاسی دباؤ اور غیر یقینی فیصلوں سے انہی تعلقات کو پیچیدہ بنا دیتا ہے۔

دنیا کی قیادت صرف اس بات سے ثابت نہیں ہوتی کہ آپ کے پاس کتنے طیارہ بردار بحری جہاز ہیں، کتنے جدید ہتھیار ہیں یا آپ کی کرنسی عالمی تجارت میں کتنی اہم ہے۔ اصل قیادت وہ ہے جس پر دوسرے ممالک اعتماد کریں، جس کی بات میں اصولوں کی قوت ہو اور جس کے فیصلوں سے عالمی امن اور استحکام کو تقویت ملے۔

امریکہ کے لیے سب سے بڑا خطرہ شاید چین کی بڑھتی ہوئی طاقت نہیں بلکہ اپنی قیادت کے بارے میں پیدا ہونے والا عدم اعتماد ہے۔

البتہ یہ بھی حقیقت ہے کہ امریکی جمہوریت کو صرف ڈونلڈ ٹرمپ کی شخصیت کے حوالے سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس ملک میں عدلیہ، کانگریس، ریاستی ادارے، آزاد ذرائع ابلاغ اور شہری حقوق کی ایک مضبوط روایت موجود ہے۔ نومبر کے انتخابات نے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت کیا ہے کہ عوام اپنے منتخب نمائندوں اور حکمران جماعت سے اختلاف کا اظہار کر سکتے ہیں اور اقتدار کے توازن کو تبدیل کر سکتے ہیں۔

۔یہی جمہوریت کی خوب صورتی ہے۔ ٹرمپ کی جماعت کو دونوں ایوانوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ان کی انتظامیہ کو کانگریس میں زیادہ سخت سوالات، نگرانی اور سیاسی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگرچہ صدر کے پاس خارجہ پالیسی اور فوجی فیصلوں کے حوالے سے وسیع اختیارات بدستور موجود ہیں، لیکن مقننہ میں مخالف جماعت کی اکثریت ان کے لیے ایک بڑی آئینی اور سیاسی رکاوٹ بن سکتی ہے۔

اس انتخابی نتیجے کو امریکی عوام کی سیاسی بیداری کے تناظر میں بھی دیکھنا چاہیے۔ جمہوریت میں ووٹ محض کسی امیدوار کو اقتدار سونپنے کا ذریعہ نہیں بلکہ حکمران کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلانے کا ایک مؤثر ہتھیار بھی ہے۔ یہاں دنیا کے دوسرے جمہوری ممالک کے لیے بھی ایک اہم سبق موجود ہے۔ انتخابات میں مذہب، قوم پرستی، نسلی شناخت، جذباتی نعروں اور ترقی کے بلند بانگ وعدوں سے متاثر ہو کر ووٹ دینے کے بجائے امیدوار کی اخلاقی حیثیت، سیاسی بصیرت، جمہوری اقدار اور عوامی مسائل کے بارے میں اس کے حقیقی رویے کو دیکھنا ضروری ہے۔ کوئی شخص دولت مند ہو سکتا ہے، غیر معمولی خود اعتمادی رکھتا ہو، اپنی قوم سے محبت کا دعویٰ کرتا ہو اور انتخابی سیاست میں غیر معمولی مہارت بھی رکھتا ہو، لیکن ان میں سے کوئی خوبی اسے لازماً ایک اچھا حکمران نہیں بناتی۔ اگر اس میں برداشت، تدبر، مشاورت، اختلافِ رائے کا احترام اور اپنے فیصلوں کے نتائج قبول کرنے کا حوصلہ نہیں تو اس کی تمام دوسری خوبیاں بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ایک رہنما کا سب سے بڑا امتحان اس وقت نہیں ہوتا جب اس کے پاس اقتدار اور اختیار ہو، بلکہ اس وقت ہوتا ہے جب اسے اپنی مرضی کے خلاف فیصلے قبول کرنے پڑیں۔

امریکہ کے حالیہ انتخابی نتائج نے ڈونلڈ ٹرمپ کو کم از کم یہ پیغام ضرور دیا ہے کہ عوامی اعتماد کوئی مستقل ملکیت نہیں۔ اسے حاصل کرنے کے لیے جتنا وقت درکار ہوتا ہے، اسے کھونے کے لیے بعض اوقات چند غلط فیصلے ہی کافی ہوتے ہیں۔

لیکن اس تمام صورتِ حال میں ایک اہم بات نظر انداز نہیں ہونی چاہیے۔ امریکہ کو کمزور دیکھنے کی خواہش اور امریکی صدر کی غلط پالیسیوں پر تنقید، دونوں الگ الگ باتیں ہیں۔ دنیا کو ایک مضبوط، مستحکم اور جمہوری امریکہ کی ضرورت ہے، لیکن ایسا امریکہ جو اپنی طاقت کو عالمی امن، انسانی حقوق اور بین الاقوامی انصاف کے تحفظ کے لیے استعمال کرے، نہ کہ اپنی برتری منوانے کے لیے دوسروں کی خودمختاری کو چیلنج کرے۔ امریکہ کی عظمت اس کے جغرافیے، دولت اور اسلحے سے کہیں آگے کی چیز ہے۔ اس کی اصل عظمت ان جمہوری اصولوں میں ہے جن کی وجہ سے دنیا اسے ایک بڑی طاقت کے ساتھ ایک بڑی جمہوریت بھی سمجھتی رہی ہے۔

آخر میں ایک سوال رہ جاتا ہے:

کیا کوئی رہنما محض اس لیے عظیم بن جاتا ہے کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا صدر ہے؟ یا عظمت کے لیے اس طاقت کو استعمال کرنے کا سلیقہ، دوسروں کے حقوق کا احترام اور اپنے اقتدار کو آئین و قانون کے تابع رکھنے کا شعور بھی ضروری ہے؟ تاریخ میں ایسے حکمرانوں کی کمی نہیں جنہوں نے اقتدار کے ابتدائی دنوں میں خود کو ناقابلِ شکست سمجھا، مخالفین کو کمزور جانا اور اپنے فیصلوں کو حرفِ آخر تصور کیا۔ لیکن وقت نے ثابت کیا کہ عوام کی خاموشی ہمیشہ رضامندی نہیں ہوتی اور طاقت کا نشہ ہمیشہ قائم نہیں رہتا۔ ایک وقت آتا ہے جب عوام اپنے ہی بنائے ہوئے بت سے اس کا قد پوچھنے لگتے ہیں۔ امریکہ کے حالیہ انتخابات اسی لمحے کی ایک جھلک ہیں۔ شاید ٹرمپ کو ابھی یہ احساس نہ ہو، لیکن تاریخ کا ایک تلخ اصول ہے: جو حکمران خود کو عوام سے بڑا سمجھنے لگتا ہے، ایک دن عوام اسے اس کی اصل حیثیت یاد دلا دیتے ہیں۔!!!

جرائم تو نہیں ہیں، کرائم تو ہے

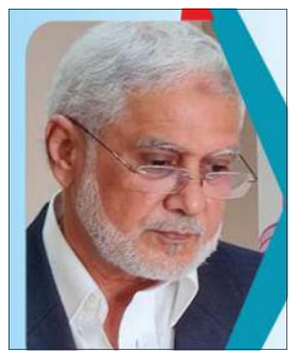

ڈاکٹر سلیم خان

بہار کے اندر بڑے ارمانوں سے گیانیش کمار کے ذریعہ ووٹ کی لوٹ کر کے بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنا وزیر اعلیٰ مسلط کر ہی دیا جب تاجپوشی کا مبارک لمحہ آیا تو اس نے ساتویں پاس سمراٹ چودھری کو کمان سونپ کر سارا گڑ گوبر ایک کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا بہار بی جے پی میں آر ایس ایس کے پاس اس نام نہاد سمراٹ سے بہتر کوئی آدمی نہیں تھا؟ اس احمق کا یہ حال ہے اس نے ایک عوامی جلسۂ عام یہ اعلان کر کے ساری دنیا چونکا دیا کہ بہار جرائم سے پاک ہو چکا ہے۔ اس کے مطابق یہاں اپرادھ (جرم) تو ہے مگر کرائم نہیں ہے۔ بہار کے جاہل وزیر اعلیٰ نے کہہ دیا کہ ”ہمارے یہاں کوئی اپراد (جرم) نہیں ہے۔ اپراد کا کانسیپٹ ہی ختم ہو چکا ہے۔ کرائم ہو سکتے ہیں، لیکن اپرادھ نہیں، کوئی اپرادھی (مجرم) نہیں ہے“ اس پر حزب اختلاف کے رہنما تیجسوی یادو نے چٹکی لی کہ ”یہ بات مودی کے ذریعہ مقرر کردہ ۷ قتل کا ملزم نمونہ وزیر اعلیٰ کہہ رہا ہے۔ شہ نشین پر ساتھ بیٹھے آئی اے ایس یا آئی پی ایس افسران اس کے ساتھ کام کرنے اپنی عزت افزائی سمجھ رہے ہیں یا بے عزتی۔ تیجسوی یادو نے یہ سوال بھی کیا کہ کیا جناب نریندر مودی جی نے اس آدمی کے ہاتھوں بہار کو برباد کرنے کی سپاری لے رکھی ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ وزیر اعظم نے اقتدار کی عیش و عشرت کے لیے پورے ملک کو تباہ کرنے کی قسم رکھی ہے۔ یہ واقعہ آگے چل کر بہار میں وقوع پذیر ہونے والے ایک خطرناک واقعہ کی تمہید کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ امسال نومبر (2026ء) کے اوائل میں پولیس نے بہار کے بھوجپور سے اسلحہ اور گولہ بارود کی بین ریاستی اسمگلنگ کے ایک بڑے نیٹ ورک کا پردہ فاش کیا۔ یہ کام بہار اور ہریانہ کی پولیس نے مشترکہ طور پر کیا۔ اتفاق سے ان دونوں ریاستوں میں بی جے پی کی سرکار ہے۔ اس میں برآمد ہونے والے ہزاروں کارتوسوں کے مبینہ تعلقات راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سے نکل آیا۔ ظاہر ہے سنگھ پریوار کے بزدل سیوک انہیں ریاستوں میں غیر قانونی کام کریں گے جہاں ’سیاں بھئے کوتوال تو ڈر کاہے کا‘؟ یہ کوئی چھوٹی موٹی برآمدگی نہیں ہے کہ جسے کسی جرائم پیشہ گروہ سے منسوب کر کے نظر انداز کر دیا جائے۔ اس چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران مجموعی طور پر 44 ہزار 250 زندہ کارتوس برآمد کیے گئے اور 8 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ ان میں بہار سے گرفتار ہونے والے چندن تیواری، ابھیشیک تیواری، لالٹو کمار اور سرس کمار اہم نام ہیں۔ اس سے پہلے یہ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ دہشت گردوں کے پاس اسلحہ پاکستان، نیپال، میانمار یا چین سے آتا ہے لیکن اب پتہ چلا کہ یہ تو سارا سودیشی مال ہے کیونکہ اسمگلنگ نیٹ ورک کے تانے بانے سرکاری دفاعی فیکٹری سے ملائے جا رہے ہیں جہاں سے یہ کارتوس غیر قانونی سپلائی نیٹ ورکس تک پہنچے۔

یہ نہایت سنگین معاملہ ہے اس لیے سیاسی ردعمل تو آنا ہی تھا۔ حزب اختلاف کے رہنما تیجسوی یادو اور سینئر وکیل کپل سبل نے آر ایس ایس کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ کپل سبل نے الزام لگایا کہ بہار میں آر ایس ایس سے وابستہ چندن تیواری، ابھیشیک تیواری، لالٹو کمار اور سرس کمار کے پاس سے 44 ہزار زندہ کارتوس برآمد ہوئے ہیں۔ یہ لوگ اسلحہ اور گولہ بارود کی بین ریاستی اسمگلنگ کے ایک خطرناک نیٹ ورک سے جڑے ہوئے ہیں۔ کیا آر ایس ایس کے یہ دہشت گرد ملک بھر میں دھماکے کرنے کی سازش کر رہے تھے؟ آر ایس ایس سے وابستہ اسمگلنگ نیٹ ورک کے صرف تین لوگوں سے 44 ہزار زندہ کارتوس برآمد ہونے کے باوجود کیا آر ایس ایس کو دہشت گرد تنظیم قرار نہیں دے دینا چاہیے؟ یہ سوال اہم ہے کیونکہ آر ایس ایس کی بی جے پی مرکز اور صوبے میں برسرِ اقتدار ہے۔ پولیس اور فوج پر اس کا مکمل اختیار ہے اس کے باوجود سنگھیوں کو اسلحہ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کپل سبل بجا طور پر پوچھتے ہیں 44 ہزار زندہ کارتوس کے ساتھ آر ایس ایس سے وابستہ چندن اور ابھیشیک تیواری گرفتار مگر امیت شاہ اور موہن بھاگوت خاموش کیوں؟ دراصل وہ نہیں جانتے کہ وزیر اعظم بلواسطہ نریندر مودی ڈھکے چھپے انداز میں دیوالی کے موقع پر اس سوال کا جواب دے چکے ہیں۔ آر ایس ایس کے خلاف فی الحال کرناٹک کے وزیرِ داخلہ پرینک کھرگے نے محاذ کھول رکھا ہے اس لیے وہ اس نادر موقع کو گنوا دیں یہ ممکن ہی نہیں تھا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ (X) پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کر دیا کہ اس اسمگلنگ کیس میں گرفتار ہونے والے بعض افراد کی تصاویر آر ایس ایس کی وردی میں موجود ہیں۔ کھرگے نے ایک تصویر شائع کر کے پکڑے جانے والوں کے چہرے نشان زد کر دیئے نیز بی جے پی اور آر ایس ایس سے جواب طلب کرتے ہوئے تنظیم کی باقاعدہ رجسٹریشن کا مطالبہ بھی دہرا دیا۔ اس پر بی جے پی والے چراغ پا ہو گئے۔ رکن پارلیمنٹ تیجسوی سوریا نے وزیر پرینک کھرگے پر جعلی خبریں پھیلانے کا الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے پوسٹ میں شامل تصویر پر یہ اعتراض کرتے ہوئے اسے مصنوعی ذہانت (AI) کے ذریعے تبدیل کر کے تمام ملزمان کو آر ایس ایس کی وردی میں دکھانے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا۔ آج سنگھیوں کا یہ نیا ہتھیار ہے۔ پہلے بیان سے مکر جاتے تھے۔ ویڈیو آئی تو کہنے لگے انہیں غلط سمجھا گیا اور اب اے آئی کی آڑ میں چھپتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسا انہیں کے ساتھ کیوں ہوتا ہے؟ نیز سنگھ کی وکالت موہن بھاگوت کے بجائے موصوف کیوں کر رہے ہیں؟ یہ تو چائے سے گرم کیتلی والی بات ہے۔ بنگلورو کے آر ایس ایس کے کارکن تیجس اے گوڑا نے تو 10 نومبر 2026 کو پنشن کری پولیس اسٹیشن میں پرینک کھرگے کے خلاف تحریری شکایت دی ہے۔ شکایت کنندہ نے ان پر جھوٹی خبریں پھیلانے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی خراب کرنے کے الزام میں بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا ہے، تاہم پولیس نے واضح کیا ہے کہ ابھی تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ دوسری جانب اگست 2026 میں سکندرآباد میں مدراس رجمنٹ کے اسلحہ خانے سے چار اے کے 203 رائفلوں، ایک انساس رائفل، چھ پستول اور سیکڑوں کارتوسوں سمیت 12 ہتھیار چوری کا واقعہ بھی سامنے آ گیا۔ ہندوستانی فوج نے واقعے کی تحقیقات کے لیے کورٹ آف انکوائری کا حکم دیا تھا۔ ہندوستان کے اندر اسلحہ کی غیر قانونی ترسیل اور ہندوتوا نواز انتہا پسند نیٹ ورکس کے مبینہ روابط کے حوالے سے ماضی میں بھی کئی واقعات سامنے آتے رہے ہیں۔ ان میں 2006 کا ناندیڑ دھماکا، 2007 کے سمجھوتہ ایکسپریس اور اجمیر درگاہ دھماکے، جبکہ 2008 کا مالیگاؤں دھماکہ شامل ہیں۔ مالیگاؤں دھماکہ کیس میں سابق رکن پارلیمنٹ پرگیہ ٹھاکر اور کرنل پروہت سمیت سات ملزمان کو 31 جولائی 2025 کو ایس آئی ٹی سخت ترین سزا دینے کا مطالبہ کیا تھا مگر خصوصی عدالت نے انہیں بری کر دیا۔

نوٹ بندی: کالے دھن کے خلاف کارروائی یا عوام پر غیر ضروری بوجھ؟

دس برس قبل ہندوستانی عوام کو محض چار گھنٹے کی مہلت دی گئی تھی کہ وہ یہ سمجھ سکیں کہ ان کی اپنی محنت کی کمائی اب قانونی کرنسی نہیں رہی۔ یہ ایک غیر متوقع اور حیران کن فیصلہ تھا۔ 8 نومبر 2016 کی رات آٹھ بجے وزیر اعظم نریندر مودی نے ٹیلی ویژن پر اعلان کیا کہ 500 اور 1000 روپے کے موجودہ نوٹ نصف شب سے غیر قانونی قرار دے دیے جائیں گے۔ ان نوٹوں کا ملک میں زیر گردش مجموعی کرنسی میں تقریباً 86 فیصد حصہ تھا۔ اچانک ان کی حیثیت بچوں کے بورڈ گیم ’مونوپولی‘ میں استعمال ہونے والے کاغذی نوٹوں جیسی ہو گئی۔ بینکاری نظام اس فیصلے کے لیے بالکل تیار نہیں تھا۔ بیشتر اے ٹی ایم مشینیں نئے نوٹوں کے سائز کے مطابق نہیں تھیں۔ لوگوں کے لیے اپنی ہی جمع پونجی استعمال کرنے کا حق عملاً معطل ہو گیا تھا۔ پرانے نوٹ بینکوں میں جمع کرانے کی اجازت تو تھی، لیکن ان کے بدلے نئے نوٹ حاصل کرنا انتہائی مشکل ہو گیا تھا۔ اس کا فوری نتیجہ یہ نکلا کہ بینکوں کے باہر طویل قطاریں لگ گئیں، نقد رقم نکالنے پر سخت پابندیاں عائد ہوئیں اور نئے نوٹوں کی شدید قلت پیدا ہو گئی۔ بینکوں کی قطاروں میں کھڑے رہنے کے باعث مزدوروں کی یومیہ اجرت ضائع ہوئی۔ چھوٹے کاروباریوں کے لیے سپلائرز اور ملازمین کو ادائیگی کرنا دشوار ہو گیا۔ کسانوں کو کھاد، بیج اور مزدوری کی ادائیگی کے لیے نقد رقم درکار تھی۔ کہیں دو ہزار روپے کا نیا نوٹ مل بھی جاتا تو کھلے پیسوں کی عدم دستیابی اس کے استعمال کو مزید مشکل بنا دیتی۔ کئی ہفتوں تک بینک ملازمین ایک ایسے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے معمول سے زیادہ کام کرتے رہے، جس کی تیاری ہی مناسب انداز میں نہیں کی گئی تھی۔ اس کے باوجود بڑی تعداد میں لوگوں نے اس فیصلے کی حمایت کی۔ انہیں یقین تھا کہ اس اقدام سے کہیں نہ کہیں امیر ٹیکس چوروں کو بھاری نقصان پہنچے گا اور انہیں بھی ان مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا جن سے عام لوگ دوچار تھے۔ کالے دھن کے خلاف قومی مہم کے طور پر پیش کی جانے والی اس کارروائی میں عوام اپنی ذاتی پریشانیوں کو ایک جائز قومی قربانی سمجھ رہے تھے۔ سب سے بڑی امید یہ تھی کہ کالے دھن کی شکل میں جمع نقد رقم کا ایک بڑا حصہ بے کار ہو جائے گا، کیونکہ اس کے مالکان خوف کے باعث اسے بینکوں میں جمع کرانے کی ہمت نہیں کریں گے۔ اس وقت وزیر اعظم کے فیصلے پر عوام کا غیر معمولی اعتماد تھا۔ لیکن دس سال گزرنے کے باوجود آج تک کوئی ایسا مستند حساب سامنے نہیں آیا جس سے معلوم ہو سکے کہ عوام کی اس قربانی سے آخر کیا حاصل ہوا۔ ابتدائی اعلان میں کالے دھن، بدعنوانی، جعلی کرنسی اور دہشت گردی کے خاتمے کو بنیادی مقاصد قرار دیا گیا تھا۔ بعد میں ان مقاصد کی فہرست تبدیل ہوتی رہی اور اس میں ٹیکس کی تعمیل بڑھانے، معیشت کو باقاعدہ دستاویزی نظام میں لانے اور ڈیجیٹل لین دین کو فروغ دینے جیسے اہداف بھی شامل کر دیے گئے۔ مقاصد کی اس بدلتی ہوئی فہرست نے حکومت کے لیے کامیابی کے دعوے کرنا آسان بنا دیا، حالانکہ یہ ثابت نہیں کیا جا سکا کہ ابتدائی وعدے حقیقت میں پورے بھی ہوئے یا نہیں۔ یکم جولائی 2017 کو انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف انڈیا کے یوم تاسیس کے موقع پر وزیر اعظم نے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس سے سخت سوال کیا تھا کہ نوٹ بندی کے بعد ان کی رات دن کی محنت سے ملک کو فائدہ پہنچایا ان کے موکلوں کو؟ انہوں نے مشتبہ کمپنیوں کے ذریعے غیر قانونی نقد رقم کو ٹھکانے لگانے میں پیشہ ورانہ مدد فراہم کرنے پر اکاؤنٹنٹس کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس سے ایک فطری سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بے حساب دولت رکھنے والے افراد پابندیوں سے بچنے کے لیے درمیانی راستے اور ماہرین کی مدد حاصل کر سکتے تھے تو پورے ملک کو اس قدر مشکلات میں کیوں دھکیلا گیا؟ اگست 2018 میں ریزرو بینک کے حتمی اعداد و شمار نے واضح کر دیا کہ بند کیے گئے نوٹوں کی مجموعی مالیت کا 3.99 فیصد حصہ بینکاری نظام میں واپس آ گیا تھا۔ یہ درست ہے کہ واپس آنے والی بعض رقوم کی بنیاد پر ٹیکس تحقیقات شروع کی گئیں، لیکن کالے دھن کے مکمل خاتمے کی جو امید دلائی گئی تھی، وہ پوری نہیں ہوئی۔ اضافی ٹیکس کی صورت میں آخر کتنی رقم وصول کی گئی اور حقیقتاً کتنا کالا دھن بے نقاب ہوا؟ کیا ان مبینہ فوائد کی بنیاد پر پورے ملک میں پیدا ہونے والی اتنی بڑی افراتفری کو جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ صرف نقد رقم ضبط کرنے کی حکمت عملی کبھی مکمل طور پر مؤثر ثابت نہیں ہو سکتی تھی۔ وزارت خزانہ کی جانب سے 2012 میں جاری کیے گئے وائٹ پیپر میں بتایا گیا تھا کہ چھاپوں کے دوران ضبط کی جانے والی نقد رقم، متعلقہ معاملات میں تسلیم شدہ غیر اعلانیہ آمدنی کا محض چار سے سات فیصد ہوتی ہے۔ حکومت کے اپنے نفاذی تجربات بھی اس حقیقت کی نشاندہی کر چکے تھے کہ غیر قانونی دولت کو صرف نقد رقم تک محدود سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ ایسی دولت بے نامی جائیدادوں، سونے، کاروباری اثاثوں اور بیرون ملک سرمایہ کاری کی صورت میں بھی محفوظ رکھی جا سکتی ہے۔ اگر مقصد صرف بڑے مالیت کے نوٹوں کو گردش سے باہر کرنا تھا تو اس کے لیے دوسرا راستہ بھی موجود تھا۔ مئی 2016 میں یورپی مرکزی بینک نے اعلان کیا تھا کہ وہ 500 یورو کے نوٹ جاری کرنا بند کر دے گا۔ تاہم پہلے سے جاری کیے گئے نوٹ قانونی طور پر قابل قبول رہے اور انہیں غیر معینہ مدت تک تبدیل کرانے کی سہولت برقرار رکھی گئی۔ اسی سال کینتھ روگوف کی کتاب ”دی کرس آف کیش“ میں بھی غریب خاندانوں کے مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے بڑے نوٹوں کو بتدریج گردش سے باہر کرنے کی وکالت کی گئی تھی۔ اس کے برعکس ہندوستان نے راتوں رات دو بڑے مالیت کے نوٹ بند کر دیے اور ان کی جگہ اس سے بھی بڑا دو ہزار روپے کا نوٹ جاری کر دیا۔ 2023 میں ریزرو بینک نے دو ہزار روپے کے نوٹوں کو بغیر کسی بڑی افراتفری کے بتدریج گردش سے باہر کرنے کا فیصلہ کیا، جب کہ ان کی قانونی حیثیت برقرار رکھی گئی۔ آج یو پی آئی کے ذریعے ماہانہ 25 ارب سے زیادہ لین دین ہو رہا ہے، جن کی مجموعی مالیت 31 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر چکی ہے۔ سستے انٹرنیٹ، اسمارٹ فون، آسان موبائل ایپلی کیشنز، کی

وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے چھٹھ گھاٹ پر ڈوبتے سورج کو دیا ارگھیہ



نئی دہلی، 15 نومبر (ہ س)۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے سونیا وہار واقع جمنا چھٹھ گھاٹ پر ڈوبتے سورج کو ارگھیہ پیش کیا اور چھٹھی مئیا کی پوجا کر کے دہلی کے تمام باشندوں کی خوشی، خوشحالی اور اچھی صحت کے لیے دعا کی۔ جمنا کے کنارے عقیدت، بھکتی اور عوامی ثقافت کے رنگوں سے سجی اس تقریب میں بڑی تعداد میں عقیدت مند چھٹھی میا کی پوجا کے لیے پہنچے۔ روایتی لباس، چھٹھ کے گیتوں، چراغوں اور پوجا کے سامان سے سجے گھاٹوں نے پورے ماحول کو عقیدت اور جشن کے رنگ میں رنگ دیا۔

اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کشتی پر سوار ہو کر جمنا کنارے بنائے گئے چھٹھ گھاٹوں کا معائنہ بھی کیا اور وہاں کیے گئے انتظامات کا جائزہ لیا۔ اس دوران انہوں نے مختلف گھاٹوں پر موجود چھٹھ کا ورت رکھنے والوں اور عقیدت مندوں کا خیر مقدم کیا اور سبھی کو چھٹھ مہا پروی کی مبارک باد دی۔ شام کے ارگھیہ کے موقع پر عقیدت مندوں کو مبارک باد دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لوک عقیدت کے عظیم تہوار چھٹھ پر ڈوبتے سورج کو ارگھیہ پیش کرنے کی روایت فطرت کے تئیں اظہارِ تشکر اور سناتن ثقافت کے عظیم اقدار کی ایک منفرد علامت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے چھٹھی میا اور بھگوان بھاسکر سے دعا کی کہ تمام ورت رکھنے والوں کی عبادت قبول ہو اور ہر خاندان میں خوشی، خوشحالی اور صحت و تندرستی آئے۔ انہوں نے کہا کہ چھٹھ مہا پرو محض ایک مذہبی تقریب نہیں، بلکہ عقیدت، نظم و ضبط، صفائی، لگن اور سماجی ہم آہنگی کا ایک منفرد تہوار ہے۔ یہ تہوار ہمیں فطرت اور ماحولیات کے احترام کا سبق دیتا ہے۔ ڈوبتے اور طلوع ہوتے، دونوں سورج کی پوجا کرنے کی روایت زندگی کے ہر مرحلے کے تئیں شکر گزاری کا پیغام دیتی ہے۔ چھٹھ کے دوران نہ صرف خاندان بلکہ پورا سماج مل کر پوجا میں شریک ہوتا ہے۔ یہی اجتماعی جذبہ اور عوامی ثقافت اس تہوار کو خاص بناتی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تہواروں کے موقع پر اپنے آبائی ریاست اور خاندان کے پاس جانے کی خواہش بھی فطری ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے دہلی اور بہار کے درمیان چھٹھ اسپیشل بسوں کا انتظام کیا گیا ہے، تاکہ پوروانچل اور بہار کے لوگ آسانی سے اپنے گھر پہنچ سکیں اور تہوار منانے کے بعد واپس دہلی آ سکیں۔ حکومت کی کوشش صرف سہولتیں فراہم کرنا نہیں، بلکہ ہر پوروانچلی خاندان کو یہ احساس دلانا بھی ہے کہ دہلی بھی ان کا اپنا گھر ہے۔

پہاڑ گنج میں زیر تعمیر ہوٹل کی دوسری منزل کا لینٹر گرا، آٹھ مزدور زخمی



نئی دہلی، 15 نومبر (ہ س)۔ وسطی دہلی کے پہاڑ گنج علاقے میں اتوار کی شام ہوٹل کی تعمیر کے دوران ایک عمارت کی دوسری منزل کا لینٹر ڈالتے وقت اس کا ایک حصہ منہدم ہو گیا۔ اس حادثے میں وہاں کام کر رہے آٹھ افراد زخمی ہو گئے۔ تمام زخمیوں کو علاج کے لیے لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج و اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

پولیس کے مطابق اتوار کو پہاڑ گنج تھانے میں عمارت کا ایک حصہ گرنے کے سلسلے میں پی سی آر کال موصول ہوئی تھی۔ یہ حادثہ کاشیر والان، سنگتراشن میں واقع پراپرٹی نمبر 3992-3993 میں پیش آیا۔ یہ مقام سرکاری گرلز سینئر سیکنڈری اسکول کے سامنے واقع ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس ٹیم موقع پر پہنچی اور راحت و بچاؤ کا کام شروع کیا۔ جانچ کے دوران معلوم ہوا کہ عمارت میں ہوٹل تعمیر کیا جا رہا تھا۔ اتوار کی شام دوسری منزل کی چھت کا لینٹر ڈالا جا رہا تھا۔ اسی دوران عمارت کا ایک حصہ اچانک منہدم ہو گیا۔

اس حادثے میں ملبے اور تعمیراتی مقام پر موجود شیخ صدام (37)، شیخ راجا (20)، محمد سہیل (50)، سنجود خان (40)، گوتم یادو (28)، ورون یادو (36)، راجا (36) اور منتسو (40) زخمی ہو گئے۔ تمام زخمیوں کو اسپتال پہنچایا گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق بعض زخمیوں کو فریکچر ہوا ہے، جبکہ کچھ کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ ڈاکٹروں کی نگرانی میں ان کا علاج جاری ہے۔

پولیس کی ابتدائی جانچ میں عمارت کے معاون کھمبے گیلے پائے گئے اور عمارت ایک جانب جھکی ہوئی نظر آئی۔ تاہم، ابھی یہ واضح نہیں ہو سکا ہے کہ لینٹر گرنے کی اصل وجہ کیا تھی۔ پولیس تعمیراتی کام سے وابستہ تمام پہلوؤں کی جانچ کر رہی ہے۔ اس بات کا بھی پتہ لگایا جا رہا ہے کہ تعمیر کے دوران حفاظتی ضابطوں پر عمل کیا جا رہا تھا یا نہیں۔ معاملے میں مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔

کراٹے صرف خود کی حفاظت کا فن نہیں بلکہ صحت کی حفاظت کرنے والا کھیل ہے: کرشنا مورتی



*سدلگٹہ، 15 نومبر (تمیم پاشاہ): کراتے صرف خود کی حفاظت کا فن نہیں ہے، بلکہ نظم وضبط، خود اعتمادی اور صحت کو بڑھانے والا کھیل ہے۔ حالیہ دنوں میں لڑکے اور لڑکیاں، نوجوان کراٹے سیکھنے میں زیادہ دلچسپی دکھا رہے ہیں، یہ بات نوودیہ اسکول کے بانی کرشنا مورتی نے کہی۔ تعلقہ کے نڈپینا نکنا ہلی کے نوودیہ اسکول میں محکمہ تعلیم عامہ، نوودیہ تعلیمی ادارے اور یم اکیڈمی کے مشترکہ اہتمام سے منعقدہ ضلع سطح کے سینئر پرائمری اسکول کے لڑکوں اور لڑکیوں کے کراٹے کھیل مقابلے کا افتتاح کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ ملک میں ہمارے جوان سرحد کی حفاظت کا کام کر رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے آج ہم سکون سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اسی طرح کراٹے سیکھے ہوئے کھلاڑیوں کو ملک کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔ کراتے کے فن کو سب کو سکھانے کا انتظام ہونا چاہیے، ضلع فزیکل ایجوکیشن افسر ارون کمار نے کہا کہ طلبہ کو مقابلے کے جذبے سے کھیلوں میں حصہ لینا چاہیے۔ آج 14 سال سے کم عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے کراٹے مقابلے ہو رہے ہیں کل ضلع مرکز میں 17 سال سے کم عمر کے طلبہ کے لیے اسی طرح کے مقابلے ہوں گے۔ ضلع سطح پر جیتنے والے کھلاڑیوں کو دیونہلی میں 21 نومبر کو ہونے والے ریاستی سطح کے مقابلوں میں حصہ لینے کا موقع ملے گا۔ یہ سرٹیفکیٹ آنے والے دنوں میں نوکری حاصل کرنے کے لیے بھی فائدہ مند ہوگا، کراتے چیمپئن شپ میں ضلع کے مختلف اسکولوں کے طلبہ نے حصہ لیا۔ کمیتے مقابلوں میں جیتنے والے بچوں کو سرٹیفکیٹ اور میڈل دیے گئے۔ پروگرام میں ایم اکیڈمی کے بانی صدر بی ایچ صابو لال، صدر نور اللہ، محمد عنایت اللہ، کراتے ماسٹر الطاف، محمد اشرف، سلیم، اسکول کے سربراہان، والدین، کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

جو قومیں اپنی جڑوں کی پرورش کرتی ہے وہ اپنی نسلوں کے لیے سایہ دار درخت چھوڑ جاتے ہیں: ڈاکٹر عبدالکریم سالار



جلگاؤں: الفیض فاؤنڈیشن جلگاؤں کے روح رواں ڈاکٹر عبدالکریم سالار صاحب کی زیر صدرات دیرینہ کاوش کے بموجب خاندیش کے ادباء و شعراء کو ان کی اردو زبان کی ترویج میں بیش بہا خدمات عوض سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی گی۔ اقراتھیم کالج جلگاؤں کے موتی والا ہال میں ضلع بھر کے ادباء و شعراء کو مومینٹو، شال، گل، و کیسہ زر (گیارہ ہزار) دے کر ان کا خیر مقدم کیا گیا تقریب میں بطور مہمان خصوصی مہتاب عالم صاحب (بھوپال) اعجاز احمد عبدالغفار ملک، ڈاکٹر فرید احمد خاں (ممبی) ایڈوکیٹ عقیل اسماعیل، عبدالعزیز سالار، ظفر شیخ (پنچ) محترم شکیل حسرتِ، مشتاق احمد سالار، وغیرہ افراد موجود تھے وہ شخصیات جنھوں نے اردو زبان کی اشاعت و تبلیغ میں اپنی گرانقدر خدمات انجام دی ہیں انہیں تقریب میں اعزازی القاب و سند نیز کیسہ زر سے نوازا گیا ان تمام ہی نے اردو زبان و ادب کی بے مثل و بے لوث خدمت کی صاحب اعزاز شخصیات میں بنام نشان الفیض اعزاز پانے والے میں مہتاب عالم صاحب (بھوپال) فرید احمد خاں (صدر اردو کارواں ممبی)، ہارون عثمانی (بھوساول)، ابھرتی ہوی صلاحیت اعزاز پانی والے جواں سال نوجوان قلمکار عاطف عدنان، اسید اشہر (جلگاؤں) محب اردو اعزاز پانی والے افراد میں ڈاکٹر مہندر کمار پگارے، ڈاکٹر مول چند اداسی، سنیل کمار ہسوانی، رئیس فیض پوری (سیف بھساولی ای ایوارڈ برائے شاعری) راغب بیاولی (مقیم اثر ایوارڈ برائے شاعری) محترمی جناب قیوم اثر (فاروق اعظمی ایوارڈ برائے افسانہ و شاعری) محترم صلاح الدین ادیب کو شمس اعجاز ایوارڈ برائے صحافت تفویض کیا گیا اس موقع پر اپنے تاثرات پیش کرتے ہوے فرید احمد خاں (اردو کارواں ممبی) نے کہا کہ جو قومیں اپنے ادیبوں، فنکاروں، ادیبوں، صحافیوں، شاعروں اور اپنی زبان کی قدر نہیں کرتیں وہ دراصل اپنے وجود کی جڑیں ہی کمزور کر دیتی ہیں۔ جس معاشرے میں قلم کی سیاہی کی قدر نہ ہو، جہاں علم کے چراغ گل ہونے لگیں اور ہنر کی آواز کو نظر انداز کر دیا جائے وہاں ترقی کی عمارت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی

گیتا کا پیغام اور بھگوان برسا منڈا کی جدوجہد سب کے لئے مشعلِ راہ: نائب سینی



چنڈی گڑھ، 15 نومبر (ہ س)۔ ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے کہا کہ بھگوان شری کرشن نے گیتا کے ذریعے ہمیں عمل، فرض اور عوامی فلاح کا راستہ دکھایا، جبکہ بھگوان برسا منڈا نے اپنی زندگی اور جدوجہد سے خودداری، اتحاد اور اپنی سرزمین و ثقافت کے تحفظ کا عزم سکھایا۔ یہ پیغامات ہمیں بتاتے ہیں کہ حقیقی زندگی وہی ہے جس میں انسان اپنے فرائض کے تئیں وفادار ہو اور سماج کی بھلائی کے لیے خود کو وقف کر دے۔

وزیر اعلیٰ نائب سینی اتوار کو پنچکولہ میں 'شری کرشن کرپا دھام' کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے اور 'جن جاتیہ گورو دیوس' کے موقع پر بھگوان برسا منڈا کے یوم پیدائش کے سلسلے میں منعقدہ ریاستی سطح کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے شری کرشن کرپا دھام کی تعمیر کے لیے 31 لاکھ روپے کی مالی امداد دینے کا بھی اعلان کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پنچکولہ کی اس مقدس سرزمین پر شری کرشن کرپا دھام کی شکل میں صرف ایک عمارت کی بنیاد نہیں رکھی جا رہی ہے، بلکہ ایک ایسے روحانی مرکز کی تعمیر کا آغاز ہو رہا ہے، جہاں آنے والی نسلوں کو اچھے اخلاق، خدمت، لگن اور شریمد بھگود گیتا کے علم سے روشناس ہونے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ فخر کی بات ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھگوان برسا منڈا کے یومِ پیدائش کو 'یومِ قبائلی فخر' کے طور پر قومی شناخت دلائی۔

نائب سینی نے کہا کہ دھرتی آبا بھگوان برسا منڈا کی زندگی بہادری، جدوجہد، خودداری اور اپنی سرزمین و ثقافت کے تحفظ کے عزم کی علامت ہے۔ محض 25 سال کی مختصر عمر میں بھگوان برسا منڈا نے انگریز حکومت کی بنیادیں ہلا دی تھیں۔

لکڑی سے لدے 10 لاکھ روپے مالیت کا ٹرک ضبط، اسمگلر گرفتار



پلامو، 15 نومبر (ہ س)۔ ضلع میں کھیر کی لکڑی کی اسمگلنگ کا پولیس نے اتوار کو انکشاف کیا ہے۔ ستبروا کے جنگل سے ڈالٹن گنج کے راستے ہریانہ لے جائی جا رہی تقریباً 10 لاکھ روپے مالیت کی کھیر کی لکڑی ضبط کی گئی ہے۔ پولیس نے لکڑی سے لدے 14 پہیوں والے ٹرک کو بھی قبضے میں لے کر راجستھان کے ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کپل چودھری کو 15 نومبر کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ ستبروا کے جنگل سے کھیر کی لکڑی کی اسمگلنگ کر کے ٹرک کے ذریعے ہریانہ بھیجی جا رہی ہے۔ محکمہ جنگلات کو بھی اس سلسلے میں اطلاع ملی تھی۔ اس کے بعد ایس پی کی ہدایت پر پولیس سب انسپکٹر شری رام شرما کی قیادت میں چھاپہ مار ٹیم تشکیل دی گئی۔ ٹیم نے جورکٹ واقع ٹول پلازہ کے قریب قومی شاہراہ 39 پر گاڑیوں کی جانچ کا مہم شروع کی۔ اسی دوران ایک مشتبہ ٹاٹا کمپنی کے 14 پہیوں والے ٹرک کو روک کر اس کی تلاشی لی گئی۔ جانچ کے دوران ٹرک میں بڑی مقدار میں کھیر کی لکڑی کے گٹھے لدے ہوئے پائے گئے۔ پولیس نے لکڑی سمیت ٹرک کو ضبط کر لیا۔ ضبط کیے گئے ٹرک کا رجسٹریشن نمبر آر جے 29 جی اے 6873 ہے۔ اس معاملے میں صدر تھانے میں مقدمہ درج کر کے راجستھان کے شمیم (25) کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس اس سے پوچھ گچھ کر کے اسمگلنگ کے نیٹ ورک اور اس میں ملوث دیگر افراد کے بارے میں معلومات حاصل کر رہی ہے۔ معاملے میں مزید کارروائی جاری ہے۔

مولانا آزاد کی صحافتی خدمات ناقابل فراموش، آفرین صدیقی

مولانا ابوالکلام آزاد کے یومِ پیدائش پر بزمِ خواتین کا ادبی و فکری پروگرام منعقد



لکھنؤ۔ (سعید ہاشمی) ہندوستان کے عظیم مجاہدِ آزادی، ممتاز ماہرِ تعلیم، دانشور اور ملک کے پہلے وزیرِ تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کے یومِ پیدائش کے موقع پر 15 نومبر 2026 کو زنانہ پارک، امین آباد، لکھنؤ میں بزمِ خواتین کی جانب سے ایک ادبی و فکری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت بزمِ خواتین کی صدر بیگم شہناز سدرَت نے کی۔ پروگرام کے دوران بیگم شہناز سدرَت کی تصانیف خیالات کی سیرۃ، مشکاۃ الاسلام اور نشاط الاسلامہ پر بھی گفتگو ہوئی۔ مقررین نے ان کتابوں میں پیش کیے گئے خیالات، اسلامی تعلیمات، سماجی بیداری، اخلاقی اقدار اور تعلیم کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی وشنومتی سین نے مولانا ابوالکلام آزاد کی زندگی، ان کی بے مثال شخصیت، تحریکِ آزادی میں ان کی خدمات اور تعلیمی میدان میں ان کے تاریخی کارناموں کو یاد کیا۔ آفرین صدیقی نے مولانا آزاد کی زندگی سے وابستہ کئی سبق آموز واقعات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مولانا آزاد نے بہت کم عمری میں ہی صحافت کے میدان میں اپنی شناخت قائم کر لی تھی اور اپنے اخبار الہلال کے ذریعے انگریز حکومت کی پالیسیوں کے خلاف بے باکی سے آواز بلند کی۔ ان کی تحریروں میں نہ صرف آزادی کا جذبہ بلکہ ہندو مسلم اتحاد اور قومی یکجہتی کا پیغام بھی نمایاں تھا۔ انور جہاں نے مولانا آزاد کی زندگی کے اس اہم پہلو کو اجاگر کیا کہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم کی حیثیت سے انہوں نے تعلیم کو قوم کی تعمیر و ترقی کی بنیاد قرار دیا۔ آئی آئی ٹی اور یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے ساتھ ساتھ سائنسی اور تکنیکی تعلیم کو آگے بڑھانے میں ان کی خدمات کو خصوصی طور پر یاد کیا گیا۔ ڈاکٹر زمانیہ نے اس بات پر زور دیا کہ مولانا آزاد کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ علم کسی ایک طبقے یا برادری کی جاگیر نہیں بلکہ پوری انسانیت کی مشترکہ میراث ہے۔ انہوں نے اپنے افکار و اعمال سے یہ پیغام دیا کہ تعلیم، باہمی بھائی چارہ، مذہبی ہم آہنگی اور انسانیت ہی ایک مضبوط قوم کی پہچان ہیں۔ پروگرام میں موجود ڈاکٹر حفصہ، شمین علوی، نصرت علی جاہ، مہر النساء اور دیگر مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مولانا آزاد کے اصولوں اور افکار کو موجودہ سماجی حالات میں اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے ساتھ ہی خواتین میں تعلیم، ادبی ذوق، فکری بیداری اور سماجی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دینے کی اہمیت پر بھی گفتگو کی گئی۔ آخر میں صدرِ محفل بیگم شہناز سدرَت نے تمام مقررین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور تعلیم، ادب اور سماجی بیداری کے ذریعے معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کا پیغام دیا۔

پنچانے ندی میں ڈوبنے سے 35 سالہ مزدور کی موت، اہل خانہ میں کہرام

بہار شریف، 15 نومبر (ہ س)۔ بہار کے نالندہ ضلع کے بھاگن بیگھا تھانہ علاقے کے تحت بیور بنا کے قریب اتوار کے روز پنچانے ندی میں ڈوبنے سے 35 سالہ مزدور راجیش رام کی دردناک موت ہوگئی۔ اس واقعہ کے بعد اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق متوفی کی شناخت بھوجپور ضلع کے سریا تھانہ علاقے کے پیپرانتی گاؤں کے رہنے والے سوَرگیہ میگھ ناتھ رام کے بیٹے راجیش رام کے طور پر ہوئی ہے۔ راجیش گزشتہ کچھ عرصے سے پچاسا گاؤں میں رہ کر قریب کی ایک فرنیچر دکان میں مزدوری کرتا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ اتوار کے روز وہ سبزی خریدنے کے لیے پنچانے ندی کے کنارے گیا تھا۔ اسی دوران اچانک اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ بے قابو ہو کر ندی کے گہرے پانی میں جا گرا۔ پانی زیادہ گہرا ہونے کی وجہ سے وہ باہر نہیں نکل سکا اور ڈوبنے سے اس کی موت ہوگئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی آس پاس کے لوگوں میں افراتفری مچ گئی۔ اطلاع ملنے پر بھاگن بیگھا تھانہ کی پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو ندی سے نکلوا کر اپنے قبضے میں لے لیا۔ بعد ازاں لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال بہار شریف بھیج دیا گیا۔ اس سلسلے میں تھانہ انچارج راج کمار چودھری نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم کے بعد لاش اہل خانہ کے حوالے کر دی گئی ہے۔ اہل خانہ کی جانب سے درخواست موصول ہوئی ہے اور پولیس پورے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

گوا میں 20 سے 24 نومبر تک ویوز فلم بازار کے 20 ویں ایڈیشن کا انعقاد

نئی دہلی، 15 نومبر (ہ س)۔ ہندوستانی سنیما کو بین الاقوامی بازار سے جوڑنے اور فلم سازوں کو فلم سازی، مالی معاونت اور تقسیم کے نئے مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے ویوز فلم بازار کا 20 واں ایڈیشن 20 سے 24 نومبر تک گوا میں منعقد ہوگا۔ اس کا انعقاد 57 ویں ہندوستانی بین الاقوامی فلمی میلے (آئی ایف ایف آئی) کے ساتھ تاج سٹڈاڈے ڈی گوا ہورائزن میں کیا جائے گا۔ نیشنل فلم ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این ایف ڈی سی) کی جانب سے سال 2007 میں جنوبی ایشیائی کہانیوں کو فروغ دینے کے مقصد سے شروع کیا گیا فلم بازار آج بین الاقوامی سطح پر اپنی شناخت بنا چکا ہے۔ یہ فلم سازوں، پروڈیوسرز، سرمایہ کاروں، تقسیم کاروں، سیلز نمائندوں اور فلمی میلوں کے سلیکشن کرنے والوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کا اہم ذریعہ بن گیا ہے۔

نائب تحصیلدار کی ٹانگ توڑنے والا تیسرا انعامی بدمعاش انکاونٹر میں گرفتار



سلطان پور، 15 نومبر (ہ س)۔ اتر پردیش کے ضلع سلطان پور میں 13 روز قبل کانکنی مافیا نے نائب تحصیلدار اور دو لیکھ پالوں پر حملہ کر دیا تھا، جس میں نائب تحصیلدار کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اس معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ہفتے کی دیر رات انکاؤنٹر کے دوران ایک اور ملزم کو گرفتار کر لیا۔ وہ پولیس کی گولی لگنے سے زخمی ہوا ہے۔ اس پر 25 ہزار روپے کا انعام مقرر تھا۔ اس معاملے میں یہ تیسرا انکاؤنٹر ہے اور اب تک مجموعی طور پر سات ملزمان گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ سی او سٹی راگھویندر سنگھ نے اتوار کو بتایا کہ کوتوالی نگر تھانے کی ٹیم اور بدمعاشوں کے درمیان گزشتہ رات انکاونٹر ہوا۔ اس دوران نگر کے پانچو پیرن کے رہنے والے کامران خان زخمی ہو گئے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے 315 بور کا دیسی طمنچہ، اسی بور کا ایک زندہ کارتوس اور ایک خول برآمد کیا ہے۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق کامران کے خلاف 2021، 2024 اور 2026 میں کوتوالی نگر تھانے میں مقدمات درج ہیں۔ ان میں مار پیٹ، دھمکی اور دیگر دفعات شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سے قبل 4 نومبر کو پہلا انکاونٹر کوتوالی نگر کے کھیچلا علاقے میں ہوا تھا، جہاں پولیس نے راہل سنگھ، نوشاد اور منوج سنگھ کو گرفتار کیا تھا۔ راہل سنگھ کی ٹانگ میں گولی لگی تھی۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے 32 بور کی ایک پستول، ایک زندہ کارتوس، ایک خالی کارتوس اور اسکارپیو گاڑی ضبط کی تھی۔ راہل سنگھ کے خلاف ضلع کے مختلف تھانوں میں 10 مقدمات درج ہیں۔ پولیس نے ان کے قبضے سے غیر قانونی مٹی کی کانکنی میں استعمال ہونے والے چار ڈمپر بھی برآمد کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ دوسرا انکاونٹر اکھنڈ نگر تھانہ علاقے میں ہوا تھا، جہاں دونوں بدمعاشوں کی ٹانگوں میں گولیاں لگی تھیں۔

”بیٹے والوں کی طرح بیٹی والوں کو بھی خوب سے خوب تر رشتہ کی تلاش ہوتی ہے“

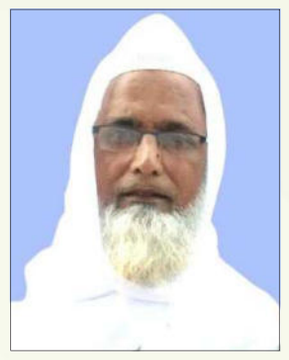

قیصر محمود عراقی
موبائل نمبر:6291697668

بیٹی گھر میں پیدا ہوتے ہی جیسے سارے گھر کا نقشہ بدل جاتا ہے۔ بیٹی کا باپ احساسِ ذمہ داری اپنے کاندھوں پر محسوس کرتا ہے۔ اس ذمہ داری کے احساس میں خوشی کی آمیزش ہوتی ہے۔ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ گھر اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب خدا کسی گھر کو بیٹی کی رحمت سے نوازتا ہے۔ لڑکی کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے، کسی نازک پودے کی مانند اسے زندگی کے بدلتے موسموں، دکھوں سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔

یوں یہ ننھی گڑیا جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھتی ہے اور پھر والدین اس کے رشتے کی تلاش کے لیے دوڑ دھوپ شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارا معاشرہ جس تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے، اس میں اچھے رشتوں کی تلاش ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے۔ بیٹی والوں کی طرح بیٹے والوں کو بھی خوب سے خوب تر رشتہ کی تلاش ہوتی ہے۔ مسئلہ جتنا آسان اور سادہ نوعیت کا نظر آتا ہے، درحقیقت اتنا ہی سنگین ہے۔ اس کی بنیاد پر ہمارے معاشرے میں بہت سی اخلاقی قدریں پامال ہو رہی ہیں۔

لڑکے والے بڑے رعب و دبدبے اور شان کے ساتھ لڑکی دیکھنے کے لیے تشریف فرما ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں لڑکے والوں کی شانِ بے نیازی عجب ڈھنگ اپناتی ہے۔ لڑکی والے آؤ بھگت میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے، اب یہ لڑکے والوں کی مرضی کہ وہ سرسری نگاہ ڈال کر آگے بڑھ جائیں یا بات آگے بڑھائیں۔ زیادہ تر رشتے رد ہونے کے اسباب خوبصورتی کی کمی، چھوٹا قد، موٹاپا، کم مالی حیثیت اور تعلیمی قابلیت وغیرہ ہوتے ہیں۔ لڑکی کو نمائشی سامان کی طرح پیش کیا جاتا ہے۔ بار ہا لڑکے والے آتے ہیں اور کتنی بار لڑکی کو ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ مسلسل مسترد کیے جانے یا بات نہ بننے کی صورت میں یہ سلسلہ برسوں اوقات سالہا سال چلتا رہتا ہے۔

یوں اس معصوم ننھی پری کی خوشیاں مانند پڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ عمر کا بڑھنا ہر سال اسے اپنی ہی ذات میں ایک احساسِ کمتری اور ذہنی دباؤ کا شکار کر دیتا ہے۔ کم مائیگی کا احساس اتنی شدت اختیار کر جاتا ہے کہ اکثر یہ جسمانی اور ذہنی عوارض کی صورت سامنے میں آتا ہے۔ والدین غیر شعوری طور پر بیٹی کی شادی کے لیے اتنے فکرمند ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی میں احساسِ کمتری پیدا کرنے کا باعث بن جاتے ہیں اور لڑکی خود کو والدین پر بوجھ سمجھنے لگتی ہے۔ جس بیٹی کو بڑے پیار سے پھولوں کی طرح رکھا گیا تھا، والدین اس کی شخصیت اپنی فکرمندی کی نذر کر دیتے ہیں۔

ایسا نہیں کہ لڑکیوں کے رشتے نہیں آتے، ہر گھر میں چھوٹی عمر سے بچیوں کے لیے پیغامات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، تو پھر رشتے کی تلاش میں اتنے مسائل کیوں؟ اس ساری صورتحال کی ذمہ داری کسی ایک فریق پر ڈالنا ناانصافی ہوگی۔ ہماری رائے میں تمام ہی فریق برابر کے ذمہ دار ہیں، لیکن اس صورت میں کیا کیا جائے جبکہ ہر کوئی خود کو حق بجانب سمجھ رہا ہو۔

رشتوں کی تلاش میں مسائل کی اہم وجہ ان معیارات میں تبدیلی ہے جو معاشرتی تبدیلی کے سبب ہم نے اپنا لیے ہیں۔ رشتہ ایسی جگہ کرنا چاہیے جو سیرت و کردار، تعلیم، دیانتداری اور حسنِ اخلاق جیسی دولت سے مالا مال ہو۔ یہ خوبیاں جس میں بھی ہوں گی، وہ یقیناً ایک اچھا جیون ساتھی ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں اب رشتوں کی تلاش کے لیے واحد پیمانہ دولت مقرر کر دیا گیا ہے۔ والدین عموماً اپنی بیٹی کے لیے ایسے رشتے کی تلاش میں ہوتے ہیں جو نہ صرف اچھا کھاتا کماتا ہو بلکہ عمر میں بھی مناسب ہو، اور ذاتی گھر اور گاڑی بھی معیارات کا حصہ بن گئے ہیں۔ ذرا سوچیں، جس لڑکے میں اتنے گن ہوں گے، وہ 30 سال سے کم کا تو ہونے سے رہا۔ پڑھائی، نوکری، عہدہ اور پھر گھر بناتے بناتے بالوں میں سفیدی اتر آتی ہے۔ کماؤ پوت 38 سال کے لڑکے کے لیے چند آفتاب، چند ماہتاب 18 سالہ لڑکی کی تلاش شروع کر دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے 28، 30 برس کی لڑکیاں اکثر اچھے رشتوں کی منتظر رہ جاتی ہیں۔ قسمت کا قرعہ کھل جائے تو الگ بات، ورنہ وقت ہاتھ سے نکلتا رہتا ہے۔

آج کل ایک اور خصوصیت بھی تلاش کی جاتی ہے کہ لڑکے یا لڑکی کا خاندان زیادہ بڑا نہ ہو تاکہ سسرال کے جھمیلوں سے جان چھوٹی رہے۔ دوسرا اہم مسئلہ لڑکی کا ملازمت پیشہ ہونا ہے۔ ایسے میں وہ لوگ جو وسیع النظری کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ بھی اپنے روشن خیالی کے خانے سے ملازمت پیشہ لڑکیوں کو خارج کر دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں ملازمت کرنے والی لڑکیاں اچھی خاتونِ خانہ ثابت نہیں ہو سکتیں۔ بات ذرا تلخ ہے مگر صد فیصد حقیقت پر مبنی ہے کہ یہ سارے مسائل ہمارے خود ساختہ ہیں۔ بہرصورت یہ مسائل کا ایک ایسا تکون ہے جس کے ہر جانب عتاب کا نشانہ لڑکیاں ہی بنتی ہیں۔ والدین چاہیں تو اپنی بیٹیوں کو اس عذاب سے خود ہی با آسانی سے نکال سکتے ہیں، فقط کوشش کر کے اپنی تلاش کا محور بدلنا ہوگا۔ 1. سب سے پہلے تو بیٹی کے جوان ہوتے ہی گھر میں بات بے بات اس کی شادی یا شادی کے بعد کی زندگی کا ذکر مت کریں۔ اس طرح وہ غیر شعوری طور پر بہت چھوٹی عمر سے ہی شادی کے خواب بننا شروع کر دیتی ہے، جس سے اس کی شخصیت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

2. بیٹی کے 18، 20 سال کی عمر تک پہنچتے ہی اکثر والدین بے جا اس کا فکر کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں کہ رشتے کیوں نہیں آتے۔ یہ درست نہیں ہے، آپ کی بیٹی ابھی اتنی بڑی نہیں ہوئی کہ آپ خود بھی فکرمند ہوں اور اسے بھی خود کو بوجھ سمجھنے پر مجبور کر دیں۔ اس طرزِ عمل سے اس لڑکی کی خود اعتمادی زائل ہو جاتی ہے اور مستقبل میں فیصلے کرنے کی اس کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

3. رشتہ آنے کی صورت میں جلد بازی میں انکار کرنا عقلمندی نہیں۔ اچھی طرح چھان بین کر لیں، اگر لڑکا شریف ہے، نوکری ٹھیک ہے اور خاندان اچھا ہے تو سمجھ بوجھ اور مشاورت سے کام لیں۔ صرف پیسے، شکل وصورت، عمر یا ذاتی گھر اور گاڑی وغیرہ کا سوال اٹھانا عقلمندی نہیں۔ 4. من پسند رشتوں کی تلاش ایک طرف، مگر اس سے پہلے اپنی بیٹی کی شخصیت کو مکمل اور لچکدار بنائیں تاکہ وہ جس ماحول میں جائے، اس ماحول میں سمجھوتہ کرنے کی اس میں خود بھی صلاحیت موجود ہو۔ 5. شادی بیاہ اور رشتے طے کرنا ایک نازک مرحلہ ہے، اس لیے ظاہری چکا چوند سے مرعوب ہونے کے بجائے باطن پر بھی نظر رکھیں۔ شادی ایک ایسا رشتہ ہے جس پر مرد اور عورت مل کر ایک نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں اور درحقیقت ساتھ ساتھ چلنے کا اقرار کرتے ہیں۔

اپنے گمان کے قیدی نہ بنیے



مسعود محبوب خان (ممبئی)
09422724040

انسانی زندگی محض واقعات کا مجموعہ نہیں، بلکہ ان واقعات کے بارے میں قائم کیے جانے والے تصورات، محسوسات اور تشریحات کا نام بھی ہے۔ بسا اوقات کوئی معمولی سا واقعہ ہمارے ذہن میں ایک غیر معمولی کہانی کی صورت اختیار کر لیتا ہے؛ کسی کا مختصر جواب ہمیں اس کی ناراضی کا احساس دلانے لگتا ہے، کسی کی خاموشی ہمیں اپنی بے قدری کا ثبوت محسوس ہونے لگتی ہے اور کسی کا اختلاف ہماری انا کو اس طرح مجروح کرتا ہے کہ ہم ایک معمولی سی بات کو اپنی ذات کے خلاف فیصلہ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ ہر واقعے کا تعلق لازماً ہماری ذات سے نہیں ہوتا، ہر رویّے کے پیچھے کوئی منفی ارادہ نہیں ہوتا اور ہر خاموشی میں ناراضی کا پیغام پوشیدہ نہیں ہوتا۔ زندگی کی بہت سی تلخیوں کا سبب خود واقعات نہیں، بلکہ وہ مفروضے ہوتے ہیں جو ہم بغیر تحقیق کے اپنے ذہن میں قائم کر لیتے ہیں۔

کبھی کسی نے سلام کا جواب مختصر دے دیا تو ہم نے سمجھ لیا کہ شاید وہ ہم سے ناراض ہے۔ کسی نے واٹس ایپ پر ہمارا پیغام پڑھ لیا، مگر جواب دینے میں تاخیر کر دی تو ہم نے نتیجہ اخذ کر لیا کہ اب اسے ہماری کوئی پروا نہیں رہی۔ کسی خاندانی تقریب کی اطلاع دیر سے ملی تو دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ ہمیں جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا ہے۔ کسی مجلس میں ہماری رائے کو اہمیت نہ ملی تو ہم نے اسے اپنی شخصیت کی ناقدری سمجھ لیا، اور کسی میٹنگ، دفتر یا مدرسے میں ہماری تجویز قبول نہ کی گئی تو ہمیں محسوس ہونے لگا کہ شاید ہماری صلاحیتوں کا اعتراف نہیں کیا جاتا۔ یوں ایک معمولی سا واقعہ ہمارے ذہن میں کئی سوالات، اندیشوں اور شکووں کو جنم دے دیتا ہے۔ ہم سامنے والے کی مجبوریوں سے بے خبر ہوتے ہیں، اس کے حالات سے ناواقف ہوتے ہیں، اس کی ذہنی کیفیت سے آگاہ نہیں ہوتے، مگر اس کے باوجود اس کے رویّے کے بارے میں فیصلہ صادر کرنے میں دیر نہیں لگاتے۔

مسئلہ یہ نہیں کہ ہمیں دوسروں کے رویّوں سے کبھی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے؛ انسان ہیں، احساسات رکھتے ہیں، محبت اور احترام کے خواہاں ہوتے ہیں، اس لیے بعض رویّے یقیناً دل کو متاثر کرتے ہیں۔ اصل مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم احساس کو حقیقت، اندیشے کو ثبوت اور اپنے گمان کو کسی دوسرے کے ارادے کا حتمی فیصلہ سمجھ لیتے ہیں۔ کسی بات سے ہمیں دکھ پہنچنا ایک حقیقت ہو سکتی ہے، لیکن یہ نتیجہ کہ سامنے والے نے ہمیں دکھ پہنچانے کے لیے ایسا کیا، ضروری نہیں کہ حقیقت ہی ہو۔ ہمارے احساسات ہمارے تجربے کی خبر دیتے ہیں، مگر وہ ہمیشہ دوسرے انسان کی نیت کا درست تعین نہیں کرتے۔ اسی فرق کو سمجھ لینا جذباتی پختگی، ذہنی توازن اور تعلقات کی حفاظت کے لیے نہایت ضروری ہے۔

ذرا سوچیے، کیا ہر وہ شخص جو مختصر گفتگو کرتا ہے، ہم سے ناراض ہوتا ہے؟ کیا ہر وہ فرد جو فوراً جواب نہیں دیتا، ہمیں نظر انداز کر رہا ہوتا ہے؟ کیا ہر وہ شخص جو ہماری رائے سے اختلاف کرتا ہے، ہماری شخصیت کو مسترد کر رہا ہوتا ہے؟ یقیناً ایسا نہیں ہے۔ ممکن ہے سامنے والا کسی پریشانی میں مبتلا ہو، کسی گھریلو مسئلے سے دوچار ہو، کام کے دباؤ میں ہو، ذہنی تھکن محسوس کر رہا ہو یا کسی ایسی کیفیت سے گزر رہا ہو جس کا ہمیں علم ہی نہ ہو۔ ممکن ہے اس نے ہمارے پیغام کا جواب دینے کا ارادہ کیا ہو، مگر کسی ضروری کام میں مصروف ہو کر بھول گیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی تقریب کی اطلاع دینے میں تاخیر محض انتظامی بے ترتیبی یا غیر ارادی کوتاہی کا نتیجہ ہو۔ اسی طرح کسی مجلس میں ہماری تجویز قبول نہ کیے جانے کی وجہ ہماری بے قدری نہیں، بلکہ حالات، وسائل، ترجیحات یا کسی دوسرے نقطۂ نظر کی معقولیت بھی ہو سکتی ہے۔

اس لیے ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے رویّوں کی تشریح کرتے وقت اپنے ذہن کو صرف ایک ہی امکان کا پابند نہ بنائیں۔ اگر کسی واقعے کی کئی ممکنہ وجوہ ہو سکتی ہیں تو صرف اس وجہ کو درست کیوں سمجھا جائے جو ہمیں سب سے زیادہ تکلیف دیتی ہے؟ اگر خاموشی کی وجہ مصروفیت بھی ہو سکتی ہے تو اسے ناراضی کا نام کیوں دیا جائے؟ اگر اختلاف کا تعلق رائے سے ہے تو اسے ذات کی توہین کیوں سمجھا جائے؟ اور اگر کسی کی توجہ کسی وقت ہماری طرف نہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری پوری شخصیت غیر اہم ہو گئی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم اکثر دوسروں کے رویّوں کو اپنے احساسِ محرومی، سابقہ تلخ تجربات، عدم تحفظ اور توقعات کے آئینے میں دیکھتے ہیں۔ پھر ہمیں وہی کچھ دکھائی دینے لگتا ہے جس کا خوف پہلے ہی ہمارے اندر موجود ہوتا ہے۔

انسانی نفسیات کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص پہلے ہی کسی تعلق میں بے اعتمادی، نظر اندازی یا رد کیے جانے کا تجربہ کر چکا ہو تو وہ نئے واقعات کو بھی اسی پس منظر میں دیکھنے لگتا ہے۔ ماضی کا کوئی زخم حال کے معمولی واقعے کو بھی گہرا بنا دیتا ہے۔ کسی نے پہلے ہمیں نظر انداز کیا ہو تو بعد میں کسی دوسرے شخص کی خاموشی بھی اسی پرانے دکھ کو تازہ کر سکتی ہے۔ کسی نے کبھی ہماری قدر نہ کی ہو تو آج کسی مجلس میں ہماری رائے مسترد ہونے پر ہمیں وہی پرانی محرومی محسوس ہونے لگتی ہے۔ یوں ہم موجودہ واقعے پر ردِعمل دینے کے بجائے اپنے ماضی کے تجربات کا بوجھ بھی اس پر ڈال دیتے ہیں۔ نتیجتاً سامنے والے کی ایک معمولی سی کوتاہی ہمارے لیے ایک بڑے جذباتی بحران کا سبب بن جاتی ہے۔

یہاں ہمیں اپنے دل اور ذہن کے درمیان ایک صحت مند توازن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ دل کا کام محسوس کرنا ہے، مگر ہر احساس کو حتمی حقیقت قرار دینا ضروری نہیں۔ ذہن کا کام حالات کا جائزہ لینا، مختلف امکانات پر غور کرنا اور مناسب نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کرنا ہے۔ جب دل کسی رویّے سے مجروح ہو تو فوراً الزام لگانے، تعلق ختم کرنے یا تلخ جواب دینے کے بجائے چند لمحے توقف کرنا چاہیے۔ خود سے پوچھنا چاہیے کہ جو کچھ میں سمجھ رہا ہوں، کیا اس کے حق میں کوئی واضح ثبوت بھی موجود ہے؟ کیا میں نے سامنے والے کے حالات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ میری تشریح غلط ہو؟ اور اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو کیا میرے رویّے کی بھی کوئی ایسی وجہ ہو سکتی تھی جس سے دوسرا شخص واقف نہ ہوتا؟ یہ سوالات ہمیں اپنی پہلی رائے پر نظرِ ثانی کرنے اور جذباتی ردِعمل کے بجائے متوازن رویّہ اختیار کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات بھی انسانی تعلقات میں حسنِ ظن، تحقیق اور بدگمانی سے اجتناب کی غیر معمولی اہمیت واضح کرتی ہیں۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں“ (سورۃ الحجرات: 12)۔ اس ہدایت میں انسانی معاشرت کی اصلاح کا ایک بنیادی اصول پوشیدہ ہے۔ اسلام انسان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ محض شبہے کی بنیاد پر کسی کے بارے میں منفی فیصلہ نہ کرے، کسی کی نیت کو بلا دلیل مشکوک نہ سمجھے اور اپنے گمان کو دوسرے کی حقیقت پر حاوی نہ ہونے دے۔ حسنِ ظن کا مطلب یہ نہیں کہ انسان حقیقت سے آنکھیں بند کر لے، واضح شواہد کو نظر انداز کر دے یا ہر غلط رویّے کا دفاع کرنے لگے؛ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں حقیقت واضح نہ ہو، وہاں بدگمانی کو فیصلہ کن حیثیت نہ دی جائے اور دوسرے انسان کے لیے معقول وضاحت کی گنجائش باقی رکھی جائے۔

اسی طرح قرآنِ مجید میں خبر کی تحقیق کا حکم بھی دیا گیا ہے تاکہ نادانی میں کسی قوم یا شخص کے بارے میں غلط فیصلہ کر کے بعد میں پشیمانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ (سورۃ الحجرات: 6)۔ اس اصول کو روزمرّہ زندگی میں بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ کسی کے بارے میں سنی سنائی بات پر یقین کرنے، کسی کے مختصر پیغام سے اس کی نیت متعین کرنے یا کسی تیسرے شخص کی تشریح کو حتمی حقیقت مان لینے کے بجائے براہِ راست وضاحت طلب کرنا زیادہ مناسب ہے۔ بہت سی غلط فہمیاں محض اس لیے جنم لیتی ہیں کہ ہم متعلقہ شخص سے بات کرنے کے بجائے اس کے بارے میں دوسروں سے گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ ہم سوال کرنے کے بجائے اندازے قائم کرتے ہیں، وضاحت لینے کے بجائے شکایتیں جمع کرتے ہیں اور حقیقت جاننے کے بجائے اپنے ذہن میں ایک ایسی کہانی مکمل کر لیتے ہیں جس میں دوسرے شخص کو قصوروار قرار دینا آسان ہوتا ہے۔

یاد رکھیے، ہر خاموشی ناراضی نہیں ہوتی، ہر تاخیر بے قدری نہیں ہوتی، ہر اختلاف دشمنی نہیں ہوتا اور ہر انکار ہماری شخصیت کے خلاف فیصلہ نہیں ہوتا۔ بعض اوقات کسی کی خاموشی اس کی تھکن کا اظہار ہوتی ہے، کسی کی مصروفیت اس کی مجبوری ہوتی ہے، کسی کا اختلاف اس کی فکری آزادی کا حصّہ ہوتا ہے اور کسی کا انکار اس کے حالات یا ترجیحات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر شخص ہر وقت ہماری توقعات کے مطابق گفتگو کرے، ہماری بات سے اتفاق کرے، ہماری موجودگی کو یکساں اہمیت دے یا ہماری خواہش کے مطابق وقت نکال سکے۔ ہر انسان کی اپنی ذمّہ داریاں، ترجیحات، ذہنی کیفیات اور زندگی کے مسائل ہوتے ہیں۔ اگر ہم یہ توقع کرنے لگیں کہ ہر شخص ہر موقع پر ہمارے احساسات کو سمجھے، ہماری خواہشات کا خیال رکھے اور ہماری توقعات پر پورا اترنے کا پابند ہے تو ہم خود کو مسلسل مایوسی کے حوالے کر دیں گے۔

زندگی میں ذہنی سکون حاصل کرنے کے لیے یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ ہماری قدر و قیمت دوسروں کے ہر ردِعمل کی محتاج نہیں۔ اگر کوئی ہماری تعریف نہیں کرتا تو اس سے ہماری تمام خوبیاں معدوم نہیں ہو جاتیں۔ اگر کوئی ہماری رائے قبول نہیں کرتا تو ہماری علمی یا فکری صلاحیت ختم نہیں ہو جاتی۔ اگر کوئی شخص کسی وقت ہمیں ترجیح نہیں دیتا تو اس سے ہماری انسانی عظمت کم نہیں ہو جاتی۔ اپنی ذات کا احساسِ قدر اس قدر کمزور نہیں ہونا چاہیے کہ کسی کے ایک جملے، ایک خاموشی یا ایک غیر متوقع رویّے سے ہماری پوری خود اعتمادی متزلزل ہو جائے۔ بلاشبہ دوسروں کا احترام، توجہ اور خلوص اہم ہیں، مگر اپنی شخصیت کی بنیاد ان کے بدلتے ہوئے رویّوں پر رکھ دینا ہمیں جذباتی طور پر دوسروں کا محتاج بنا دیتا ہے۔ جو شخص اپنی قدر کو پہچانتا ہے، وہ دوسروں کے اچھے رویّے کی قدر کرتا ہے، لیکن ان کے ہر غیر متوقع رویّے کو اپنی بے قدری کا ثبوت نہیں سمجھتا۔

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنی تکلیف کو دبا دے، اپنے جذبات کا انکار کرے یا کسی کے مسلسل نامناسب رویّے کو برداشت کرتا رہے۔ اگر کوئی شخص بار بار بے احترامی کرتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے، جان بوجھ کر نظر انداز کرتا ہے یا تعلق میں مسلسل اذیت کا سبب بنتا ہے تو اس رویّے کو سنجیدگی سے دیکھنا ضروری ہے۔ حسنِ ظن اور سادہ لوحی میں فرق ہے، صبر اور اپنی عزّتِ نفس کو پامال ہونے دینے میں فرق ہے، اور معاف کرنے اور ہر بار خود کو نقصان پہنچانے کی اجازت دینے میں بھی فرق ہے۔ ایک متوازن انسان نہ تو ہر معمولی بات کو اپنی توہین سمجھتا ہے اور نہ ہی واضح ناانصافی کو نظر انداز کرتا ہے۔ وہ پہلے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، پھر مناسب انداز میں گفتگو کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اپنے لیے صحت مند حدود بھی قائم کرتا ہے۔ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ فیصلہ جذبات کے طوفان میں نہیں، بلکہ حقائق، انصاف اور حکمت کی روشنی میں کیا جائے۔

تعلقات کی حفاظت کے لیے گفتگو کا انداز بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کسی کا رویّہ آپ کو واقعی تکلیف پہنچا رہا ہے تو الزام لگانے کے بجائے اپنے احساس کو واضح انداز میں بیان کیجیے۔ مثلاً یہ کہنے کے بجائے کہ ”آپ ہمیشہ مجھے نظر انداز کرتے ہیں“، یہ کہنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے کہ ”آپ کے جواب نہ آنے سے مجھے کچھ تشویش ہوئی، میں جاننا چاہتا ہوں کہ سب خیریت تو ہے؟“ اسی طرح یہ کہنے کے بجائے کہ ”آپ نے جان بوجھ کر مجھے اہمیت نہیں دی“، آپ نرمی سے پوچھ سکتے ہیں کہ ”مجھے اس بات کی اطلاع دیر سے ملی، کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی؟“ ایسے جملوں میں الزام کی شدّت کم اور وضاحت کی گنجائش زیادہ ہوتی ہے۔ جب گفتگو کا آغاز حملے سے نہیں بلکہ تفہیم کی خواہش سے ہوتا ہے تو سامنے والے کے لیے بھی اپنی بات سمجھانا آسان ہو جاتا ہے۔

کبھی ایک مختصر سوال، ایک نرم جملہ اور چند لمحوں کی توجہ کئی دنوں کی بدگمانی اور ہفتوں کی دوری سے بچا لیتی ہے۔

ہمیں یہ بھی سیکھنا چاہیے کہ ہر بات کا فوری جواب دینا ضروری نہیں، ہر اختلاف کو اسی وقت ختم کرنا لازم نہیں اور ہر غلط فہمی کے پیچھے اپنی صفائی پیش کرتے رہنا بھی دانش مندی نہیں۔ بعض اوقات خاموشی سے غور کرنا، جذبات کو ٹھنڈا ہونے دینا اور پھر مناسب وقت پر گفتگو کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ لیکن اس خاموشی کا مقصد دوسرے کو سزا دینا یا اپنی ناراضی کا احساس دلانا نہیں، بلکہ اپنے ردِعمل کو متوازن بنانا ہونا چاہیے۔ جب انسان ہر واقعے کو ذاتی مسئلہ بنانے کے بجائے اسے اس کے حقیقی تناظر میں دیکھنا سیکھ لیتا ہے تو اس کی توانائی غیر ضروری اندیشوں سے آزاد ہونے لگتی ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھنے کے بجائے زندگی کے بڑے مقاصد، بامعنی تعلقات اور اپنی داخلی اصلاح پر توجہ دینے لگتا ہے۔ درحقیقت، ذہنی سکون کا ایک بڑا راز یہ ہے کہ ہم ہر واقعے کو اپنے خلاف لکھی گئی تحریر نہ سمجھیں۔

سہولتوں کے اس دور میں شریعت کی رہنمائی کیوں ضروری ہے؟

مفتی یحییٰ معین

دورِ حاضر کو اگر سہولت و آسانی کا دور کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہوگا، انسانی زندگی میں کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں انسان نے اپنی آسانی کے لیے نئی نئی راہیں تلاش نہ کی ہوں، چند دہائیاں قبل جو کام کرنے کے لیے گھنٹوں قطار میں کھڑا ہونا پڑتا تھا، آج وہی کام چند لمحوں میں موبائل کی ایک اسکرین پر مکمل ہو جاتا ہے، گھر بیٹھے رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جا سکتی ہے، دنیا کے کسی بھی حصے میں موجود شخص سے کاروباری لین دین ہو سکتا ہے، خریداری گھر بیٹھے ہو جاتی ہے اور بینک جانے کے بجائے بینک کی بیشتر سہولتیں ہاتھ میں موجود ایک چھوٹے سے آلے کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہیں، بلاشبہ یہ انسانی ذہانت، تحقیق اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا ایک روشن باب ہے، لیکن اس تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے؛ سہولت بڑھنے کے ساتھ انسان کے اندر محنت، احتیاط اور ذمہ داری کا احساس کم ہوتا جا رہا ہے، یہی نہیں، جہاں آسانی پیدا ہوئی ہے وہاں جرائم پیشہ عناصر نے بھی اسی آسانی کو اپنے مفادات کے لیے استعمال کرنے کے نئے طریقے تلاش کر لیے ہیں، معیشت اور مالی معاملات بھی اس تبدیلی سے محفوظ نہیں رہے، روایتی بینکاری کے ساتھ ڈیجیٹل بینکنگ، برقی ادائیگی، آن لائن تجارت، موبائل بینکنگ، ڈیجیٹل وائلٹ اور مختلف قسم کی مالی خدمات نے لین دین کو بے حد آسان تو کر دیا ہے لیکن اسی کے ساتھ بینک کھاتوں سے رقم نکالنے کے دھوکے، جعلی پیغامات، فرضی رابطے، شناختی معلومات کی چوری، آن لائن فراڈ اور سائبر حملوں جیسے مسائل بھی تیزی سے سامنے آئے ہیں، آج ایک شخص اگر چند لمحوں میں اپنے گھر بیٹھے رقم منتقل کر سکتا ہے تو ایک معمولی سی غفلت اسے مالی نقصان سے بھی دوچار کر سکتی ہے، اس لیے جدید معیشت کو صرف سہولت کی نظر سے دیکھنا کافی نہیں، بلکہ اس کے اخلاقی، قانونی اور شرعی پہلوؤں پر بھی غور کرنا ضروری ہے۔

اسلام نے تجارت اور مالی معاملات کو انسان کی معاشرتی زندگی کا ایک اہم حصہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم نے تجارت کو حلال قرار دیا اور سود کو سختی سے ممنوع قرار دیا، ناپ تول میں کمی، دھوکہ دہی، خیانت، ناجائز طریقے سے مال کھانا اور باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال ہڑپ کرنا بھی اسلام کی نظر میں ناقابل قبول ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا تعلق صرف عبادات سے نہیں بلکہ انسان کے مالی معاملات اور معاشی زندگی سے بھی گہرا ربط ہے، مسلمان دنیا میں پیدا ہونے والی نئی سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، نئی ایجادات کو استعمال کر سکتا ہے اور جدید ذرائع سے تجارت کر سکتا ہے، لیکن اس کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ طریقہ شریعت کے اصولوں سے متصادم نہ ہو۔

یہاں ایک بات سمجھنا ضروری ہے کہ کسی نئی چیز کا نیا ہونا اسے خود بخود ناجائز نہیں بنا تا، موبائل فون، انٹرنیٹ، آن لائن تجارت یا ڈیجیٹل ادائیگی جیسی چیزیں اپنی ذات میں نہ حلال ہیں نہ حرام؛ ان کا حکم اس بات سے متعلق ہوگا کہ انہیں کس مقصد اور کس طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے، اگر ایک مسلمان جائز تجارت کے لیے جدید ٹیکنالوجی استعمال کرتا ہے، کسی کو رقم منتقل کرتا ہے، ضروری سامان خریدتا ہے یا کاروباری معاملات کو آسان بناتا ہے اور اس پورے عمل میں سود، دھوکہ، جوا، ظلم یا کسی دوسرے ناجائز عنصر کی آمیزش نہیں تو محض جدید ذریعہ اختیار کرنے کی وجہ سے اسے قابل اعتراض قرار نہیں دیا جا سکتا، مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب سہولت کے نام پر شریعت کی حدود کو نظر انداز کر دیا جائے، مثال کے طور پر بعض مالی معاملات میں بظاہر رقم کی منتقلی یا سرمایہ کاری کا معاملہ نظر آتا ہے، لیکن اس کے اندر سود، غیر یقینی معاملہ، جوا یا کسی ناجائز شرط کی صورت موجود ہو سکتی ہے، اسی طرح بعض ڈیجیٹل مالی خدمات میں جرمانوں، اضافی رقم یا تاخیر کی ادائیگی کے ایسے طریقے شامل ہو سکتے ہیں جن کی شرعی حیثیت الگ سے جانچنا ضروری ہے، اس لیے صرف یہ دیکھ لینا کافی نہیں کہ کوئی معاملہ جدید ہے یا دنیا بھر میں رائج ہے، بلکہ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ اس کی حقیقت کیا ہے اور اس میں شرعی طور پر کون سے عناصر شامل ہیں۔

جدید بینکنگ نے انسان کو بے شمار سہولتیں دی ہیں، لیکن بینک میں رقم رکھنا، قرض لینا، سرمایہ کاری کرنا یا کسی مالی خدمت سے فائدہ اٹھانا ہر صورت میں ایک جیسا معاملہ نہیں، ایک عام آدمی کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مالی معاملات پہلے کے مقابلے میں زیادہ پیچیدہ ہو گئے ہیں، الفاظ بدل گئے ہیں، طریقۂ کار بدل گیا ہے اور بعض اوقات ایک ہی خدمت کے اندر کئی مختلف معاہدے شامل ہوتے ہیں، ایسے حالات میں مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی مالی معاملے کو اختیار کرنے سے پہلے اس کی حقیقت سمجھے اور ضرورت پڑنے پر کسی مستند مفتی یا ماہرِ شریعت سے رہنمائی حاصل کرے۔

ڈیجیٹل معیشت کا ایک اور اہم پہلو مالی دھوکہ دہی ہے، آج جعل سازوں کے پاس لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے بے شمار ذرائع موجود ہیں، کبھی بینک کے نام سے پیغام آتا ہے، کبھی کسی ادارے کا نمائندہ بن کر فون کیا جاتا ہے اور کبھی انعام یا سرمایہ کاری کے نام پر رقم طلب ہڑپ کر لی جاتی ہے، بعض اوقات لوگوں کو خوف زدہ کر کے ان سے خفیہ معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ ٹیکنالوجی نے جہاں سہولت پیدا کی ہے، وہیں دھوکہ دہی کو بھی زیادہ تیز اور وسیع بنا دیا ہے، ایک غلط لنک پر کلک کرنا، کسی اجنبی کو خفیہ رمز کوڈ یا کسی غیر مصدقہ شخص کے کہنے پر رقم منتقل کرنا بڑے نقصان کا سبب بن سکتا ہے، اسلامی تعلیمات اس معاملے میں بھی واضح رہنمائی

ٹرمپ کے دورہ فلپائن اور آسیان اجلاس میں شرکت کے خلاف منیلا میں احتجاج



منیلا، 15 نومبر (ہ س)۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دورہ فلپائن اور آسیان سربراہی اجلاس میں ان کی شرکت کے خلاف فلپائن میں احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔ دارالحکومت منیلا میں اجلاس کے پہلے روز سیکڑوں مظاہرین نے سڑکوں پر نکل کر امریکی پالیسیوں کے خلاف نعرے لگائے اور احتجاجی بینر اٹھا کر ٹرمپ کی آمد پر مخالفت کا اظہار کیا۔ مظاہرین نے امریکی صدر کی پالیسیوں کے علاوہ مشرقِ وسطیٰ میں امریکی فوجی کارروائیوں کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس دوران احتجاج کرنے والوں نے آسیان سربراہی اجلاس کے مقام کی جانب بڑھنے کی کوشش کی، جس پر پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ اس دوران مظاہرین اور پولیس اہلکاروں کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئیں۔ اس احتجاج کے دوران پولیس نے مظاہرین کو منیلا کے لیواسانگ بونیفاسیو علاقے سے پاسے شہر میں واقع فلپائن انٹرنیشنل کنونشن سینٹر کی جانب مارچ کرنے سے روک دیا۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق ابتدائی طور پر پانچ مظاہرین کو حراست میں لیا گیا اور دو افراد زخمی ہوئے، جبکہ بعد کی اطلاعات میں گرفتار افراد کی تعداد نو بتائی گئی۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری جنگ اور امریکی پالیسیوں کے باعث عام لوگوں کی مشکلات اور بنیادی اشیائ کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے امریکہ کی قیادت میں مجوزہ 'پیکس سلیکا' منصوبے اور ایشیا پیسیفک خطے میں بڑھتی فوجی سرگرمیوں پر بھی اعتراض کیا۔ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم آسیان کا 49واں سربراہی اجلاس 15 سے 17 نومبر تک منیلا میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجلاس میں توانائی کی سلامتی، غذائی تحفظ، اقتصادی تعاون، علاقائی سلامتی اور بین الاقوامی تنازعات سمیت کئی اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا جا رہا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی 17 نومبر کو فلپائن آمد متوقع ہے، جبکہ 18 نومبر کو ان کی فلپائن کے صدر فرڈیننڈ مارکوس جونیئر کے ساتھ دوطرفہ ملاقات بھی طے ہے۔ حکام نے اجلاس اور متعلقہ مقامات کی حفاظت کے لیے بڑے پیمانے پر سیکورٹی انتظامات کیے ہیں۔ پولیس نے مظاہرین سے اپیل کی ہے کہ وہ پُرامن احتجاج کریں اور مقررہ مقامات پر اپنی آواز بلند کریں۔ دوسری جانب احتجاجی تنظیموں نے اجلاس کے دوران مظاہرے جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

نیپال میں 22 کروڑ روپے کی کوکین کے ساتھ ہندوستانی شہری گرفتار



کاٹھمنڈو، 15 نومبر (ہ س)۔ نیپال میں منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے تری بھون بین الاقوامی ہوائی اڈے سے ایک ہندوستانی شہری کو گرفتار کیا ہے۔ اس کے قبضے سے ساڑھے پانچ کلو گرام کوکین برآمد ہوئی ہے، جس کی بین الاقوامی بازار میں قیمت تقریباً 22 کروڑ روپے بتائی گئی ہے۔ گرفتار شخص کی شناخت مہاراشٹر کے رہنے والے 52 سالہ رے واج تکھری کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ 14 نومبر کو تھائی لینڈ سے کاٹھمنڈو پہنچا تھا۔ نیپال کے نارکوٹکس کنٹرول بیورو کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور ترجمان درگا راج ریگمی نے بتایا کہ ہوائی راستے سے منشیات کی اسمگلنگ کے خدشے کے پیش نظر مشتبہ مسافروں کی شناخت اور ان کی سرگرمیوں کی جانچ کی جا رہی تھی۔ اسی کارروائی کے دوران رے واج تکھری کو حراست میں لیا گیا اور تلاشی کے بعد اس کے قبضے سے بھاری مقدار میں کوکین برآمد ہوئی۔ پولیس کی ابتدائی تفتیش میں انکشاف ہوا ہے کہ گرفتار ہندوستانی شہری اس سے پہلے بھی دو مرتبہ نیپال آ چکا ہے۔ پہلی مرتبہ اس نے ہوائی راستے سے نیپال کا سفر کیا تھا، جبکہ دوسری مرتبہ وہ سڑک کے راستے ہندوستان سے نیپال پہنچا تھا۔ ایس پی درگا راج ریگمی کے مطابق ملزم نے لاؤس کے علاوہ زمبابوے، سوڈان، بنگلہ دیش، ویتنام اور کمبوڈیا کا بھی سفر کیا ہے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ وہ بین الاقوامی منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک کا ایک اہم رکن ہے۔ اس کے قبضے سے مکینیکل انجینئرنگ کا ایک سرٹیفکیٹ بھی برآمد کیا گیا ہے۔ پولیس حکام کے مطابق ملزم کے قبضے سے برآمد ہونے والی ساڑھے پانچ کلو گرام کوکین کی بازار میں قیمت تقریباً 22 کروڑ ہندوستانی روپے لگائی گئی ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ منشیات کی اس کھیپ کو نیپال کے راستے ہندوستان پہنچانے کا منصوبہ تھا۔ پولیس اس معاملے میں بین الاقوامی منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک سے ملزم کے روابط اور اس کے دیگر ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔

ایران کا بحرین میں امریکی فوجی اڈوں پر حملے کا دعویٰ، شہریوں کے لیے خطرے کا الرٹ جاری



منامہ، 15 نومبر (ہ س)۔ ایران کی پاسدارانِ انقلاب فورس نے بحرین میں امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایرانی فورس کے مطابق یہ حملے امریکا کی جانب سے دشمنانہ اقدامات کے جواب میں کیے گئے ہیں۔ دوسری جانب بحرین کی وزارتِ داخلہ نے ممکنہ خطرے کے پیش نظر شہریوں کو الرٹ کرتے ہوئے قریبی محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت دی ہے۔ ایرانی خبر رساں ایجنسی فارس کے مطابق پاسدارانِ انقلاب نے بحرین میں امریکی فوجی اڈے پر کارروائی کرتے ہوئے امریکی فضائی دفاعی نظام کے ریڈار کو نشانہ بنایا۔ ایرانی سرکاری میڈیا کی رپورٹوں کے مطابق اس کارروائی میں چھ ڈرون استعمال کیے گئے اور ان کا ہدف بحرین کے علاقے الرفاع میں واقع ہیلی کاپٹر بیس پر نصب امریکی فضائی دفاعی ریڈار تھا۔ بحرین کی وزارتِ داخلہ نے اتوار کو چند گھنٹوں کے دوران دو مرتبہ ممکنہ خطرے سے متعلق الرٹ جاری کیا۔ وزارت نے شہریوں اور رہائشیوں سے اپیل کی کہ وہ گھبرائیں نہیں، قریبی محفوظ مقام پر منتقل ہو جائیں اور صورتِ حال سے متعلق معلومات کے لیے سرکاری ذرائع سے رابطے میں رہیں۔ تاہم وزارت نے خطرے کی نوعیت یا ممکنہ اہداف کے بارے میں تفصیلات نہیں بتائیں۔

امریکی حکام کا دعویٰ: ایران کے میزائل نظام کی تعمیرِ نو کی رفتار سست



واشنگٹن، 15 نومبر (ہ س)۔ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران امریکی حکام نے اندازہ لگایا ہے کہ ایران اپنے میزائل نظام اور دفاعی صلاحیتوں کو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش کر رہا ہے، لیکن اس کی رفتار جنگ سے پہلے کے مقابلے میں کافی سست ہے۔

امریکی حکام کے مطابق امریکی اور اسرائیلی فوجی حملوں میں ایران کی میزائل تیار کرنے والی تنصیبات اور متعلقہ صنعتی ڈھانچے کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے باوجود تہران نے میزائلوں کے ذخیرے کی تعمیرِ نو کا عمل جاری رکھا ہوا ہے۔ اس مقصد کے لیے ایران بڑی حد تک پہلے سے ذخیرہ کیے گئے پرزہ جات اور دستیاب وسائل پر انحصار کر رہا ہے۔

امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل نے امریکی حکام کے حوالے سے بتایا ہے کہ ایران کے پاس اب بھی بڑی تعداد میں ڈرون اور کم فاصلے تک مار کرنے والے میزائل موجود ہیں۔ حکام کے مطابق ایران کی دفاعی صلاحیتوں کو نقصان پہنچنے کے باوجود اس کے میزائل اور ڈرون ذخیرے کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جا سکا ہے۔ ایران کے میزائل ذخیرے کی حقیقی تعداد کے بارے میں ماہرین کی آرا مختلف ہیں۔ لندن کے کنگز کالج کے وزٹنگ ریسرچر اور امریکی سینٹرل انٹیلی جنس ایجنسی (سی آئی اے) کے سابق تجزیہ کار جم لامسن کے مطابق ایران کے پاس موجود میزائلوں کی درست تعداد کا اندازہ لگانا انتہائی مشکل ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کی بنیادی وجہ ایران کی جانب سے میزائل پروگرام سے متعلق معلومات کو خفیہ رکھنا ہے۔ اس کے علاوہ میزائل تیار کرنے والے اداروں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور بعض اہم معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ زیرِ زمین ذخیرہ کیے گئے تیار پرزہ جات کی مدد سے مزید کتنے میزائل تیار کیے جا سکتے ہیں۔ جم لامسن نے کہا کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے بھی ایران کے میزائل ذخیرے کے بارے میں مختلف اندازے موجود تھے، لیکن ان پر مکمل اعتماد کرنا ممکن نہیں تھا۔ ان کے بقول، حکومت کے اندر اس شعبے میں کام کرنے کے تجربے کی بنیاد پر وہ سمجھتے ہیں کہ تمام خفیہ معلومات دستیاب ہونے کے باوجود میزائلوں کی تعداد سے متعلق اندازوں میں غیر یقینی برقرار رہتی ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی فوجی حکام کا اندازہ ہے کہ ایران کے پاس 1500 سے زیادہ بیلسٹک میزائل موجود ہیں۔ تاہم خطے کے مختلف حکام کے اندازوں میں فرق پایا جاتا ہے اور ایران کے اصل میزائل ذخیرے کی تصدیق کرنا اب بھی ایک مشکل معاملہ ہے۔

غزہ میں اسرائیلی فوج کی جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری، بے گھر فلسطینیوں کے خیمے کو بنایا نشانہ: حماس کمانڈر شہید



غزہ، 15 نومبر (ہ س)۔ غزہ میں جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی فوج کی فوجی کارروائیاں جاری ہیں۔ جنوبی غزہ کے شہر خان یونس کے علاقے المواصی میں اسرائیلی فوج نے ڈرون کے ذریعے حملہ کیا، جس میں حماس کے ایک سینئر فوجی کمانڈر سمیر محمود ابو یونس شہید ہو گئے۔ اس حملے میں دو دیگر فلسطینی بھی زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں کو خان یونس کے ناصر میڈیکل کمپلیکس منتقل کیا گیا۔ القسام بریگیڈ نے اتوار کو جاری بیان میں سمیر ابو یونس کی شہادت کی تصدیق کرتے ہوئے انہیں اپنے جنرل ملٹری کونسل کا رکن اور رفح بریگیڈ کا کمانڈر قرار دیا۔ ان کی عمر 53 سال بتائی گئی ہے۔ حماس کے مطابق وہ 1991 میں تنظیم کے عسکری ونگ میں شامل ہوئے تھے اور رفح میں کئی اہم فوجی و عملی ذمہ داریاں انجام دینے کے بعد بریگیڈ کے کمانڈر مقرر ہوئے تھے۔ رپورٹوں کے مطابق سمیر ابو یونس 7 اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر ہونے والے حملے کی منصوبہ بندی اور نگرانی میں بھی شامل تھے۔ اسرائیلی فوج نے بھی تصدیق کی ہے کہ اس نے خان یونس میں حماس کے عسکری ونگ کے ایک سینئر کمانڈر کو نشانہ بناتے ہوئے کارروائی کی، تاہم ابتدائی بیان میں اس کمانڈر کا نام ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔

کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کے آٹھویں ایڈیشن کا لوگو اور شوبھنکر جاری، 11 سے 22 دسمبر تک تلنگانہ میں انعقاد ہوگا



نئی دہلی، 15 نومبر (ہ س)۔ تلنگانہ میں 11 سے 22 دسمبر تک منعقد ہونے والے کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کے آٹھویں ایڈیشن کا لوگو اور شوبھنکر اتوار کو جاری کیا گیا۔ مرکزی وزیر برائے امورِ نوجوانان و کھیل ڈاکٹر منسکھ مانڈویا اور تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے مشترکہ طور پر اس کی رونمائی کی۔ یہ مقابلے ریاست کے 6 شہروں میں منعقد ہوں گے، جن میں تقریباً 8 ہزار کھلاڑیوں اور شرکاء کی شرکت متوقع ہے۔

اس موقع پر ڈاکٹر مانڈویا نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے نوجوانوں کو کھیلوں سے جوڑنے اور ملک کی ترقی کے وسیع تر تصور میں کھیلوں کو اہم مقام دینے پر خصوصی زور دیا ہے۔ مرکزی حکومت کھیلوں کو فروغ دینے کے لیے پابند عہد ہے۔ کھیلو انڈیا مہم کے تحت یوتھ گیمز، بیچ گیمز، سرمائی کھیلوں اور قبائلی کھیلوں جیسے مقابلے منعقد کیے جا رہے ہیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو کھیلوں میں حصہ لینے کا موقع مل سکے۔ مانڈویا اور وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے تلنگانہ میں کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کے انعقاد کے لیے وزیر اعظم کی رہنمائی اور تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر کھیل نے کہا کہ مرکزی حکومت اور تلنگانہ حکومت مل کر نوجوانوں کو کھیل اپنانے کی ترغیب دیں گی اور ملک میں کھیلوں کا مضبوط کلچر فروغ دینے کی سمت میں کام کریں گی۔

تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے کہا کہ کھیلو انڈیا یوتھ گیمز جیسے پروگرام ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے نشے سے پاک نوجوانوں کے وزیر اعظم کے تصور کو حقیقت میں بدلنے میں مددگار ہیں۔ ایسے پروگرام نوجوانوں کو نشہ آور اشیاء کے استعمال اور دیگر سماجی چیلنجوں سے دور رہ کر مثبت سرگرمیوں سے وابستہ ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔

کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کے آٹھویں ایڈیشن کا انعقاد حیدرآباد، ٹھمم، کریم نگر، ہنمکنڈہ، محبوب نگر اور نظام آباد میں کیا جائے گا۔ مقابلوں میں مجموعی طور پر 29 کھیل شامل ہوں گے، جن میں 27 مسابقتی اور 2 نمائشی کھیل ہوں گے۔ مسابقتی کھیلوں میں تیر اندازی، ایتھلیٹکس، بیڈمنٹن، باسکٹ بال، باکسنگ، سائیکلنگ، شمشیر زنی، فٹ بال، گٹکا، جمناسٹکس، ہاکی، جوڈو، کبڈی، کلری پائیتو، کھوکھو، ملکھمب، کشتی رانی، نشانہ بازی، تیراکی، سافٹ بال، ٹیبل ٹینس، ٹینس، تھانگ تا، والی بال، ویٹ لفٹنگ، کشتی اور یوگ آسن شامل ہیں۔ سافٹ بال کو پہلی بار کھیلو انڈیا یوتھ گیمز میں مسابقتی کھیل کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ وہیں کشتی رانی اور کرّا ساموکو پہلی بار نمائشی کھیلوں میں جگہ دی گئی ہے۔ کھیلو انڈیا یوتھ گیمز کے لوگو میں تلنگانہ کے مالا مال ثقافتی ورثے اور کھیلوں کے تئیں ریاست کی امنگوں کو 18 اہم عناصر کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ اس میں زعفرانی اور سبز رنگ کی دوڑتی ہوئی انسانی شکل والا کھیلو انڈیا کا نشان قومی پروگرام، نوجوانوں کی طاقت اور رفتار کی نمائندگی کرتا ہے۔ باپو گھاٹ پر مجوزہ گاندھی سروور کا حصہ گاندھی ٹاور امن، اتحاد اور حیدرآباد کے مستقبل کے تصور کی علامت ہے۔

ہندوستان نے نیوزی لینڈ کو پانچویں ون ڈے میں 22 رنز سے ہرایا، سیریز پر 1-3 سے کیا قبضہ



ماونٹ ماونگانوئی، 15 نومبر (ہ س)۔ ہندوستانی تیز گیند بازوں کی شاندار کارکردگی کی بدولت ہندوستان نے اتوار کے روز پانچویں اور فیصلہ کن ون ڈے مقابلے میں نیوزی لینڈ کو 22 رنز سے شکست دے کر سیریز اپنے نام کر لی۔ بے اوول میں کھیلے گئے کم اسکور والے دلچسپ مقابلے میں ہندوستان نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 42.1 اوور میں 209 رنز بنائے۔ جواب میں نیوزی لینڈ کی پوری ٹیم 48.1 اوور میں 187 رنز پر سمٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان نے نیوزی لینڈ کی سرزمین پر تیسری مرتبہ ون ڈے سیریز جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سے قبل ہندوستانی ٹیم نے 2009 اور 2018-19 میں یہاں ون ڈے سیریز جیتی تھی۔ ہندوستان کی جیت میں ارشدیپ سنگھ نے اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے 30 رنز دے کر تین وکٹ حاصل کیے۔ اکشر پٹیل نے 28 رنز دے کر دو وکٹ لیے، جبکہ محمد سراج نے 50 رنز دے کر دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ عاقب نبی، ویش ٹھاکر اور نمن دھیر کو ایک ایک کامیابی ملی۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے ڈین فاکس کرافٹ نے سب سے زیادہ 31 رنز بنائے۔ شاندار گیند بازی کے لیے ارشدیپ سنگھ کو مین آف دی میچ اور سیریز میں 9 وکٹ حاصل کرنے والے گرنور برار کو مین آف دی سیریز کا ایوارڈ دیا گیا۔

210 رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری نیوزی لینڈ کی شروعات محتاط رہی۔ ٹم سیفرٹ اور ول ینگ نے ابتدائی دو اوور احتیاط سے کھیلے، لیکن محمد سراج نے پانچویں اوور میں سیفرٹ کو 14 رنز کے انفرادی اسکور پر مڈ آن پر کیچ آؤٹ کرا دیا۔ نیوزی لینڈ کا پہلا وکٹ 26 رنز پر گرا۔ اس کے بعد ول ینگ اور نک کیلی نے اننگز کو آگے بڑھایا۔ ینگ 42 گیندوں پر 22 رنز بنا کر ارشدیپ سنگھ کی گیند پر ریتوراج گائیکواڑ کو کیچ دے بیٹھے۔

سچن نے بین الاقوامی کرکٹ میں ڈیبیو کے 37 سال مکمل ہونے پر بچپن کی یادگار تصویر کو پھر سے زندہ کر دیا



نئی دہلی، 15 نومبر (ہ س)۔ ہندوستانی کرکٹ کے عظیم بلے باز سچن تندولکر نے بین الاقوامی کرکٹ میں اپنے ڈیبیو کے 37 سال مکمل ہونے پر بچپن کی ایک یادگار تصویر کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ انہوں نے اپنا پہلا کرکٹ بیٹ ہاتھ میں تھام کر بچپن کی اسی مشہور تصویر کو سوشل میڈیا پر شیئر کیا۔ سچن نے 15 نومبر 1989 کو پاکستان کے خلاف کراچی میں بین الاقوامی کرکٹ میں ڈیبیو کیا تھا۔ اس وقت ان کی عمر 16 سال اور 205 دن تھی۔ کئی برسوں تک وہ بین الاقوامی کرکٹ کھیلنے والے سب سے کم عمر ہندوستانی کھلاڑی رہے۔ تاہم، اسی سال ویسٹ انڈیز نے انگلینڈ میں ٹی 20 بین الاقوامی کرکٹ میں ڈیبیو کرتے ہوئے 15 سال اور 99 دن کی عمر میں ان کا یہ ریکارڈ توڑ دیا۔ سچن کے کرکٹ سفر کا ذکر آتے ہی شائقین کے ذہنوں میں بچپن کی وہ تصویر ابھر آتی ہے، جس میں لمبے بالوں والے ننھے سچن ہاتھ میں بلّا تھامے گیند کا سامنا کرنے کے لیے تیار نظر آتے ہیں۔ یہ تصویر ان کے بچپن کی صلاحیت سے لے کر کرکٹ کے عظیم ترین کھلاڑیوں میں شامل ہونے تک کے سفر کی یاد دلاتی ہے۔

اب 53 سال کی عمر میں سچن نے اسی بلے کو ہاتھ میں تھام کر اس تصویر کو ایک بار پھر زندہ کر دیا۔ انہوں نے تصویر کے ساتھ لکھا، "پہلے بلے کی بات ہے، 49 سال بعد بھی میرے ساتھ ہے!"

سچن تندولکر کو اپنے دور کا سب سے مکمل بلے باز اور کرکٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ رن بنانے والا کامیاب کھلاڑی مانا جاتا ہے۔

بی ایف آئی نے میٹس ریکارڈ نیلسن کو اسپورٹس سائنس کا سربراہ مقرر کیا، لاس اینجلس اولمپکس تک سنبھالیں گے ذمہ داری



نئی دہلی، 15 نومبر (ہ س)۔ بھارتی باکسنگ فیڈریشن (بی ایف آئی) نے اتوار کو میٹس ریکارڈ نیلسن کو اسپورٹس سائنس کا سربراہ مقرر کیا ہے۔ وہ لاس اینجلس اولمپکس 2028 تک بھارتی باکسرز کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور ان کی کارکردگی بہتر بنانے میں مدد کریں گے۔ سویڈش اولمپک ٹیم کے ساتھ کام کر چکے نیلسن کھلاڑیوں اور کوچنگ اسٹاف کے ساتھ مل کر سائنسی تربیتی طریقوں کو مضبوط بنانے، کارکردگی کی نگرانی اور کھلاڑیوں کی ترقی کے لیے کام کریں گے۔ ان کی مدتِ کار لاس اینجلس اولمپکس 2028 تک رہے گی۔ بی ایف آئی کے صدر اجے سنگھ نے ایک سرکاری بیان میں کہا کہ یہ تقرری فیڈریشن کے اسپورٹس سائنس نظام کو مضبوط بنانے اور کھلاڑیوں کی تیاری میں منظم اور شواہد پر مبنی طریقہ کار شامل کرنے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ میدان میں کھلاڑیوں کے ساتھ کام کرنے اور مسلسل دور دراز سے تعاون کے ذریعے کارکردگی کا باقاعدگی سے جائزہ لینے، سائنسی تربیتی اقدامات اور ہر کھلاڑی کے لیے انفرادی ترقیاتی منصوبہ تیار کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ سابق ویٹ لفٹر نیلسن سال 2019 میں بھی بھارتی باکسرز کے ساتھ کام کر چکے ہیں۔ انہیں جسمانی مضبوطی اور فٹنس ٹریننگ کے شعبے میں 30 سال سے زیادہ کا تجربہ ہے۔ بی ایف آئی کے ساتھ موجودہ کام کے انتظام کے تحت نیلسن ہر سال کئی مرحلوں میں مجموعی طور پر 75 دن ٹیم کے ساتھ براہ راست کام کریں گے۔ سال کے باقی عرصے میں وہ فیڈریشن کی اسپورٹس سائنس ٹیم کو دور دراز سے تعاون فراہم کریں گے۔

نیلسن نے کہا کہ بھارتی باکسنگ پروگرام سے وابستہ ہو کر وہ بے حد خوش ہیں اور اس باصلاحیت ٹیم کے ساتھ اپنا تعاون دینے کے لیے پرجوش ہیں۔ کھلاڑیوں، کوچز اور معاون اسٹاف کو دیکھنے کے بعد انہیں محسوس ہوتا ہے کہ ٹیم کے پاس آگے بڑھنے کے لیے ایک مضبوط بنیاد موجود ہے۔

انہوں نے کہا کہ ان کی بنیادی توجہ کوچنگ ٹیم کے ساتھ مل کر جسمانی تیاری، تربیت کے بوجھ کا انتظام اور کھلاڑیوں کے آرام و صحت یابی کے لیے مشترکہ حکمت عملی تیار کرنے پر رہے گی۔ وہ اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ کھلاڑی کی تیاری کا ہر پہلو اس کی کارکردگی بہتر بنانے میں معاون ثابت ہو۔ ان کا مقصد بھارتی باکسرز کو فٹ رکھنا، مسلسل اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے قابل بنانا اور بین الاقوامی سطح پر اگلا مقام حاصل کرنے میں مدد کرنا ہے۔

شیواجی نگر بنگلور کا دل، یہاں کے عوام کی محبت اور اعتماد میرا سب سے بڑا سرمایہ: وزیر اعلیٰ

جی بی اے کی تشکیل میں رضوان ارشد کا اہم کردار ○ نوجوانوں کیلئے نئے مواقع پیدا کرنا اور عوام کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانا ہمارا مقصد ○ بھارتی نگر ہبا کے موقع پر 11 رکروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ کمیونٹی ہال، جدید ٹیکنو جم اور بیڈمنٹن کورٹ کے افتتاح کے موقع پر ڈی کے شیوکمار کا خطاب



بنگلورو، 15 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ حقیقی ترقی صرف عمارتیں تعمیر کرنے کا نام نہیں بلکہ عوام کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانا اور نوجوانوں کیلئے نئے مواقع پیدا کرنا ہی اصل ترقی ہے۔ وہ اتوار کو بھارتی نگر پولیس اسٹیشن کے قریب منعقدہ بھارتی نگر ہبا کے موقع پر کمیونٹی ہال، جدید ٹیکنو جم اور بیڈمنٹن کورٹ کا افتتاح انجام دینے کے بعد خطاب کررہے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نوجوان ملک کا سب سے بڑا سرمایہ ہیں۔ ان میں قیادت کی صلاحیتیں پیدا کرنے کے ساتھ کھیل، ثقافتی سرگرمیوں، سماجی ہم آہنگی اور ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دینے کے مقصد سے ریاست بھر میں 10 ہزار بھارت جوڑو یوتھ اسوی ایشن قائم کی گئی ہیں۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی ہے کہ جم اور کھیلوں کی سہولتوں سے استفادہ کرنیوالے نوجوانوں کو بھی ان اسوی ایشنوں میں شامل کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ شیواجی نگر بنگلورو کا دل ہے اور یہاں کے عوام کی محبت اور اعتماد ان کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ شیواجی نگر کے عوام نے کبھی بھی حکومت، کانگریس پارٹی یا اس کے قائدین کو مایوس نہیں کیا۔ ضمنی انتخابات کے دوران جب کئی ارکان اسمبلی نے پارٹی چھوڑ دی تھی، اس وقت بھی اس حلقے کے عوام کانگریس کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے رہے۔ ہماری ذاتیں، مذاہب اور زبانیں الگ ہوسکتی ہیں لیکن ہمارے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت جوڑو یوتھ اسوی ایشنوں کو زبردست پذیرائی حاصل ہورہی ہے اور ہر وارڈ میں 200 سے زائد نوجوان اس کے رکن بن رہے ہیں۔ ان کا منصوبہ ہے کہ 16 سے 35 سال کی عمر کے نوجوانوں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کرکے ان سے تبادلہ خیال کیا جائے۔ اس سلسلے میں وزیر رضوان ارشد کو ہدایت دی جائیگی کہ بھارتی نگر ہی میں نوجوانوں کا ایک خصوصی کنونشن منعقد کریں۔ مقامی رکن اسمبلی اور وزیر رضوان ارشد کی ستائش کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وہ اپنے حلقے کے نوجوانوں کیلئے نئے مواقع پیدا کررہے ہیں۔ عام خاندانوں کو شادی بیاہ، ختنہ اور نام رکھنے جیسی تقریبات کیلئے نجی شادی خانوں پر لاکھوں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں عوام کو اس مالی بوجھ سے بچانے اور کم کرایہ پر مناسب جگہ فراہم کرنے کیلئے یہ کمیونٹی ہال تعمیر کیا گیا ہے اسی طرح جم اور بیڈمنٹن کورٹ نوجوانوں کی جسمانی صحت اور شخصیت سازی میں معاون ثابت ہونگے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ بنگلور کو 5 لگ الگ میونسپل کارپوریشنوں میں تقسیم کرنے کے عمل میں رکن اسمبلی رضوان ارشد نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس بل کو قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل دونوں میں منظوری مل چکی ہے اور گورنر کی توثیق کے بعد سرکاری اعلامیہ بھی جاری کردیا گیا ہے۔ نئے نظام کے تحت انتخابات منعقد کرنے کیلئے عدالت سے اجازت طلب کی گئی ہے۔ عدالتی منظوری ملتے ہی انتخابات کروائے جائیں گے اور پانچوں کارپوریشنوں کے تحت 369 نئے قائدین کو ابھرنے کا موقع فراہم ہوگا۔ اپنے خطاب کے اختتام پر ڈی کے شیوکمار نے ایک مرتبہ پھر وزیر رضوان ارشد کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ وہ وسیع سیاسی تجربہ رکھتے ہیں اور اپنے حلقے کے عوام کا اعتماد حاصل کرچکے ہیں۔ وہ نوجوانوں کے ساتھ گھل مل کر رہتے ہیں اور علاقے کی ترقی کیلئے مسلسل محنت کررہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے ان کے روشن سیاسی مستقبل کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے یقین دلایا کہ حلقے کی ترقی کیلئے حکومت اور سرکاری افسران کا انہیں مکمل تعاون حاصل رہے گا۔ اس موقع پر وزیر برائے بنگلورو ترقیات کرشنا بائرے گوڑا نے کہا کہ رضوان ارشد کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں آئندہ سات سے آٹھ ماہ کے اندر شیواجی نگر کو پہلی مرتبہ میٹرو ریل کی سہولت حاصل ہوگی۔ اس موقع پر سابق کارپوریٹر شکیل احمد، سید شجاع، پروگرام کے ناظم سہیل احمد و دیگر موجود تھے۔

شیواجی نگر کو بنگلور کا صاف ستھرا اور خوبصورت اسمبلی حلقہ بنانا ہمارا عزم: رضوان ارشد

بنگلور۔ (جنوبی سہارا نیوز) وزیر برائے خوراک وشہری رسد اور صارفین امور رضوان ارشد کے اسمبلی حلقہ شیواجی نگر کے بھارتی نگر میں تعمیر کردہ جدید سہولتوں سے آراستہ شادی خانہ، بیڈمنٹن کورٹ اور جدید ترین جم کا اتوار کو وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار اور وزیر برائے بنگلورو ترقیات کرشنا بائرے گوڑا نے افتتاح انجام دیا۔ تقریباً 11 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ اس عمارت کے افتتاح کے ساتھ ہی بھارتی نگر کے عوام کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا ہوگیا ہے۔ اب مقامی عوام کو شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے انعقاد کیلئے مناسب کرایہ پر معیاری کلیان منڈپ (شادی خانہ) کی سہولت دستیاب ہوگی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر رضوان ارشد نے کہا کہ نجی شادی خانوں کے کرایوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوچکا ہے اور دو سے تین لاکھ روپے خرچ کرکے شادی خانہ حاصل کرنا غریب اور متوسط طبقے کے خاندانوں کیلئے انتہائی مشکل ہے۔ عوام کی اس پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے حکومت نے اپنی جانب سے تمام ضروری سہولتوں سے آراستہ کلیان منڈپ تعمیر کیا ہے۔ اب بھارتی نگر کے عوام انتہائی کم کرایہ پر یہاں شادی بیاہ اور دیگر تقریبات منعقد کرسکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کے نوجوانوں میں کھیلوں کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے اور انہیں صحت مند سرگرمیوں کی جانب راغب کرنے کے مقصد سے بیڈمنٹن کورٹ اور جدید ترین جم بھی قائم کیا گیا ہے، جہاں نجی جم خانوں کے برابر سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ جم کے آلات جرمنی سے درآمد کیے گئے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ منشیات جیسی بری عادتوں سے دور رہیں اور ان سہولتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے صحت مند طرز زندگی اختیار کریں۔ گزشتہ تین برسوں کے دوران اپنے حلقہ انتخاب میں انجام دیے گئے ترقیاتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے رضوان ارشد نے کہا کہ انہوں نے ترقیاتی منصوبوں کے انتخاب سے قبل عوام سے مشاورت کرنے کی روایت شروع کی ہے اور عوام کی تجاویز کے مطابق ہی کام انجام دیے جارہے ہیں۔ تین سال قبل علاقے میں خستہ حال سڑکیں اور ابلتے ہوئے نالے عام تھے، لیکن آج حلقے کے بیشتر علاقوں میں بہتر سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں اور نئے ڈرینیج نظام کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیواجی نگر کو بنگلور کا سب سے صاف ستھرا اور خوبصورت اسمبلی حلقہ بنانا ان کا عزم ہے جس کیلئے عوام کا تعاون ضروری ہے۔ وزیر رضوان ارشد نے حلقے کی ترقی کیلئے فراخ دلی سے فنڈس جاری کرنے پر وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار سے اظہار تشکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے تعاون سے شیواجی نگر کیلئے چار معیاری کلیان منڈپ اور چار جم منظور کیے گئے ہیں۔ ان میں سے دو کلیان منڈپ کا افتتاح ہوچکا ہے جبکہ باقی منصوبوں کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔

بلگاوی میں احتجاجی مظاہروں کو مزید کم کرنے کی کوشش ہوگی: ستیش جارکی ہولی



بلگاوی (محمد اشفاق صدیقی) ضلع انچارج وزیر ستیش جارکی ہولی نے کہا ہے کہ شوگر فیکٹریوں کی جانب سے گنے کی فی ٹن قیمت 3,800 روپے پیشگی ادا کرنے اور باقی 200 روپے بعد میں ادا کرنے کے اعلان کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں گنے کی یکساں قیمت مقرر کرنا ممکن نہیں ہے، تاہم فیکٹریوں کی جانب سے 3,800 روپے کی قیمت کا اعلان خوش آئند ہے۔ بلگاوی میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے ایش جارکی ہولی نے کہا کہ اس مرتبہ گنے کی پیداوار کم ہونے کے سبب شوگر فیکٹریوں کو گنے کی قلت اور چینی کی ریکوری میں کمی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ ایسے حالات میں فیکٹری مالکان کی پہلی ترجیح کارخانوں کو جاری رکھنا اور انہیں نقصانات سے بچانا ہے۔ اسی لیے پہلے فیکٹریاں شروع کرنے اور بعد میں نفع ونقصان کا حساب لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد زیادہ سے زیادہ گنے کی کرشنگ کو یقینی بنانا ہے۔ فیکٹریوں نے فی ٹن گنے کیلئے 3,800 روپے ادا کرنے کا اعلان کیا ہے، جبکہ مزید 200 روپے بعد میں ادا کیے جائینگے۔ یہ ایک کاروباری حکمت عملی کا حصہ ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ کسان اپنا گنا ان ہی فیکٹریوں کو فراہم کریں۔ وزیر نے وضاحت کی کہ بیلگاوی ضلع میں مجموعی طور پر 29 شوگر فیکٹریاں ہیں جن میں سے بعض فیکٹریوں کی جانب سے 4,000 اور 4,200 روپے فی ٹن قیمت ادا کرنے کی بات کہی جارہی ہے۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ فی الحال کوئی بھی فیکٹری بلاشرط 4,000 یا 4,200 روپے ادا نہیں کررہی ہے۔ بعض فیکٹریاں جنوری میں قیمت بڑھانے اور شرائط کے مطابق ادائیگی کرنے کی بات کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گنے کی قیمت کا تعین کرتے وقت صرف بیلگاوی ضلع کے حالات کو مدنظر رکھا گیا ہے، جبکہ باگل کوٹ، کلبرگی اور ہاویری اضلاع میں حالات مختلف ہیں۔ ان اضلاع میں گنے کی قیمتوں میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ کسانوں کی جانب سے ایس اے پی کے مطالبے پر دوبارہ احتجاج کرنے کے سوال پر انہوں نے کہا کہ فی الحال فیکٹریاں شروع ہوچکی ہیں اس لیے حالات کا جائزہ لینے کے بعد ہی آئندہ کا فیصلہ کیا جائیگا۔ سرحدی علاقوں میں گنے کی قیمت کے تعلق سے انہوں نے کہا کہ کرناٹک اور مہاراشٹرا کی سرحد پر واقع شوگر فیکٹریوں کے درمیان ہمیشہ سے قیمتوں کا مقابلہ رہا ہے۔ مہاراشٹرا کی فیکٹریاں زیادہ قیمت پیش کرتی ہیں جس کے باعث اس مرتبہ گنے کی کم پیداوار کو دیکھتے ہوئے سرحدی علاقوں کی کرناٹک کی فیکٹریوں نے بھی زیادہ قیمتوں کا اعلان کیا ہے۔

سابق وزیر بنڈپا کاشمپور کا کسانوں کے احتجاجی مقام کا دورہ



بیدر (سید یداللہ حسینی) سابق وزیر اور جے ڈی ایس کے سینئر رہنما بنڈپا قاسمپور نے پارٹی کے دیگر رہنماؤں کے ہمراہ اس مقام کا دورہ کیا جہاں کسان غیر معینہ مدت کیلئے دھرنا دے رہے ہیں۔ کسان کئی مطالبات کی منظوری کا مطالبہ کررہے ہیں جن میں گنے کی قیمت 4,000 روپے فی ٹن مقرر کرنا اور 1,000 روپے کی سپورٹ پرائس کا اعلان شامل ہے۔ ہفتے کے روز، انہوں نے بیدر شہر میں امبیڈکر سرکل کے قریب، ضلعی انچارج وزیر کے دفتر کے سامنے واقع احتجاجی مقام کا دورہ کیا۔ یہاں 'ڈسٹرکٹ فارمرز ایسوسی ایشنز کوآرڈینیشن کمیٹی' ضلعی کسان تنظیموں کی رابطہ کمیٹی کی قیادت میں 12 نومبر سے غیر معینہ مدت کیلئے دھرنا جاری ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ وہ کسانوں کی جدوجہد کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ گنا ہمارے ضلع بیدر کی واحد بڑی تجارتی فصل ہے۔ ہم ان کسانوں کی حمایت کرتے ہیں جو گنے کی قیمتوں میں اضافے اور ضلع کی کاشتکار برادری کی فلاح و بہبود کیلئے احتجاج کر رہے ہیں۔ ہم یہاں آپ کے ساتھ کھڑے ہونے آئے ہیں اور ہمارے ساتھ پارٹی کے ضلعی صدر سمیت دیگر اہم رہنما بھی موجود ہیں۔ مزید برآں، ہم 18 اور 19 تاریخ کو آپ کی جانب سے منصوبہ بند بڑے پیمانے کے احتجاج کی بھی حمایت کرتے ہیں۔ مطالبات میں گنے کی قیمت 4,000 روپے فی ٹن مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ کم از کم 500 روپے کی 'سپورٹ پرائس' کا مطالبہ بھی شامل ہے۔ قاسمپور نے کہا کہ ہم نے حال ہی میں ایک پریس کانفرنس کی تھی جس میں 'سپورٹ پرائس' فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ گنے کی قیمت 4,000 روپے فی ٹن مقرر کرنے کا مطالبہ انتہائی معقول ہے۔ 'بی ایس ایس کے کو لیز پر نہ دیں۔' کسانوں کو بی ایس ایس کے کو لیز پر دینے کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے اس کے بجائے، انہیں اس بات پر زور دینا چاہیے کہ حکومت خود اسے چلاتی رہے۔

حوصلہ افزائی سے اراکین میں خدمت خلق کا جذبہ مزید پروان چڑھے گا: محبوب



الکل (سلیمان چوپدار) شہر کی سماجی وفلاحی تنظیم لبیک ایسوسی ایشن کے اراکین گزشتہ 12 برسوں سے قبرستان کی صفائی اور دیکھ بھال کا کام مسلسل انجام دے رہے ہیں۔ تنظیم کے اراکین ہر جمعہ کو قبرستان میں جمع ہوکر کچرے کی صفائی، جھاڑیوں اور کانٹے دار درختوں کی کٹائی اور دیگر ضروری صفائی کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ تنظیم کی ان مسلسل سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے باغبان برادری کے صدر ایم ڈی باغبان نے لبیک ایسوسی ایشن کے صدر محبوب بنوا اور دیگر اراکین کی حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر انہوں نے تنظیم کے ہر رکن کو ایک ہزار روپے سے زائد مالیت کی گھڑی بطور تحفہ پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا۔ ایم ڈی باغبان نے اس موقع پر کہا کہ قبرستان کی صفائی کیلئے ضروری مشین فراہم کرنے کے سلسلے میں فوری اقدامات کیے جائینگے اور دو دن کے اندر مشین فراہم کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ قبرستان کی صفائی اور دیگر فلاحی سرگرمیوں کیلئے درکار سہولیات کی فراہمی میں باغبان برادری ہر ممکن تعاون کریگی۔ اس موقع پر لبیک ایسوسی ایشن کے صدر محبوب بنو نے ایم ڈی باغبان اور باغبان برادری سے اظہارِ تشکر کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم کے اراکین گزشتہ 12 برسوں سے ہر جمعہ کو پابندی کے ساتھ قبرستان کی صفائی اور دیکھ بھال کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی حوصلہ افزائی سے اراکین کو مزید جذبے اور لگن کے ساتھ سماجی خدمات جاری رکھنے کی تحریک ملے گی۔

ملیشیا کی مجلس سماع حدیث میں ڈاکٹر عبدالحکیم ازہری کی شرکت



کالی کٹ (عبدالکریم امجدی) ملائیشیا کی حکومت کے محکمہ اسلامی ترقی جاکم اور یادم کے مشترکہ زیر اہتمام منعقد ہونیوالی بین الاقوامی مجلسِ سماعِ حدیث میں مرکز نالج سٹی کے بانی اور معروف علمی ودعوتی شخصیت ڈاکٹر محمد عبد الحکیم ازہری بحیثیت ہندوستانی نمائندہ شریک ہورہے ہیں۔ بین الاقوامی مجلس سماع حدیث میں عالمِ اسلام کے ممتاز علمی، دعوتی شخصیات اور محدثین کے اجتماع پر مشتمل یہ مجلس علمِ حدیث کی متندروایت، علمی اسناد کے تحفظ اور ان کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے حوالے سے خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ پترا جایا کی معروف مسجد پترا میں گزشتہ روز شروع ہونیوالی یہ گیارہ روزہ علمی مجلس 23 نومبر کو اختتام پذیر ہوگی۔ اس دوران حدیث کی مشہور و مستند کتاب جامع الترمذی کی مکمل قرات کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں دنیا کے مختلف ممالک اور علمی مراکز سے تعلق رکھنے والے نو ممتاز محدثین کے ساتھ ڈاکٹر ازہری بھی شریک ہورہے ہیں۔ یہ اجتماع روایتِ حدیث کے اس قدیم علمی طریقے کی تجدید کی ایک اہم کوشش ہے جس کے ذریعے اساتذہ حدیث سے براہِ راست سماع، قرات اور اجازت کے ذریعے علمی اسناد کو آئندہ نسلوں تک منتقل کیا جاتا ہے۔ مجلس کا بنیادی مقصد عالمِ اسلام کے ممتاز محدثین اور اہلِ علم کو ایک علمی پلیٹ فارم پر جمع کرنا، حدیث نبوی کی روایت و تدریس کے متند سلسلوں کو فروغ دینا اور امتِ مسلمہ کے علمی ورثے کو نئی نسلوں سے مربوط کرنا ہے۔ جامع الترمذی جیسی اہم حدیث تصنیف کی اجتماعی قرأت اس اعتبار سے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے کہ اس کے ذریعے حدیث کے علمی ذخیرے، روایت کے تسلسل اور محدثین کے مابین علمی روابط کو مزید استحکام حاصل ہوتا ہے۔ مجلس کی اختتامی تقریب میں ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم اور ہندوستان کے گرانڈ مفتی شیخ ابوبکر احمد مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرینگے۔ اس موقع پر علمِ حدیث کی متعدد ممتاز شخصیات، بین الاقوامی علمائے کرام اور مختلف ممالک کے علمی و دینی نمائندے بھی شریک ہونگے۔

انسانیت کی خدمت ہی اصل مقصد، مفت طبی کیمپ قابل تحسین قدم: فیض



بنگلور (پریس ریلیز) شمطا ویلفیئر فاؤنڈیشن کی جانب سے 15 نومبر کو سینٹ جوزف انگلش ہائی اسکول، گووندپورہ میں ایک میگا مفت ہیلتھ کیمپ اور خون کے عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس اقدام کا مقصد مقامی لوگوں کو ضروری طبی سہولیات مفت فراہم کرنا اور صحت کی بہتر نگہداشت کو عام کرنا تھا۔ 2022 میں قائم ہونیوالی اس فاؤنڈیشن نے عوامی فلاح و بہبود کیلئے مختلف طبی اور صحت سے متعلق سرگرمیاں انجام دی ہیں۔ اس کیمپ میں مفت ای سی جی ٹیسٹ اور پلمونری فنکشن ٹیسٹ کی سہولت فراہم کی گئی جن کی نجی اسپتالوں میں قیمت عموماً 600 سے 2,500 روپے تک ہوتی ہے۔ اس پروگرام میں 5,000 سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں طلبہ، والدین، زیر علاج مریض اور آس پاس کے علاقوں کے رہائشی شامل تھے۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے سی ایم فیض، ڈائریکٹر، ایچ کے بی کے انسٹی ٹیوشنز اور کانگریس کے رکن، اے آئی سی سی کے ڈاکٹر ڈی رمیش، مقامی سینئر قائدین اور دیگر موجود تھیں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر صلاح الدین راحت نے ایک صحتمند معاشرے کی تشکیل کیلئے سی ایم فیض کے وژن کو سراہا اور سبھی افراد تک طبی سہولیات کی رسائی کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہل سماجی خدمت کے جذبے کی عکاس تھی اور عوام میں صحت سے متعلق بیداری پیدا کرنے کی ضرورت کو بھی اجاگر کرتی تھی۔ ڈاکٹر صلاح الدین راحت کی قیادت میں شمطا ویلفیئر فاؤنڈیشن اور مقامی نوجوانوں نے انسانیت اور عوامی صحت کو ترجیح دیتے ہوئے رضا کارانہ طور پر اس ہیلتھ کیمپ کا انعقاد کیا، جو قابلِ ستائش ہے۔ صحت کی سہولیات ذات پات اور مذہب سے بالاتر ہوکر ہر فرد تک پہنچنی چاہئیں اس کیمپ میں پھیپھڑوں اور نظامِ تنفس کے ٹیسٹ، ای سی جی اور دل کی صحت سے متعلق اہم طبی جانچ کی سہولت فراہم کی گئی۔ علاقے میں سگریٹ نوشی کی بلند شرح اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونیوالے نظامِ تنفس کے مسائل کے پیش نظر، اس طرح کے اقدامات سے صحت سے متعلق اہم اعداد و شمار بھی حاصل ہوتے ہیں جو حکومت کی توجہ مقامی صحت کے مسائل کی جانب مبذول کرانے میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ میں تمام رضا کاروں اور منتظمین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کسی ذاتی توقع کے بغیر ضروری طبی سہولیات براہِ راست عوام تک پہنچانے کی یہ قابلِ قدر کوشش کی۔ اس ہیلتھ کیمپ نے احتیاطی طبی نگہداشت، عوامی شراکت داری اور ایک صحتمند معاشرے کی تعمیر کیلئے اجتماعی ذمہ داری کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

بچوں کے روشن مستقبل کیلئے معیاری تعلیمی ماحول کی فراہمی ضروری: سوجا جارج



بنگلور (پریس ریلیز) سروگنا نگر اسمبلی حلقہ میں کیلا چندرا فاؤنڈیشن کے ٹرسٹی سوجا جارج نے دس تزئین شدہ آنگن واڑیوں اور ایک اسکول کا افتتاح کیا۔ جواہر لعل نہرو جینتی اور یوم اطفال کی تقریبات کے موقع پر کیلا چندر افاؤنڈیشن کے ٹرسٹی سوجا جارج نے بانسواڑی وارڈ میں ڈوڈا بانسواڑی آنگن واڑی سنٹر، کے جی میں ونوبا نگر آنگن واڑی سنٹر کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے بچوں میں مٹھائیاں تقسیم کیں اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ کیلا چندرا فاؤنڈیشن کے ذریعہ تعمیر کردہ 10 آنگن واڑیوں اور ایک اسکول کا افتتاح کیا۔ KPTCL کے کارپوریٹ سماجی ذمہ داری فنڈ کا استعمال کرتے ہوئے 32 آنگن واڑیوں اور اسکولوں کی تزئین و آرائش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنگن واڑیاں بنگلور شہر میں روزگار، کاروبار اور یومیہ اجرت کے کام میں مصروف ہزاروں خاندانوں کیلئے زندگی کا ایک اہم حصہ ہیں۔ آنگن واڑیاں میں بچوں کو محفوظ ماحول، غذائیت سے بھرپور خوراک، ابتدائی تعلیم اور اچھی دیکھ بھال فراہم کرتے ہیں جب کہ ان کے والدین کام پر جاتے ہیں۔ ہمیں ابتدائی عمر سے ہی ان میں سیکھنے، زبان کی نشوونما، تخلیقی صلاحیتوں، مہارتوں اور اچھی صحت کے بارے میں بیداری پیدا کرکے بچوں کے مستقبل کیلئے ایک مضبوط بنیاد ڈالنے کی ضرورت ہے۔ آنگن واڑیاں یکساں تعلیمی مواقع فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، خاص طور پر معاشی طور پر پسماندہ اور محنت کش طبقے کے خاندانوں کے بچوں کو۔ آنگن واڑیاں صرف بچوں کی دیکھ بھال کے مراکز نہیں ہیں۔ وہ ایک صحتمند معاشرے کی بنیاد بن سکتی ہیں جو ایک اچھی نسل کی بنیاد رکھ سکتی ہیں اور وہ ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کرسکتی ہیں۔ رائے دیسوم اطفال کی تقریبات کے حصہ کے طور پر گورنمنٹ کنڑ ہائر پرائمری اسکول، لنگارا جاپورم میں منعقدہ ایک پروگرام میں طلبا کو 475 سویٹر تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر لنگراج پورم وارڈ کے صدر روی پٹیل کو جنہوں نے مالی امداد فراہم کی، ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ آنگن واڑی کو وزیر برائے توانائی اور سیاحت کے اور سروگنا نگر حلقہ کے ایم ایل اے کے جے جارج کی رہنمائی میں ایک جامع ترقی کی گئی۔ وزیر اور فاؤنڈیشن کے صدر رانا جارج کی قیادت میں ان مراکز میں اندرونی اور بیرونی پینٹنگ کا کام، بجلی کی مرمت، نئے پنکھوں اور لائٹس کی تنصیب، گرل اور گیٹ کی مرمت سمیت ضروری انفراسٹرکچر کو بہتر کیا گیا ہے۔

ہاویری: سرکاری اسکول کے ہیڈ ماسٹر جعفر کا انتقال، تعلیمی وسماجی حلقوں میں غم کی لہر



ہاویری (عبدالرشید اکی) یوم اطفال جیسے خوشی اور مسرت کے یادگار موقع پر ہاویری کے تعلیمی حلقوں کو اس وقت گہرے صدمے سے دوچار ہونا پڑا جب سرکاری سینئر پرائمری اسکول نمبر 2، ہاویری کے قابلِ احترام ہیڈ ماسٹر جعفر آر یلاودھلی (59) اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کرگئے 14 نومبر کو یوم اطفال کے موقع پر جعفر آر یلاودھلی نے حسب معمول اسکول پہنچ کر طلبہ کو مبارکباد پیش کی اور ان کے روشن مستقبل کیلئے نیک تمناؤں اور دعاؤں کا اظہار کیا۔ بچوں کے ساتھ خوشیاں بانٹنے اور اسکول کی سرگرمیوں میں مصروف رہنے کے بعد اچانک انہیں دل کا دورہ پڑا جس کے باعث وہ اس دارِ فانی سے کوچ کرگئے۔ سانحے نے طلبہ، اساتذہ اور تعلیمی برادری کو غم و اندوہ میں مبتلا کردیا۔ مرحوم ایک فرض شناس، ملنسار، سادہ مزاج اور ذمہ دار تعلیمی شخصیت کے مالک تھے۔ وہ اسکول کی ترقی، طلبہ کی تعلیمی واخلاقی تربیت اور اساتذہ کے درمیان بہتر تال میل کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ ان کی شفیق طبیعت، بہترین رہنمائی اور تعلیمی خدمات کو طویل عرصے تک یاد رکھا جائیگا۔ مرحوم کے انتقال پر ضلع انچارج وزیر رودر پا لمانی، ڈی ڈی پی آئی موہن ڈنڈین، ڈائیٹ پرنسپل زیڈ ایم قاضی، بی ای او سرینواس، اردو تعلیمی رابطہ کار امیر باشاہ، عبدالقادر کڑیمنی، ضلع کرونا صدر ریاض احمد، کندگول، صوبائی جوائنٹ سکریٹری محمد فاروق اکی، سکریٹری محمد صادق، این جی او کے سابق سکریٹری مولا علی نبی، سابق اردو ای سی او سکندر ملا، میوا کے صوبائی صدر سلیم چنچنی، این جی او ڈائریکٹر اقبال امین بھاوی، میوا تنظیم سکریٹری خواجہ معین الدین، ہی آر پی اسماعیل اور میر معلم شفیع اللہ ہونالی، اساتذہ طلبا سمیت مختلف ملی، سماجی، تعلیمی اور رضا کارانہ تنظیموں کے عہدیداران نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور مرحوم کی تعلیمی وملی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ تعزیتی پیغامات میں کہا گیا کہ جعفر آر۔ یلاودھلی کی تعلیمی خدمات، خوش اخلاقی اور طلبہ کے تئیں ان کی محبت ہمیشہ یاد رکھی جائیگی۔ ان کی اچانک رحلت سے پیدا ہونیوالا خلا آسانی سے پر نہیں کیا جاسکتا۔

ہارو بلی میں پرجاسیوا آندولن کا خصوصی اجلاس



رام نگرم (غضنفر بیگ) عوامی مسائل کی سماعت، ان کے حل اور اسمبلی حلقے کی ہمہ جہت ترقی کے عزم کے ساتھ رکن اسمبلی اقبال حسین کی قیادت میں ہارو بلی ٹاؤن کے آر ایچ ایس اسکول کے احاطے میں ہارو بلی ہوبلی سطح کا خصوصی اجلاس کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس اجلاس کا بنیادی مقصد عوام کی شکایات اور مسائل کو براہِ راست سننا، متعلقہ افسران کی موجودگی میں ان کے حل کیلئے اقدامات کرنا اور حلقے میں جاری و مجوزہ ترقیاتی منصوبوں پر تفصیلی تبادل خیال کرنا تھا۔ اجلاس میں اقبال حسین نے مقامی عوام، عوامی نمائندوں اور افسران کے ساتھ مختلف ترقیاتی امور پر گفتگو کی۔ اس دوران ہارو بلی ہوبلی کے مختلف علاقوں میں درپیش عوامی مسائل، بنیادی سہولتوں کی فراہمی، ترقیاتی منصوبوں کے نفاذ اور عوامی شکایات کے فوری ازالے سے متعلق امور پر تفصیلی مشاورت کی گئی۔ اقبال حسین نے عوامی مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے اور ترقیاتی کاموں کو موثر انداز میں آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر توجہ دلائی کہ عوامی نمائندوں اور سرکاری افسران کے درمیان بہتر تال میل کے ذریعے ہی عوام کو درپیش مسائل کا بروقت حل ممکن ہے۔ اس خصوصی اجلاس میں مقامی سیاسی وسماجی رہنماں، مختلف محکموں کے افسران اور عوام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شرکا نے اپنے اپنے علاقوں کے مسائل اور ضروریات سے متعلق تجاویز پیش کیں جن پر اجلاس میں تفصیلی تبادل خیال کیا گیا۔ اجلاس کے ذریعے عوام اور انتظامیہ کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کیا گیا تاکہ ہارو بلی ہوبلی کے عوامی مسائل کی نشاندہی کے ساتھ ان کے حل کیلئے عملی اقدامات کیے جاسکیں۔ عوامی شکایات کی سماعت اور حلقے کی مجموعی ترقی کے منصوبوں پر گفتگو اس اجلاس کے اہم موضوعات رہے۔

دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم پر توجہ دیں: اقبال حسین



رام نگرم (غضنفر بیگ) شہر کے غوثیہ نگر محلے میں اردو اسکول کی نئی عمارت کا افتتاح رکن اسمبلی اقبال حسین کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ تقریباً 40 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے گئے اس جدید طرز کے اردو اسکول کی تکمیل علاقے کے عوام اور خصوصاً مسلم بچوں کیلئے ایک خوش آئند اور اہم تعلیمی پیش رفت ہ